مراثیِ انیس

جلد پنجم

مرتبہ: مرزا احمد عباس مرحوم

مطبوعہ بک لینڈ کراچی

سنہ ۱۹۶۱ء

سید اشرف عباس نقوی
سنہ ۲۰۰۵ء بعمر ۱۸ سال

حقا کہ بنائے لا الہ ہست حسینؑ

مراثی انیسؔ

جلد پنجم

مقدمہ
سید مسعود حسن رضوی ادیب

ترتیب
مرزا احمد عباس

بک لینڈ
۱۲ محمد بلڈنگ
بندر روڈ، کراچی ۱
ٹیلیفون ۳۶۱۰۹

سلسلہ مطبوعات نمبر ۱۲

مصنف	میر ببر علی انیس
ناشر	بک لینڈ کراچی
باہتمام	شیخ محمد حسین
تعداد اشاعت	۲ ہزار سٹ
سال اشاعت	سنہ ۱۹۶۱ء
طابع	انٹرنیشنل پریس
قیمت	10/00



میر ببر علی انیس لکھنوی

ولادت سنہ ۱۸۰۵ء وفات ۱۸۷۴ء

شمس العلماء مولوی الطاف حسین حالی کی تحریر کا عکس

دو رباعیاں میر انیس کی شان میں

اردو کا گو رواج چار سو تیرا ہے
شہروں میں رواج کو بکو تیرا ہے
پر جب تک انیس کا سخن ہے باقی
تو لکھنؤ کل ہے لکھنؤ تیرا ہے

دلی کی زبان کا سہارا تھا انیس
اور لکھنؤ کی آنکھ کا تارا تھا انیس
دلی جو بڑھی تو لکھنؤ اسکی بہار
دونوں کو ہے دعوےٰ کہ ہمارا تھا انیس

مُقدّمہ

سیّد مسعود حسن رضوی ادیب
صدر شعبۂ فارسی و اُردو، لکھنؤ یونیورسٹی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اردو ادب میں اُن مرثیوں کو کئی حیثیتوں سے بڑی اہمیت حاصل ہے، جن کا موضوع کربلا کا المناک واقعہ ہے۔ دنیا کی اکثر زبانوں کی طرح اُردو ادب کی ابتدا بھی نظم سے ہوئی اور نظم کی سب سے قدیم صنف، جس کا اب تک پتہ لگا ہے وہ مرثیہ ہے۔ دکن کی طرح شمالی ہند میں بھی اُردو شاعری کی تاریخ مرثیے سے شروع ہوتی ہے۔ تاریخی قدامت کے علاوہ ہمارے منظوم ادب کے ذخیرے میں مرثیہ ہی وہ صنف سخن ہے جس کے لئے ہماری زبان کسی غیر ملکی ادب کی منت گزار نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ اُردو میں مرثیہ گوئی شروع ہونے سے کہیں پہلے عربی اور فارسی میں واقعۂ کربلا کے متعلق سیکڑوں مرثیے کہے جا چکے تھے۔ مگر اُردو مرثیے کو اُن سے صرف دور کا تعلق ہے۔ عربی فارسی اور اُردو مرثیوں میں اگر کوئی چیز مشترک ہے تو وہ صرف مرثیے کا بنیادی موضوع ہے۔ اور اسی اشتراک موضوع کے باعث بعض جزئیات میں بھی اشتراک نظر آتا ہے۔ مضامین سے قطع نظر صورت میں بھی اُردو مرثیہ نہ عربی مرثیہ سے ملتا ہے نہ فارسی مرثیہ سے۔ عربی ادب سے تو براہ راست اُردو نے کچھ لیا ہی نہیں؛ البتہ فارسی ادب کے ہر شعبہ سے خوشہ چینی کی ہے۔ غزل ہو یا قصیدہ؛ مثنوی ہو یا رباعی؛ اُردو نے یہ سب چیزیں فارسی سے سیکھی ہیں اور ان سب صنفوں میں فارسی کے قدم بقدم چلنے کی کوشش کی ہے۔ اپنی زبان اور اپنے ادب کی قیمت گھٹانا کس کو اچھا معلوم ہوگا؛ مگر اس حقیقت کا انکار کیونکر کیا جا سکتا ہے کہ شعر کی کسی صنف میں اُردو فارسی کا کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتی؛ نہ کیفیت میں نہ کمیت میں۔ لیکن اُردو کے پاس مرثیہ ایک ایسی صنف سخن ہے جس میں وہ فارسی کے مقابلے میں اُسی تفوق کا دعویٰ کر سکتی ہے جو دوسری صنفوں میں فارسی کو اردو پر حاصل ہے۔

اُردو مرثیے میں وہ وسعت و جامعیت ہے کہ اُس کے سامنے شاعری کی دوسری صنفیں نہایت محدود نظر آتی ہیں۔ ابتدا میں مرثیے بھی بہت مختصر ہوتے تھے۔ اُن کے مضامین بھی محدود تھے اور اُن کا حلقۂ اثر بھی محدود تھا۔ وہ شکل میں زیادہ تر غزل یا قصیدے سے مشابہ ہوتے تھے اور انھیں اصناف نظم کی طرح اُن میں کلام کا تسلسل بالکل نہ ہوتا تھا یا محض برائے نام ہوتا تھا۔ اُن کے غیر مربوط اشعار میں کربلا کے مختلف واقعات کی طرف اشارے ہوتے تھے۔ کوئی واقعہ تفصیل و تشریح کے ساتھ بیان نہیں کیا جاتا تھا۔ حُسنِ تخیل اور حسنِ بیان کی ان میں اتنی کمی تھی کہ وہ نظم کی حد سے گزر کر شاعری کی منزل تک مشکل ہی سے پہنچ سکتے تھے۔ سادگی اور خلوص اُن کا خاص جوہر تھا اور یہ خصوصیتیں اُن کے مقصد سے؛ جو صرف مصائب حسینؑ پر رونا رُلانا تھا؛ مطابقت رکھتی تھیں۔ رفتہ رفتہ مرثیے نے مسلسل کلام کی حیثیت اور مربع نظم کی صورت اختیار کرلی۔ اب اس کا دامن بھی کچھ

وسیع ہوگیا اور اس میں واقعات کربلا کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان ہونے لگے اور تخیل کی کارفرمائیوں اور حسن ادا کی سحرکاریوں کو بھی جگہ ملنے لگی۔ یعنی مرثیے کی شعری حیثیت اب پہلے سے بہت بہتر ہوگئی۔ مرثیے کی اس ترقی میں مسکین، سکندر، سودا اور میر کا خاص حصہ ہے۔ جب شاعری کا مرکز دہلی سے لکھنؤ کو منتقل ہوگیا تو یہاں کے حالات مرثیے کی ترقی کے لئے زیادہ سازگار تھے۔ ایک طرف مرثیے کے موضوع میں وسعت ہوئی، دوسری طرف اُس کی شکل میں بھی یہ تبدیلی ہوئی کہ وہ مربع سے مخمس اور مخمس سے مسدس ہوگیا۔ مرثیے نے ترقی کی یہ منزل احسان، افسردہ، اور گدا کی رہنمائی میں طے کی۔ لکھنوی مرثیہ گوئی کے دوسرے دور میں چار بڑے اُستاد جمع ہوگئے یعنی فصیح، دلگیر، خلیق اور ضمیر۔ ان کی کوششوں سے اُردو کا خزانہ مرثیوں کی دولت سے مالامال ہوگیا، ایک ایک کے کلام سے کئی کئی جلدیں بھرگئیں؛ رزم کا عنصر مرثیہ میں داخل ہوگیا، اور مرثیہ شاعری کی ایک اہم اور بلند پایہ صنف بن گیا۔ سب سے بڑی بات یہ ہوئی کہ مرثیے کا خاکہ مطالب اور صورت دونوں کے اعتبار سے مکمل ہوگیا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ خاکے کی تکمیل میں میر ضمیر کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ اِن باکمالوں کے بعد مرزا دبیر اور میر انیس نے اس خاکے میں ایسے ایسے رنگ بھرے کہ لوگ اُن کے اُستادوں کو بھول گئے۔ دبیر اور انیس نے الگ الگ رنگ اختیار کیا مگر یہ دونوں رنگ ضمیر کے یہاں موجود تھے۔ اور اگرچہ دبیر اور انیس کے کارناموں سے ضمیر کا نام دب گیا مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ضمیر نہ ہوتے تو نہ دبیر کا وجود ہوتا نہ انیس کا اِس حیثیت سے مرثیے کی تاریخ میں میر ضمیر کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

میر انیس کے زمانے تک، جیسا کہ ابھی کہا جاچکا ہے، مرثیے کا نقشہ مکمل ہوچکا تھا اور بنیادیں بھری جاچکی تھیں۔ میر انیس نے انھیں بنیادوں پر ایک سربفلک عمارت کھڑی کردی۔ اب مرثیے کا پایہ اتنا بلند ہوگیا کہ اُس کے سامنے شاعری کی دوسری صنفیں بے حقیقت نظر آنے لگیں۔ غزل، قصیدہ اور مثنوی، یہی اردو شاعری کی خاص صنفیں ہیں۔ مگر یہ سب چند قسم کے مضمونوں میں محدود تھیں اور زندگی کے بعض مخصوص پہلوؤں کی ترجمانی کرتی تھیں۔ مرثیے نے اُردو شاعری کے میدان کو اتنا وسیع کردیا کہ اُس میں ہرطرح کے مضامین کے لیے گنجائش نکل آئی؛ کل انسانی جذبات اُس کا موضوع بن گئے، اور انسان کی پوری زندگی مرثیے کے ظرف میں سماگئی۔ مولانا شبلی نے سچ کہا ہے کہ،

"میر انیس کا کلام شاعری کے تمام اصناف کا بہتر سے بہتر نمونہ ہے .... اُن کے کلام میں شاعری کے جس قدر اصناف پائے جاتے ہیں اور کسی کے کلام میں نہیں پائے جاتے"۔ (موازنہ انیس و دبیر)

حقیقت یہ ہے کہ معنوی حیثیت سے یا تاثرات کے اعتبار سے شاعری کی جتنی قسمیں ہوسکتی ہیں۔ انیس کے مرثیے اُن سب پر حاوی ہیں۔ شاعری جذبات کی ترجمانی ہو یا خیالات کی، وجدان کی تعبیر ہو یا حیات کی، تخیل کی جولاں گاہ ہو یا محاکات کی۔ اُس کا مقصد فنی حسن کی تخلیق ہو یا انسانی اخلاق کی تکمیل، سکونِ قلب کی تحصیل ہو یا کسی پیغام کی تبلیغ، مختصر یہ کہ شاعری کی جو تعریفیں کی گئی ہیں، اُس کے جو محاسن قرار دیئے گئے ہیں، اس کے جو مقاصد بیان کئے گئے ہیں، اُن سب کے اعتبار سے انیس کے مرثیوں کا شمار اعلیٰ درجے کی شاعری میں ہوگا۔ ایسی جامع صنف سخن انیس کے مرثیے کے سوا اور کون ہے؟

انیس نے مرثیے کی زبان کو بھی بہت وسعت دی۔ ہزاروں لفظ اور محاورے وغیرہ جو صرف اہلِ زبان کی بول چال میں آتے تھے، انھیں اس خوش سلیقگی سے برتا کہ وہ شاعری کی زبان کا جزو بن گئے۔ اس سلسلے میں خواجہ حالی فرماتے ہیں:۔

"آج کل یورپ میں شاعر کے کمال کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جاتا ہے کہ اس نے اور شعراء سے کس قدر زیادہ الفاظ خوش سلیقگی اور شائستگی سے استعمال کئے ہیں۔ اگر ہم بھی اسی کو معیارِ کمال قرار دیں تو بھی میر انیس کو اردو شعراء میں سب سے برتر ماننا پڑے گا۔ اگرچہ نظیر اکبرآبادی نے شاید میر انیس سے بھی زیادہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مگر اُس کی زبان کو اہلِ زبان کم مانتے ہیں۔ بخلاف میر انیس کے کہ اُس کے ہر لفظ اور ہر محاورے کے آگے سب کو سر جھکانا پڑتا ہے۔" (شعر و شاعری)

زبان کی فصاحت اور کلام کی بلاغت کے لحاظ سے بھی انیس کے مرثیے اُردو ادب کا مایۂ ناز سرمایہ ہیں۔ مولانا شبلی فرماتے ہیں:۔

فصاحت کے مدارج میں اختلاف ہے۔ بعض الفاظ فصیح ہیں، بعض فصیح تر، بعض اُس سے بھی فصیح تر۔ میر انیس کے کلام کا بڑا خاصہ یہ ہے کہ وہ ہر موقعے پر فصیح سے فصیح الفاظ ڈھونڈ کر لاتے ہیں۔"

آگے چل کر بلاغت کی بحث میں لکھتے ہیں:۔

"بلاغتِ الفاظ درحقیقت بلاغت کا ابتدائی درجہ ہے۔ اصلی اور اعلیٰ درجے کی بلاغت معانی کی بلاغت ہے۔ میر انیس صاحب کے کلام میں بلاغتِ الفاظ بھی اگرچہ انتہا درجے کی ہے، لیکن یہ اُن کے کلام کا اصلی معیار نہیں۔ اُن کے کلام کا اصلی جوہر معانی کی بلاغت میں کھلتا ہے۔" (موازنۂ انیس و دبیر)

انیس نے جہاں مرثیے کے مضامین میں تنوع اور زبان میں وسعت پیدا کی ہے وہاں اُس کے اثر کا دائرہ بھی بہت وسیع کر دیا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ مرثیہ صرف بعض مخصوص عقائد رکھنے والوں کو متاثر کر سکتا تھا۔ اب وہ ہر خیال، ہر مذہب، ہر ملت اور ہر ملک کے لوگوں کو اس طرح متاثر کر سکتا ہے جس طرح ہماری شاعری کی کوئی دوسری صنف نہیں کر سکتی۔ اگر دوسری زبانوں میں ترجمہ کر کے دوسرے ملک والوں کی نگاہوں میں اُردو شاعری کی عظمت قائم کرنا ہو تو انیس کے مرثیے ہی اس مقصد کو پورا کر سکتے ہیں۔ خود ہمارے ملک میں جو ذی علم حضرات فارسی، انگریزی یا دوسری زبانوں کی شاعری کے مقابلے میں اُردو شاعری کو کم مایہ سمجھتے ہیں وہ بھی انیس کے مرثیوں کو بلند پایہ شاعری تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً ہندوستان کے نامور مفکر اور اُردو ادب کے مشہور سرپرست عالی جناب رائٹ آنریبل سر تیج بہادر سپرو اُردو غزل کو محدود و مقید، اردو مثنوی کے نفس مضمون کو نقش بر آب و پادر ہوا اور اُردو قصیدے کو مذاقِ زمانہ کے خلاف اور سچی شاعری کے دائرے سے خارج سمجھتے ہیں، مگر اس کے قائل ہیں کہ "انیس اور دبیر کے مشہور عالم مرثیوں نے اُردو شاعری کو ایسا مالا مال کر دیا ہے جس کی انتہا نہیں بتائی جا سکتی۔ اور اُردو علم ادب کے شیدائیوں پر اُن کا زبردست اثر اب تک جاری ہے۔"

مرثیے کی بنیاد ایک تاریخی واقعے پر قائم ہے۔ اس لئے دلوں پر جو یقین کا اثر وہ پیدا کر سکتا ہے وہ خیالی واقعات سے کسی طرح ممکن نہیں۔ پھر واقعہ بھی ایسا عظیم اور اتنا دردناک کہ دنیا کی تاریخ اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ معرکۂ کربلا صرف حسینؑ اور یزید کی جنگ نہیں ہے۔ حق اور باطل، نیکی اور بدی، انسانیت اور بہیمیت کی جنگ ہے۔ بلکہ حق کی حمایت اور انسانیت کی حفاظت کے لئے انسان کی سب سے بڑی قربانی ہے۔ انیسؔ نے اس قربانی کی توضیح اور اُس کی قدر و قیمت کی تشریح جس خوبی سے کی ہے وہ انھیں کا حصہ ہے۔ اس مقصد کے لئے انھوں نے فلسفیانہ بحثیں کر کے صرف ترقی یافتہ دماغوں کے اطمینان کا سامان بہم نہیں پہنچایا ہے بلکہ انسانی کرداروں کے بولتے چالتے مرقعے پیش کر کے دلوں کو اس طرح متاثر کیا ہے کہ معمولی فہم کے انسان بھی ایسی تعلیم سے بلا ارادہ اور بغیر خواہش و کوشش کے مستفید ہو سکتے ہیں۔ انسانیت کے بلند ترین معیار کو پیش نظر رکھ کر جس پُراثر اور عملی طریقے سے میر انیسؔ کے مرثیے نیکیوں کی تعلیم دیتے ہیں، اُس کی مثال کہیں اور نہیں مل سکتی۔ خواجہ حالیؔ فرماتے ہیں۔ "جس اعلیٰ درجے کے اخلاق ان لوگوں نے مرثیے میں بیان کئے ہیں اُن کی نظیر فارسی بلکہ عربی شاعری میں بھی ذرا مشکل سے ملے گی۔" حقیقت یہ ہے کہ شریف ترین جذبات کی تحریک میں کوئی دوسری تصنیف انیس کے مرثیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ انیس کے مرثیے ہم کو ایسی فضا میں پہنچا دیتے ہیں جو تمام تر نیکی ہے اور نیکی کی طرف مائل کرنے والی، اور زندگی کے تصور میں وہ رفعت پیدا کر دیتے ہیں جو کسی اور چیز سے ممکن نہیں۔

دنیا کے مسلمہ معیار شاعری کے اعتبار سے 'ایپک' اور 'ٹریجڈی' یعنی رزمیہ شاعری اور حزنیہ تمثیل کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ اُردو ادب کا خزانہ ان بیش بہا گوہروں سے خالی تھا۔ یہ سچ ہے کہ انیس سے کچھ پہلے رزم کا بیان مرثیے میں شامل ہو چکا تھا، مگر رزمیہ شاعری کے ضروری لوازم موجود نہ تھے۔ انیسؔ نے رزم کے بیان پر بہت زور دیا، اجتماعی اور انفرادی جنگوں کے تفصیلی منظر بڑی خوبی سے پیش کئے، اور رزمیہ شاعری کی تقریباً تمام شرطیں پوری کر دیں۔ اسی کے ساتھ ٹریجڈی یا حزنیہ تمثیل کے اہم عناصر کو بھی مرثیے میں داخل کر دیا اور اپنے مخصوص طرز خوانندگی سے مرثیہ میں ڈرامہ کی شان پیدا کر دی۔ اس طرح انیسی مرثیہ 'ایپک' اور 'ٹریجڈی' کا ایک ایسا مجموعہ بن گیا جس کی مثال شاید دنیا کی کسی اور زبان میں موجود نہیں ہے۔ اسی بنا پر انیسؔ کے مرثیوں کی تنقید کرتے وقت ایک طرف بیانیہ، رزمیہ، ڈرامائی اور جذباتی شاعری کے عالمگیر اصول پیش نظر رکھنا چاہیے، دوسری طرف مرثیہ کی مخصوص ہیئت، مخصوص موضوع اور مخصوص مقصد کے لحاظ سے اُس کی تنقید کے لئے ایک مخصوص معیار ہونا چاہیے۔ یہ مخصوص معیار انیسؔ کے مرثیوں کے گہرے مطالعے ہی سے قائم ہو سکتا ہے۔ اگر یہ معیار نظر میں ہو تو اِس حقیقت میں شبہ نہ رہے کہ انیسؔ کے مرثیے ہی ہمارے ادب کے وہ کارنامے ہیں جو دنیا کے بڑے سے بڑے شاعروں کے شاہکاروں کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور ساری دنیا سے اردو شاعری کی عظمت تسلیم کروا سکتے ہیں۔

میر انیسؔ کا جو مرثیہ اس وقت پیش نظر ہے اس کے بارے میں یہ دعویٰ تو نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ہر حیثیت سے اور تمام مرثیوں سے بہتر ہے۔ مگر اس میں کچھ ایسی خصوصیتیں ضرور ہیں کہ اگر کوئی شخص انیسؔ کا صرف ایک ہی مرثیہ پڑھنا چاہتا ہو تو اس کو اسی مرثیہ کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اس مرثیے میں پورا معرکۂ کربلا مختصراً پیش نظر کر دیا گیا ہے۔ اس میں انیسؔ کے

ہر طرح کے کلام کے نمونے موجود ہیں اور انیس کی شاعری کے بیشتر محاسن جمع ہیں۔ مرثیے کا جو ڈھانچا انیس کے وقت میں بن چکا تھا اُس کے تقریباً تمام اجزا اس مرثیے میں پائے جاتے ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو مرثیے کے متعلقات پر کافی اطلاع نہیں ہے، جنھوں نے مختلف مرثیہ گویوں کا کلام نہیں دیکھا ہے اور خود انیس کے مرثیوں کا گہرا مطالعہ کر کے وہ زاویۂ نگاہ اور وہ اندازِ فکر پیدا نہیں کر لیا ہے جو کلامِ انیس کے محاسن کو بخوبی سمجھنے کے لئے ضروری ہے، وہ بھی اس مرثیے سے لطف اٹھا سکتے ہیں اور انیس کی شاعری کے بلند مرتبے کا کسی قدر اندازہ کر سکتے ہیں۔

اس مرثیے کی تفصیلی تنقید کی ان صفحوں میں گنجائش نہیں۔ اس لئے یہاں اُس کے مضامین کا خلاصہ پیش کیا جائے گا اور اس کے ضمن میں جہاں جہاں کسی بات کی طرف توجہ دلانا ضروری معلوم ہوگا وہاں اُس کا ذکر بھی کر دیا جائے گا۔ پچھلی رات سے امام حسینؑ اپنے رفیقوں کو نماز کے لئے اٹھاتے ہیں۔ شہادت کے شوق میں خود مسرور ہیں اور اپنے انصار کو بھی نویدِ شہادت سے مسرور کرتے ہیں۔ وہ بستر سے اُٹھتے ہیں، کنگھی کرتے ہیں، اچھے اچھے کپڑے پہنتے ہیں، طرح طرح کے عطر لگاتے ہیں۔ یہاں شاعر انصارِ حسینؑ کے انسانی محاسن اور اخلاقی صفات بیان کرتا ہے۔ (اس بیان سے سامعین کے دل میں ان سے محبت اور ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے) امام حسین کے عزیز اٹھارہ بنی ہاشم خیمے سے باہر نکلتے ہیں۔ اب صبح ہو رہی ہے۔ شاعر یہاں صبح کا منظر دکھاتا ہے۔ اس طرح کی منظر کشی انیس سے پہلے اُردو زبان کے کسی شاعر کے یہاں نہیں ملتی۔ انیس نے مختلف وقتوں کے منظر اپنے مرثیوں میں پیش کئے ہیں۔ صبح کا سماں کئی جگہ دکھایا ہے۔ مگر اس مرثیے میں صبح کے وقت کی جو تصویر کھینچی ہے وہ مجموعی حیثیت سے سب سے زیادہ تفصیلی اور سب سے زیادہ دل کش ہے۔ اس موقع پر ایسی روح پرور اور مسرت آفریں صبح دکھانے کا ایک خاص سبب ہے۔ دن کے مختلف حصے دل میں مختلف طرح کے تاثرات پیدا کرنے کی فطری صلاحیت رکھتے ہیں۔ لیکن ان تاثرات کی نوعیت انسان کی قلبی کیفیت کی مناسبت سے بدلتی رہتی ہے۔ اگر دل خوش ہے تو کسی دل کش منظر کی دل کشی اور بڑھ جاتی ہے اور اگر دل رنجیدہ ہے تو دل کشی کم ہو جاتی ہے یا بالکل باقی ہی نہیں رہتی۔ انیس نے وقتوں کے منظر کھینچنے میں اس نفسیاتی نکتے پر نظر رکھی ہے۔ یہی سبب ہے کہ مثلاً صبح کے وقت طلوع ہوتے ہوئے آفتاب کا سماں ایک جگہ یوں دکھاتے ہیں۔ ؎

تھا چرخِ اخضری پہ یہ رنگ آفتاب کا　　کھلتا ہے جیسے پھول چمن میں گلاب کا

دوسری جگہ اسی منظر کو یوں پیش کرتے ہیں:۔

تھا بسکہ روزِ قتلِ شہِ آسماں جناب　　نکلا تھا خوں ملے ہوئے چہرے پہ آفتاب

پیش نظر مرثیے میں صبح کا منظر جو اتنا دل کش دکھایا گیا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ یہ اُن لوگوں کی صبح ہے جن کے لئے، گزری شبِ فراق دن آیا وصال کا، اور جنھوں نے راتیں تڑپ کے کاٹی ہیں اس دن کے واسطے۔ یہ وہ صبح ہے کہ خوشی کے مارے امام حسینؑ کی حالت اس مصرعے کی مصداق ہے: چہرہ خوشی سے سرخ ہے زہراؑ کے لال کا، اور انصارِ حسین کا یہ عالم ہے کہ لب پر ہنسی، گلوں سے زیادہ شگفتہ رو۔ اب صبح کے اس منظر کو اس نفسیاتی نقطۂ نظر سے دیکھئے اور انیس کے کمال کی داد دیجئے۔) اس موقع پر کچھ آلِ رسولؐ کی مدح اور کچھ خیمۂ حسینؑ کی تعریف ہے۔ اب نمازِ صبح کا وقت آگیا

ہے۔ حضرت علی اکبرؑ اذان دیتے ہیں۔ یہاں شاعر اس اذان کا اثر انسان و حیوان، شجر و حجر پر دکھاتا ہے۔ خیمے میں اذان کی آواز جاتی ہے، سب بیبیاں اپنے اپنے طور پر متاثر ہوتی ہیں۔ اب اقامت ہوتی ہے نمازی صفیں باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شاعر نماز کی صفوں نمازیوں اور اُن کی نماز کی تعریف کرتا ہے۔ اذان اور نماز کا ایسا دل کش مرقع اور کہیں نہیں ملتا۔ بعض شاعروں نے یہ تصویر پیش کرنے کی کوشش کی ہے مگر ان کے یہاں انیسؔ کی تقلید کے آثار صاف نظر آتے ہیں۔ انیسؔ کے بعد اذانِ صبح کے بیان میں شاید میرانیسؔ کو سب سے زیادہ کامیابی ہوتی۔ اُن کی شاعرانہ صناعی کا کمال ملاحظہ ہو:۔

جب لشکرِ خدا میں سحر کی اذاں ہوئی　　　حاضر جماعتِ شہِ کون و مکاں ہوئی
صوتِ حسن بلند تہِ آسماں ہوئی　　　پڑھ کر درود فوجِ ملک مدح خواں ہوئی
گلہائے بوستاں ہمہ تن گوش ہو گئے
طائر جو چہچہاتے تھے خاموش ہو گئے

درِ آسماں کے کھل گئے اک بار تھے جو بند　　　قدسی ہوئے سما پہ سماعت سے بہرہ مند
سکانِ قاف سننے لگے صوتِ دل پسند　　　عنقائے مغربی کی بھی گردن ہوئی بلند
مسکن سے باہر آگئے ساکن پہاڑ کے
اُٹھا خروسِ عرش بھی پَر جھاڑ جھاڑ کے

اللہ اکبر، اکبرِ غازی کی وہ صدا　　　تھا جس میں لحنِ حضرتِ داؤد کا مزا
نغمے چمن میں گوش سماعت کئے تھے وا　　　نغمے تھے محو، گنگ تھے مرغانِ خوش نوا
رستوں پہ رہرووں کے قدم تھے جمے ہوئے
تھے دم بخود نسیم کے جھونکے تھمے ہوئے

وہ شان اس اذاں کی موذن کا وہ شکوہ　　　دم بھر رہے تھے عشق کا مردانِ حق پژوہ
جنگل تمام گونجتا تھا ہل رہے تھے کوہ　　　تھا محو اپنی جگہ پہ ہر اک گروہ
شیرانِ دشت مارے خاموش سنتے تھے
حیرت سے کان اٹھاتے سیہ گوش سنتے تھے

تھے عالمِ سکوت میں سکانِ بحر و بر　　　پانی سے مچھلیاں اُبھر آئی تھیں سر بسر
ہر اک صدف تھی کان لگائے ہوئے ادھر　　　تصویر بن گئے تھے درختوں پہ جانور
سکتے میں تھے حجر بھی شجر بھی جبال بھی
سبزے سے منہ اٹھائے ہوئے تھے غزال بھی

وہ حسن وہ زباں کی فصاحت وہ سوز و ساز　　　فولاد و سنگ جس سے ہوئے جاتے تھے گداز

طاری ہر ایک نوع پہ تھا خوف بے نیاز　　　سرو چمن بہے تھے عشق میں شمشاد سرفراز
زائل تھی بوئے ناز گلوں کے دماغ سے
جاری تھے اشک دیدہ طاؤس باغ سے

تکبیر کی صدا جو پہنچتی تھی دور دور　　　ساکت کھڑے تھے گلشن فردوس کے طیور
آواز روشن ایسی کہ چھایا ہوا تھا نور　　　راغب تھی سمت حسن فصاحت ہر ایک حور
سرمست اشتیاق تھے جو اہل ہوش تھے
دوزخ بھی تھا یہ محو کہ شعلے خموش تھے

وہ شد و مد وہ بانگ خوش آیند و دل پسند　　　بلبل کے زمزموں سے جو دل کش ہزار چند
روح القدس کی روح تھی محظوظ و بہرہ مند　　　صوت بلند پھینکتی تھی عرش پر کمند
شوق صدائے آل رسالت مآب سے
رحمت بھی جوش میں نکل آئی حجاب سے

اس بیان کی دل کشی میں کس کو کلام ہو سکتا ہے ؛ مگر ذرا ان آٹھ بندوں کا انیس کے آٹھ مصرعوں سے مقابلہ کر کے دیکھئے کہ ان میں انیس کے دو تین مصرعوں کی توضیح و توسیع کے سوا اور کیا ہے۔ انیس کا بیان جن فطری کیفیتوں اور نفسیاتی حقیقتوں پر مبنی ہے اُن کا نشان تک ان بندوں میں نہیں ہے) نماز ختم ہوتی ہے انصار امام حسینؑ سے مصافحہ کرتے ہیں اور شہادت کی خوشی میں ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں۔ اس کے بعد کوئی شکر کا سجدہ ادا کرتا ہے، کوئی قرآن کی تلاوت کرتا ہے، کوئی دعا پڑھتا ہے، کوئی خدا کی حمد میں مصروف ہے، کوئی رسولؐ کی نعت میں، اور امام حسینؑ سب کے لئے خدا سے رحم کی التجا کرتے ہیں۔

ادھر امام حسینؑ اور ان کے انصار عبادت میں مصروف ہیں، اُدھر یزیدی لشکر جنگ کے لئے صف کشی کر رہا ہے لشکر کا سپہ سالار ابن سعد دریائے فرات کے پہرہ داروں کو تاکید کر رہا ہے۔

کہ مرتے دم بھی حسینؑ کو پانی نہ دینا۔ (اس طرح انیس نے دونوں جماعتوں کی سیرت کا فرق دکھایا ہے)۔ ابھی امام حسینؑ جا نماز ہی پر تشریف فرما ہیں کہ لشکر مخالف سے چند تیر آ کر گرتے ہیں۔ امام اپنے صاحبزادے علی اکبرؑ سے کہتے ہیں کہ تم جا کر بیبیوں سے کہہ دو کہ بچوں کو لے کر صحن سے ہٹ جائیں۔ اتنے میں خاندان رسالت کی وفادار کنیز فضہؑ آ کر خبر دیتی ہیں کہ خیمے کے اندر بھی تیر آ رہے ہیں۔ امام اٹھتے ہیں، اور انصار کو جہاد کے لئے تیار ہو جانے کا حکم دے کر خیمے میں تشریف لے جاتے ہیں۔ حضرت عباسؑ خیمے کے دروازے پر ٹہلنے لگتے ہیں۔ تیروں کا آنا جنگ کا پیام تھا، اس لئے بیبیوں میں بہت اضطراب پیدا ہو جاتا ہے۔ حضرت زینبؑ دعائیں مانگنے لگتی ہیں۔ امام حسینؑ سب کو تسکین دیتے ہیں اور رسولؐ کے تبرکات طلب فرماتے ہیں۔ رسولؐ کا لباس پہنتے ہیں اور حضرت علیؑ اور حضرت حمزہؑ کے ہتھیار لگاتے ہیں۔ (رسولؐ کا لباس اس لئے پہنا ہے کہ امر رسالت کی تکمیل کے لئے جا رہے ہیں اور یزیدیوں

کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ ہم تمھارے رسولؐ کے فرزند ہیں، ہماری مودت تم پر فرض ہے، اور ہم سے تمسک کرنا ہی تم کو گمراہی سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ حضرت حمزہ اور حضرت علیؑ کے ہتھیار اس لئے لگائے ہیں کہ عہدِ رسالت میں وہ اسلام کے سب سے بڑے مجاہد تھے اور آج امام حسینؑ کو اسلام کے لئے سب سے بڑا جہاد کرنا ہے، اب رسولؐ کے لشکر کا علم سجایا جاتا ہے۔ حضرت زینبؑ کے صاحبزادے عون و محمدؑ علم کے پاس آ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اُن کے دادا حضرت جعفرؑ اور نانا حضرت علیؑ دونوں لشکرِ رسولؐ کے علمدار رہ چکے تھے۔ اس بنا پر وہ خود کو وراثتہً اس علم کا مستحق سمجھتے ہیں اور اپنی مادرِ گرامی سے اپنی سفارش کی درخواست کرتے ہیں۔ وہ اس بات پر ناراض ہوتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ آج تو مرنے میں نام ہے، امام حسینؑ یہ گفتگو سن کر حضرت زینبؑ کے پاس آتے ہیں اور عونؑ و محمدؑ کی ہمت و جرأت کی تعریف کر کے اپنی بہن سے فرماتے ہیں، اب تم جسے کہو اُسے دیں فوج کا علم، وہ حضرت عباسؑ کی خوبیاں بیان کر کے اُن کو علمداری کے لئے سب سے بہتر قرار دیتی ہیں۔ امام حسین حضرت عباسؑ کو بلوا کر علم دیتے ہیں اور کہتے ہیں، لو بھائی لو علم یہ عنایت بہن کی ہے یہاں شاعر علمداری کا منصب ملنے پر حضرت عباس، حضرت زینبؑ، زوجہ عباسؑ، اور حضرت سکینہؑ کے دلی تاثرات دکھاتا ہے۔ میر انیسؔ نے یہ علم کا قضیہ تفصیلات و جزئیات کو بدل بدل کر کئی جگہ لکھا ہے، مگر یہاں اُس کو سب سے زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس بیان میں وہ وہ نفسیاتی نکتے ملحوظ رکھے ہیں، اخلاقی تعلیم کے ایسے ایسے گوشے نکالے ہیں، اور حسنِ بیان اور زورِ کلام کا وہ وہ کمال دکھایا ہے کہ اس مرثیے کا یہ مقام بے مثل ہو گیا ہے۔ انیسؔ کی بدولت علم کا قضیہ مرثیے کا ایک اہم موضوع بن گیا ہے۔ جس پر دوسرے مرثیہ گویوں نے خوب خوب زورِ طبع صرف کیا، مگر کوئی نقل اصل کو نہ پہنچ سکی، اتنے میں حضرت قاسمؑ آ کر خبر دیتے ہیں کہ دشمنوں کی کثیر فوج بڑھتی چلی آتی ہے۔ یہ سُن کر حضرت عباسؑ علم لئے ہوئے خیمہ سے نکلتے ہیں اور امام حسینؑ اپنے تمام عزیزوں کے ساتھ اہلِ حرم سے رخصت ہوتے ہیں، انیسؔ کے مرثیوں میں رخصت کا مقام بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ وہ اکثر اس مقام کو ذرا تفصیل سے لکھتے ہیں اور سامعین کے جذباتِ غم کو خوب متحرک کرتے ہیں۔ ایک ایک فرد کی رخصت کے سلسلے میں بند پر بند لکھتے چلے جاتے ہیں۔ مثلاً جس مرثیے کا مطلع ہے "کیا غازیانِ فوجِ خدا نام کر گئے" اُس میں حضرت علی اکبرؑ کی رخصت ساٹھ بندوں میں بیان کی ہے۔ مگر زیرِ نظر مرثیے میں امام حسینؑ اور اُن کے کل عزیزوں کی رخصت صرف ڈیڑھ بند میں لکھ دی ہے۔ انیسؔ کے مرثیوں کی ترکیب پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مرثیے کا خاکہ پہلے بنا لیتے تھے اور اسی کے مطابق ایک ہی بات کو کبھی تفصیل کے ساتھ بیان کرتے تھے کبھی اختصار کے ساتھ، حضرت عباسؑ خیمہ سے برآمد ہوتے ہیں۔ امام حسینؑ کی مختصر فوج اُن کو علمداری کی مبارکباد دیتی ہے اور علم کے آگے ہو لیتی ہے۔ اب امام حسینؑ حرم سرا سے باہر تشریف لاتے ہیں اور گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں۔ اس مقام پر انیسؔ دو بندوں میں گھوڑے کی اور ایک بند میں علم کی تعریف کرتے ہیں، فارسی قصیدوں میں ممدوح کے گھوڑے کی تعریف کرنے کا رواج تھا۔ اردو قصیدوں میں بھی اس رواج کی پیروی کی گئی۔ مگر قصیدہ گو گھوڑے کی تعریف میں خلافِ قیاس مبالغے سے کام لیتے تھے۔ انیسؔ نے اس تعریف میں وہ انداز اختیار کیا جس سے ایک اصل نسل کے درست عربی گھوڑے کی خوبصورت تصویر آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔ اس موقع پر بھی گھوڑے کی حقیقی خوبیاں اس حسن اور اختصار کے ساتھ بیان کی گئی ہیں کہ اس کی مثال ملنا مشکل ہے، حسینی فوج کربلا کے میدان میں پہنچ گئی۔ یہاں شاعر

چار بندوں میں ہاشمی جوانوں اور بچوں کے شان دار حسن کی تعریف کچھ اپنی زبان سے اور کچھ حوروں کی زبان سے کرتا ہے ۔ (یہ چار بند سراپا کے قائم مقام ہیں ۔ انیس سے پہلے میر ضمیر نے سراپا یعنی ممدوح کے قد و قامت اور خال و خط کا بیان مرثیے میں داخل کر دیا تھا ۔ سراپا کا مدعا تو یہ تھا کہ سر سے لے کر پیر تک ایک ایک عضو کا حسن بیان کیا جائے ، مگر اس بیان میں ایسی ایسی تخیل آرائیاں اور لفظی شعبدہ بازیاں ہونے لگیں جن سے سراپا کا مقصد ہی فوت ہو گیا اور ممدوح کی حسین صورت اور زیبا قامت کا نگاہوں میں پھر جانا کیسا کوئی انسانی تصویر بن ہی نہ سکی ۔ انیس کی طبیعت لفظوں سے کھیلنا کب پسند کر سکتی تھی ۔ انھوں نے ابتدا میں چند مختصر اور نامکمل سراپا لکھے مگر بہت جلد محسوس کر لیا کہ یہ لفظی بازی گری مرثیہ کے ممدوحین کی شان کے خلاف ہے ۔ اس لئے اُنھوں نے سراپا لکھنا ترک کر دیا ، مگر ممدوح کے حسنِ ظاہری کا بیان اختصار اور متانت کے ساتھ کبھی اپنی اور کبھی حوروں کی زبان سے کیا ہے ۔ حوروں کی زبان سے اُن کے حسن کی تعریف کرنے میں یہ بات نکلتی ہے ۔ کہ حوریں جو حسن و جمال کے انتہائی تصورات کے جنتی مجسمے ہیں وہ اگر کسی کے حسن کی تعریف کریں تو اس کا حسن حُسن ہے لورانی حسن سے بالاتر) اب فوج مخالف کی طرف سے تیر آتے ہیں ۔ امام حسینؑ آگے بڑھ کر اتمام حجت کرتے ہیں اس کے بعد جنگ شروع ہو جاتی ہے پہلے رفیق میدان میں آتے ہیں اور دادِ شجاعت دیتے ہیں ۔ اس کے بعد عزیز جہاد کے لئے نکلتے ہیں ۔ (داد پر لکھا جا چکا ہے کہ انیس مرثیے کا خاکہ پہلے سے تجویز کر لیتے تھے اور اسی کے مناسبت سے ہر مقام پر طول یا اختصار سے کام لیتے تھے ۔ اس مرثیہ میں اُن کو امام حسینؑ کی جنگ بہت تفصیل سے لکھنا تھی اور آپ ہی کی شہادت سے سامعین کے جذبات غم کو متحرک کرنا تھا ۔ اس لئے آپ کے کل انصار و اعزا کی جنگ ، تیروں کی آمد سے لے کر خاتمہ فوج تک ، صرف نو بندوں میں دکھا دی ہے اور فقط اُن کی بہادری کا ذکر اس انداز سے کیا ہے کہ غم کا پہلو ابھرنے نہیں پاتا ۔ رفیقوں اور عزیزوں کی شجاعانہ جنگ کی ایک جھلک دکھا دینے سے شاعر کا مقصد امام حسینؑ کی تنہائی اور بےکسی کی حالت کو اچھی طرح نمایاں کرنا ہے ۔) ظہر کے وقت تک حسینی فوج کا خاتمہ ہو جاتا ہے ۔ امام حسینؑ سب شہیدوں کی لاشیں مقتل سے اٹھا لائے تھے ۔ اب انھیں لاشوں کے بیچ میں تنہا کھڑے ہوئے ہیں ۔ دشمن فتح کے باجے بجا رہے ہیں اور امام کا دل دکھانے کے لئے شہیدوں کے نام لے لے کر پکار رہے ہیں ۔ آپ اپنے خیمے کے دروازے پر تشریف لاتے ہیں اور اپنی بہن زینبؑ سے فرماتے ہیں کہ علی اصغر کو لے آؤ ایک مرتبہ اس چاند کو اور دیکھ لوں ۔ آپ کی آواز سن کر سب بیبیاں دوڑ پڑتی ہیں ۔ حضرت شہربانو علی اصغر کو لئے ہوئے آتی ہیں ۔ آپ بچے کو زانو پر بٹھا کر پیار کرتے ہیں ۔ اسی اثنا میں ایک تیر آ کر بچے کی گردن پر لگتا ہے اور وہ تڑپ کر ختم ہو جاتا ہے ۔ (حضرت علی اصغر کی شہادت کے متعلق جو روایت عام طور سے مشہور ہے اسی کو انیس نے بھی اپنے دوسرے مرثیوں میں اختیار کیا ہے اور اس معصوم کی شہادت کا حال اس طرح بیان کیا ہے کہ پتھر کا دل پانی ہو جائے ۔ مگر یہاں اور شاید صرف یہاں اس واقعے کو دوسری طرح پیش کیا ہے اور سامعین کے جذبۂ غم میں صرف خفیف سی تحریک پیدا کر دی ہے) امام حسینؑ بچے کو خاک کے سپرد کر کے فوج مخالف کا رخ کرتے ہیں ۔ شاعر ایک بند میں آپ کی شان دکھاتا ہے اور ایک بند میں آپ کے گھوڑے کی تعریف کرتا ہے ۔ (انیس نے اس مقام پر امام حسینؑ کے گھوڑے میں وہ صفات بیان کی ہیں جو اس موقع سے خاص مناسبت رکھتے ہیں ۔ صبح کے وقت جب امام حسینؑ اپنے عزیزوں اور رفیقوں کے ساتھ میدانِ شہادت کی طرف تشریف لئے جا رہے تھے تو ایک مسرت اور شگفتگی کا عالم اور عقیدت اور محبت کی آنکھیں آپ کی سواری کی شان دیکھ رہی تھیں ۔

اُس حالت میں شاعر نے آپ کے گھوڑے کی تعریف یوں کی تھی :-

سارا چلن خرام میں کبکِ دری کا ہے،
گھونگھٹ تنی دُلھن کا ہے چہرہ پری کا ہے

ظہر کے وقت فضا بالکل بدل چکی ہے، امام حسینؑ جہاد کے ارادے سے سوار ہو رہے ہیں، چاروں طرف وہ مجمع ہے جو امام کو ایک زبردست حریف اور بہادر سپاہی کی حیثیت سے دیکھ رہا ہے۔ اس موقع پر شاعر اُسی گھوڑے کی تعریف یوں کرتا ہے:

رستم تھا درع پوش کہ پاکھر میں راہوار،
جرّار، بردبار، سبک رو، وفا شعار

شاعر نے دو مختلف حالتوں کی مناسبت سے ایک ہی گھوڑے کی دو مختلف تصویریں کھینچی ہیں۔ شاعرانہ مصوری اس کا نام ہے اور انتخاب شاعرانہ اسی کو کہتے ہیں)۔ اب شاعر گرمی کی شدت کا بیان کرتا ہے۔ یہ بیان کسی قدر ناگہانی طور پر شروع ہو جاتا ہے۔ انیس نے گرمی کی شدت کا بیان اس قدر طولانی اور اتنا مبالغہ آمیز کسی دوسری جگہ نہیں لکھا ہے۔ اس بیان میں جو مبالغہ کیا گیا ہے وہ جا بجا غلو کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ مگر باکمال شاعر نے مبالغے کے ساتھ اصلیت کی آمیزش اس ہوشیاری کے ساتھ کر دی ہے اور دونوں کو اس طرح دوش بدوش لے چلا ہے کہ گرمی کی شدت کا حقیقی احساس قدم قدم پر ہوتا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ حسنِ بیان، ندرتِ تشبیہات، جدتِ استعارات حسن تعلیل وغیرہ اتنی خوبیاں اس بیان میں بھر دی ہیں کہ سامعین پر ایک حیرت سی طاری ہو جاتی ہے اور اُن کو مبالغے اور اصلیت میں امتیاز کرنے کا ہوش نہیں رہتا۔ مبالغہ کلام کی صنعتوں میں شمار کیا گیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ مقام اس صنعت کی بے مثل مثال ہے۔ مگر یہ انیس کا خاص رنگ نہیں ہے۔ وہ حقیقی کیفیات کو تخئیلی مضامین سے کہیں بہتر سمجھتے تھے اور اصلیت کو مبالغے پر ترجیح دیتے تھے۔ انھوں نے کئی جگہ اپنے رنگ میں بھی گرمی کی شدت کا بیان کیا ہے۔ مثلاً

وہ گرمیوں کے دن وہ پہاڑوں کی راہ سخت — پانی نہ منزلوں نہ کہیں سایۂ درخت
ڈوبے ہوئے پسینے میں ہیں غازیوں کے رخت — سنولا گئے ہیں رنگ جوانانِ نیک بخت
راکب عبائیں چاند سے چہروں پہ ڈالے ہیں
تو سنے ہوتے سمند زبانیں نکالے ہیں

گرمی کے اس طولانی بیان سے کلام کا سلسلہ ٹوٹ گیا تھا مگر شاعر نے یہ مصرعہ کہہ کر کس خوبصورتی سے جوڑ دیا ہے" اس دھوپ میں کھڑے تھے اکیلے شہِ اُمم" اسی مصرع نے اس طولانی بیان کو بے محل اور بے ضرورت ہونے کے اعتراض سے بچا لیا)۔ امام حسینؑ اس شدت کی دھوپ میں کھڑے ہوتے ہیں۔ پیاس سے زبان میں کانٹے پڑ گئے ہیں۔ اُدھر لشکر مخالف میں پانی کی ریل پیل ہے۔ چرند و پرند سیراب ہو رہے ہیں۔ زمین پر چھڑکاؤ کیا جا رہا ہے۔ ابن سعد سر پہ چترِ زر لگائے ہوئے ہے۔ خادم پنکھے جھل رہے ہیں۔ وہ امام حسینؑ سے کہتا ہے کہ اب بھی اگر آپ یزید کی بیعت کر لیں تو آپ کو پانی مل سکتا ہے۔ امام حسینؑ جواب میں فرماتے ہیں کہ اب پانی کی مجھ کو طلب نہیں۔ اگر میں حکم دوں تو طفیل اللہ میرے لئے کھانا لے کر آئیں اور کوثر مجھے پانی پلائے۔ اور

اگر میں انقلاب چاہوں تو دنیا ختم ہو جائے، زمین اس طرح اُلٹ جائے کہ نہ کوفہ باقی رہے نہ شام۔ (یہ بیان امام حسینؑ سے مذہبی عقیدت رکھنے والوں کو اصلیت کے مطابق اور دوسروں کو اصلیت کے خلاف معلوم ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس بیان میں واقعی اصلیت ہو یا نہ ہو، شاعرانہ اصلیت ضرور ہے۔ شاعرانہ اصلیت سے کیا مراد ہے، یہ خواجہ حالی سے سنیئے۔ فرماتے ہیں:-

> اصلیت پر مبنی ہونے سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر شعر کا مضمون حقیقت نفس الامری پر مبنی ہونا چاہیئے۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ جس بات پر شعر کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ نفس الامر میں، یا لوگوں کے عقیدے میں، یا محض شاعر کے عندیے میں فی الواقع موجود ہو یا ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اُس کے عندیے میں فی الواقع موجود ہے۔"
>
> (شعر و شاعری)

اس مقام پر شاعر نے امام حسینؑ کی زبان سے جو کچھ کہا ہے اُس پر وہ دل سے اعتقاد رکھتا ہے اس لئے اُس کے کلام میں شاعرانہ اصلیت پورے طور پر موجود ہے) ابن سعد سے یہ کہہ کے امام حسینؑ نے غصے میں ذوالفقار کی طرف جو نگاہ کی تو ابن سعد خوف سے پیچھے ہٹ گیا۔ فوج مخالف سے تیر برسنے لگے، سیاہ نشان کھل گئے، فوجی باجے بجنے لگے، نیزہ بردار سواروں نے گھوڑے بڑھائے۔ امام حسینؑ نے رجز پڑھا، تلوار نکالی، اور دشمنان دین پر حملہ کر دیا۔ یہاں شاعر تلوار کی تعریف کرتا ہے۔ (تلوار کی تعریف حقیقت میں تلوار چلانے والے کی تعریف ہوتی ہے۔ گر انیس نے بعض مقامات پر تلوار ہی کی تعریف کی ہے اور بعض موقعوں پر تلوار کا نیام سے نکلنا اور اس کا چلنا تغزل کے رنگ میں بیان کیا ہے۔ یہاں بھی تلوار کی تعریف میں پہلا بند اسی رنگ کا ہے۔ ایسے موقعوں پر تغزل کے ساتھ متانت کو قائم رکھنا اور ابتذال سے بچنا ضروری ہے۔ اور میر انیس ان شرائط کو بخوبی ملحوظ رکھتے ہیں) پندرہ بندوں میں تلوار کی تعریف کرنے کے بعد شاعر امام حسینؑ کی جنگ کے بیان میں تیرہ بند اور لکھتا ہے۔ ان اٹھائیس بندوں میں تنہا امام حسینؑ کا پوری یزیدی فوج سے مقابلہ کرنا دکھایا گیا ہے۔ بڑی گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے، زمین ہل رہی ہے، سر قلم ہو رہے ہیں، صفوں پر صفیں کٹ کٹ کر گر رہی ہیں، ڈھالوں کے پرخچے اڑ رہے ہیں، زرہوں کی کڑیاں بکھری پڑی ہیں، کسی کے حواس ٹھکانے نہیں ہیں، بھاگڑ پڑی ہوئی ہے "الامان" کا شور بلند ہے (امام حسینؑ کی جنگ یہاں جس زور شور کی دکھائی گئی ہے وہ شاید بعض لوگوں کو اصلیت کے خلاف معلوم ہو۔ یہ غلط فہمی دور کرنے کے لئے مولانا شبلی کی رائے پیش کی جاتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:-

> "شاعری میں اصلیت اور واقعیت کا لحاظ تاریخی حیثیت سے نہیں کیا جاتا۔ بلکہ صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ شاعر کو ان واقعات کا یقین ہے یا نہیں۔ اگر وہ ان باتوں پر یقین رکھتا ہے، اُن کے اثر سے لبریز ہے اور جس قدر اُس کے دل پر اثر ہے اسی جوش کے ساتھ اُن کا اظہار بھی کرتا ہے تو اس کی شاعری بالکل اصلی ہے .... شاعر (انیس) کو قطعی یقین ہے کہ امام حسینؑ علیہ السلام تمام عالم کے کاروبار کے مالک ہیں۔ جن و انس، شجر و حجر سب اُن کے محکوم ہیں۔ ان کا غیظ میں آنا کردگار عالم کا غیظ میں آنا ہے۔ اس صورت میں اگر ان کی حملہ آوری سے زمین و آسمان دہل جاتیں اور دنیا متزلزل ہو جائے تو استعجاب کی کیا بات ہے۔" (موازنہ)

امام حسین کی جنگ سے فوج مخالف اس قدر عاجز اور خوف زدہ ہو جاتی ہے۔ کہ سب دہائی دینے لگتے ہیں اور علی اکبرؑ کی روح کا واسطہ دے کر رحم کی التجا کرتے ہیں۔ امام حسینؑ ہاتھ روک لیتے ہیں۔ ابن سعد اپنی فوج کو غیرت دلاتا ہے دو پہلوان مقابلے کے لئے نکلتے ہیں ایک کو اپنی تلوار پہ ناز ہے دوسرے کو اپنے گرز پر۔ دونوں امام حسینؑ کے ہاتھ سے قتل ہوتے ہیں۔ (ابھی پورے لشکر سے امام حسینؑ کی جنگ دکھائی جا چکی ہے۔ اب ایک ایک پہلوان سے آپ کی جنگ دکھانا ہے۔ یزیدی پہلوانوں کی تصویر کھینچنا انیس کے لئے ایک مشکل کام تھا۔ ایک طرف ان کو امام حسینؑ کی شجاعت اور سپہ گری دکھانا ہے جس کا مقتضا یہ ہے کہ ان پہلوانوں کو طاقتور، بہادر اور آزمودہ کار سپاہیوں کی حیثیت دی جاتے۔ دوسری طرف اُن کے مذہبی عقائد کسی طرح اس کی اجازت نہیں دے سکتے کہ امام سے جنگ کرنے والوں کی کسی صورت سے بھی مدح کی جائے۔ انیس نے اِس مشکل کو بڑی خوبی سے حل کر لیا ہے' اور مدح وذم کی آمیزش اس طرح کر دی ہے کہ اُن کا مقصد بھی حاصل ہو جاتا ہے اور ان پہلوانوں کی طرف سے نفرت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ ان پہلوانوں کی جنگ کو ذرا غور سے پڑھئے تو ایک لطیف نکتہ نکلتا ہے۔ بند ۱۶۵ کا چھٹا مصرع ' بند ۱۷۲ کے آخری تین مصرعے ' بند ۱۷۳ کا پہلا مصرع اور بند ۱۷۴ کے آخری تین مصرعوں پر خاص طور سے نظر کیجئے تو معلوم ہو گا کہ جس پہلوان کو اپنی تیغ زنی پر ناز تھا اُس کو امام حسینؑ نے تلوار سے قتل کیا' اور جس کو اپنے گرز کی ضرب پر ناز تھا اُس کو گرز سے ہلاک کیا۔ اس طرح شاعر نے فنونِ جنگ میں امام حسینؑ کی کامل مہارت دکھا دی ہے ایسے نکتے انیس کے کلام میں جگہ جگہ چھپے ہوئے ہیں۔ اُن کو ڈھونڈ نکالنے کے لئے ایک ایک مرثیہ کو انتہائی غور و خوض کے ساتھ کئی کئی دفعہ پڑھنا ضروری ہے۔ انیس نے اس مرثیے میں امام حسینؑ کی جنگ چوالیس بندوں میں لکھی ہے۔ امام کی جنگ کا اتنا طولانی اور تفصیلی بیان شاید کسی دوسرے مرثیے میں نہ ملے) امام حسینؑ کی جنگ سے اُن کی ہیبت ساری دنیا پر چھا جاتی ہے۔ اتنے میں ایک غیبی آواز اس جنگ کی مدح کرتی ہے اور امام حسینؑ کو یہ مژدہ دیتی ہے کہ خدا نے تم کو کائنات پہ غالب کیا اور تمھاری ذات پہ جہاد کا خاتمہ ہو گیا۔ (یہ ندائے غیب جو صرف امام حسینؑ کے کانوں میں پہنچی کوئی بیرونی آواز نہیں ہے۔ یہ اس مطمئن دل کی آواز ہے جس کو احساس ہے کہ میں نے حق کی حمایت میں وہ جہاد کیا ہے جیسا نہ کبھی کسی نے کیا اور نہ کبھی کوئی کر سکے گا۔ یہ جہاد صرف ایک تن تنہا کا ایک کثیر التعداد لشکر سے مقابلہ نہ تھا۔ بلکہ اُن تمام فطری اور انسانی کمزوریوں سے مقابلہ تھا جو حق پر قائم رہنے میں خلل انداز ہوتی ہیں۔ یہ بھوک سے مقابلہ تھا' پیاس سے مقابلہ تھا' عزیزوں اور دوستوں کی محبت سے مقابلہ تھا' مخدرات عصمت کے حفظ ناموس کی خواہش سے مقابلہ تھا' شدید ترین جسمانی تکلیفوں سے مقابلہ تھا' موت کے خوف سے مقابلہ تھا۔ یہ ندائے غیب ان تمام زبردست حریفوں سے مقابلے میں کامیاب رہنے والے مجاہد کے مطمئن دل کی آواز ہے' اس کے دل کی آواز ہے جو محسوس کر رہا ہے کہ اس جہاد راہ خدا کے باعث مجھے کائنات پر فتح حاصل ہو گئی ہے' سارے عالم کے دل پر میری حکومت قائم ہو گئی ہے۔ اب کوئی چیز باقی نہیں ہے جس سے جنگ کرنا ضروری ہو' جہاد کی تمام منزلیں طے ہو چکیں۔ انیس نے اس مصرعہ میں "بس خاتمہ جہاد کا ہے تیری ذات پر" ایک اور لطیف نکتہ رکھا ہے۔ وہ جس مذہبی عقیدے کے پیرو تھے اس کی رو سے امام حسینؑ کا یہ جہاد آخری اسلامی جہاد تھا۔ اس کے بعد کوئی جہاد نہ ہوا ہے نہ امام عصر کے ظہور تک ہو سکتا ہے)

وہی ندائے غیب یا دل کی آواز کہتی ہے کہ اب جنگ موقوف کرو، عصر کی نماز کا وقت آگیا ہے۔ (ان دو جملوں میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ جن اصولوں کی حفاظت کے لئے۔ جن نیکیوں کے استحکام کے لئے یہ جہاد کیا ہے اُن کی بنیاد خدا کے وجود کے سچے اعتقاد اور اُس کی معبودیت اور اپنی عبدیت کے زندہ اور روشن احساس پر قائم ہے۔ اس لئے خدا کی عبادت کو قائم رکھنے ہی سے اس جہاد کا مقصد پورا ہو سکتا ہے) وہی آواز کہتی ہے کہ پیاس کی حالت میں اتنے بڑے انبوہ سے کسی نے ایسی جنگ نہیں کی، اب اُمت کے کام کی طرف توجہ کرنا چاہئیے (آخری جملہ میں شہادت کی طرف اشارہ ہے، جس کے بغیر اُمت کا کام نہیں بن سکتا تھا۔ یزیدی سیرت اور یزیدی حکومت اُمت اسلامیہ کی تباہی کا باعث تھی۔ اِس تباہی سے اُمت کو بچانے کے لئے امام حسینؑ کی شہادت ضروری تھی۔ اگر ان شدید مصائب اور اس عظیم جنگ کے بعد بھی امام حسینؑ کی جان بچ جاتی تو یزیدی سیرت سے بیزاری پیدا نہ ہوتی۔ یزیدی حکومت کی بنیاد متزلزل نہ ہوتی، اور اُمت اسلامیہ تباہی سے محفوظ نہ رہتی۔ ندائے غیب کے آخری جملے میں 'اب' کا لفظ بہت معنی خیز ہے۔ اِس جملے کو اِس سے پہلے والے جملے کے ساتھ پڑھیئے اور 'اب' کے معنی پر غور کیجئے تو صاف ظاہر ہوگا کہ اِس کے معنی یہ ہیں کہ یہ تمام مصائب برداشت کرنے اور اس پیاس کی حالت میں اتنے بڑے لشکر سے ایسی جنگ کرنے کے بعد اب سر دینے کا مناسب وقت آیا ہے۔ اگر یہ منزلیں طے کرنے سے پہلے امام حسینؑ اپنی شہادت گوارا کر لیتے تو اُن کا مقصد پورا نہ ہوتا اور اُمت کا کام نہ بنتا) اِس غیبی آواز کو سُن کر امام حسینؑ تلوار میاں میں رکھ لیتے ہیں۔ دشمنوں کی فوج یہ دیکھ کر پلٹ پڑتی ہے۔ تیروں، تلواروں اور نیزوں کا مینھ برسنے لگتا ہے اور سیکڑوں زخم کھا کر امام حسینؑ گھوڑے سے گرتے ہیں۔ حضرت زینبؑ خیمے سے باہر نکل آتی ہیں۔ اور حالت اضطراب میں اپنے بھائی کو ڈھونڈتی ہوئی جب قتل گاہ میں پہنچتی ہیں تو امام حسینؑ کے سر کو نیزے کی نوک پر بلند دیکھتی ہیں، اور اُس سر سے خطاب کر کے بین کرتی ہیں۔ امام کا سر حضرت زینبؑ کو یزیدیوں کے مظالم پر صبر و شکر کرنے کی تلقین کرتا ہے اور سکینہؑ کا خاص طور پر خیال رکھنے کی وصیت کرتا ہے۔ (امام حسینؑ کا زخمی ہو کر شہید ہونا، حضرت زینبؑ کا خیمے سے نکل کر قتل گاہ میں پہنچنا اور بھائی کا سر دیکھ کر بین کرنا، یہ واقعات تفصیل کے ساتھ بیس بندوں میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ مرثیے کا سب سے ضروری حصہ ہے۔ اسی کی بنا پر انیسؔ کا مرثیہ مرثیہ کہلاتا ہے، ورنہ حقیقت میں وہ ایک خاص طرح کی بیانیہ اور رزمیہ نظم ہے جس کا میدان مرثیے سے کہیں زیادہ وسیع ہے) اصل مرثیہ ختم کرنے کے بعد انیسؔ نے ایک بند اور لکھا ہے، جس میں بتایا ہے کہ یہ مرثیہ پیری اور ضعیفی کے عالم میں کہا گیا ہے اور پیشین گوئی کی ہے کہ یہ کلام ہر طبقے میں مقبول ہوگا اور یہ مرثیہ دنیا میں یادگار رہے گا۔ بڑھاپے میں شاعر کی طبیعت کی یہ جوانی حیرت خیز ہے۔ اور پچھتر برس تک اس مرثیے کا مقبول رہنا یقین دلاتا ہے کہ انیسؔ کی پیشین گوئی پوری ہوگی اور جب تک اُردو زبان باقی ہے یہ مرثیہ بھی باقی رہے گا اور اپنے مصنف کا نام روشن رکھے گا۔

سید مسعود حسن رضوی ادیب

ماخوذ از شاہکار انیسؔ
بشکریہ نظامی پریس بک ایجنسی کراچی

تبصرہ

مولانا اختر علی تلہری

(انٹرنیشنل پریس کراچی)

کسی اچھی اور مفید چیز کا بھی اگر غلط استعمال کیا جائے تو اُس کے فائدے نقصانات میں بدل جاتے ہیں۔ اِس عام قاعدے سے علم وفضل بھی مستثنیٰ نہیں ہے۔ یقیناً انسان کے لئے یہ لعل وگہر کے خزانے کی کنجی ہے۔ اس سے بے شمار نعمتوں کا فتح باب ہوسکتا ہے لیکن اُسی وقت جب کہ اس سے کام لینے والا جوہر شناس نظر رکھتا ہو۔ اور اُس کے استعمال کے محل جانتا ہو۔ اور اگر یہی "کلید گنج زر وگوہر" کسی ایسے شخص کی ملکیت میں چلی جاتی ہے جو بدنصیبی سے نظر پیدا نہیں کرسکا اور اس کے استعمال کے محل نہیں جان سکا ہے تو پھر یہ کنجی اُس کے لئے غیر مفید ہی نہیں بلکہ وبال جان ہوسکتی ہے۔

علم وفضل کا غلط استعمال ہمیشہ سے اولاد آدم کے پاکیزہ رجحانات کے ساتھ "خانہ برانداز چمن" کا سلوک کرتا رہا اور اُس کی بہت سی لطیف ملکیتوں پر "ڈاکہ" ڈالتا رہا ہے۔ چنانچہ آج کل بھی "علم وفضل" کا یہی غلط استعمال ہے جو شعر وشاعری کے شاداب چہرے کو ستاتا اور اُس کی سُرخی کو زردی میں تبدیل کرتا جارہا ہے۔

حقیقت میں جہاں تک شعر کا تعلق ہے اُس کی ذاتی خصوصیتیں ہی اس کی خوبصورتی کا سرمایہ ہیں۔ وہی قاعدہ سے ہمارے ذوق کے لئے لذت وکیف کی دنیا کی تخلیق کرسکتی ہیں۔ مگر تنگ ذوقی کے حصار میں محصور علم وفضل کا یہ فتویٰ سامنے آتا ہے کہ شعر کی ذاتی خوبیاں کوئی چیز نہیں، اُن پر نظر کرنا عقلی پختگی کے خلاف ہے۔ شعر سے لذت یابی اگر نتیجہ ہے اس امر کا کہ اُس کے چہرے کا آب ورنگ دیکھا جائے، اُس کے ناک نقشہ کو نگاہ میں رکھا جائے، تو یہ بے معنی بات ہے، شعر سے لذت یابی نتیجہ ہونا چاہیئے اس عنوان فکر کا کہ شعر کا کالبد تیار ہوتے وقت تاریخی واقتصادی حالات کیا تھے، اُس کا مالک کسی سیاسی واقتصادی نظام سے وابستہ تھا۔ اب خواہ اس میں کتنا ہی تکلف برتنا پڑے۔

اقتصادی وتاریخی حالات کی اہمیت اپنی جگہ پر مسلم۔ مگر شعر کی ذاتی خوبیوں کو اس رشتہ میں سمجھنے کی کوشش کرنا شاعری کے ساتھ علمی مذاق ہے۔ علم وفضل کی یہ بے محل نمائش "نفس شعر" سے کیف اندوزی کی صلاحیتیں ختم کردینے کے مترادف ہے۔ موجودہ تنقیدی کوششوں کا یہ نقص بہت زیادہ واضح ہے سارا زور ایک حد تک غیر متعلق رشتوں کے ادھیڑنے میں صرف ہوجاتا ہے اور اس کے دیکھنے کی ادنیٰ کوشش بھی نہیں کی جاتی کہ شعر کی اصل رگوں میں ترو تازگی

پیدا کرنے والا خون دوڑ رہا ہے یا نہیں۔ تنقید شعر کا کمال یہ قطعاً نہیں ہے کہ اس طرف اُس طرف کی علمی گپوں کے ذریعہ سے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے جائیں لیکن مطلب کی بات کوئی نہ کہی جائے۔ شاعری کے ساتھ ساتھ علم و فضل کا یہ شغل بہت بڑی ستم ظریفی ہے۔ عروس شعر کے حسنِ دل افروز سے کیف اندوز ہونے کے لئے مشاطہ کے ناک نقشے، حجلۂ عروسی کی چوحدی سے واقفیت کا بہم پہنچانا کسی منطق کی بنا پر اہم نہیں ثابت کیا جاسکتا۔ اُس کے حریم حسن تک رسائی تو دوسرے ہی راستوں سے ہو سکتی ہے۔

انیسؔ شعروشاعری کے حقیقی معنوں میں نخل بند ہیں۔ اس کی روشیں اُس کی کیاریاں حیرت میں ڈال دینے والے سلیقہ سے انھوں نے درست کی ہیں۔ اُن کے اعجاز شعر کے کمال کا کچھ اندازہ اسی ذوقی نگاہ سے ہوسکتا ہے جو دوسری غیر متعلق باتوں سے غیر متاثر ہو کر اُس کی ذاتی خوبیاں پرکھ سکتی ہے۔ انیسؔ شاعر ہیں اور حقیقی شاعر۔ اُنھوں نے اُردو شاعری کی تصویر میں رنگ بھرنے کے لئے عرب کی تاریخ کا ایک خونچکاں ورق سامنے رکھا ہے۔ وہ خوں چکاں ورق جو اُن کے ایمان کا قیمتی سرمایہ بھی ہے۔ یہ سچ ہے کہ اُن کے شاعرانہ تخیلی تصرف نے عرب کی تاریخ اور عرب کے تمدن سے ہر جگہ پر بھیک نہیں مانگی ہے بلکہ بیشتر اپنے اردگرد کی چلتی پھرتی مناسب مقام تصویروں سے مستقل انسانی نقشے حاصل کئے ہیں اس لئے اُن کے مرثیوں میں عربی رنگ کے ساتھ ہندوستانی رنگ بھی موجود ہے۔ اُنھوں نے اپنی سیرتوں کی تشکیل میں کرداروں کی تخلیق میں شعوری طور پر پسندیدہ مقامی اثرات کو کارفرمائی کا موقعہ دیا ہے اور اس لئے موقعہ دیا ہے کہ وہ یہ چاہتے تھے کہ اُن کے محبوب کردار عام ہندوستانی ذہنوں سے قریب تر ہوسکیں۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کی صورت وہی تھی جو اُن کی شاعرانہ تخیل نے اختیار کی۔ ایک کٹر مؤرخ کے نقطۂ نظر سے یہ امر قابل اعتراض ہو یا نہ ہو مگر یہ بات ضرور ہے کہ شعر جس درجہ کی واقعیت و اصلیت چاہتا ہے وہ انیسؔ کی تمام تصویروں میں موجود ہے۔

انیسؔ کے پیش نظر طبری یا تمدن عرب کی تدوین نہیں تھی۔ بلکہ شاعری کی جان دار تصویریں اس عنوان سے پیش کرنا تھیں، کہ عوام ان کرداروں کی طرف اور زیادہ شغف سے متوجہ ہوں جن کی تاریخی زندگی پاکیزگیٔ اخلاق اور بلندیٔ ایثار کی روح تھی۔ اس مقصد میں انیسؔ کامیاب ہوئے اور اچھے طریقہ سے کامیاب ہوئے۔ ضرورت ہے کہ اسی نقطۂ نظر سے ہم انیس کا کلام پڑھیں اور اس سے لذت یاب ہوں۔

اس وقت پیش نظر انیس کا وہ مرثیہ ہے جس کا آغاز یوں ہوتا ہے "جب قطع کی مسافتِ شب آفتاب نے" میں یہ کہنا نہیں چاہتا کہ انیس کا یہ مرثیہ اُن کا سب سے بہتر مرثیہ ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اُن کے بہترین شعری سرمایہ کا یہ بھی ایک اہم حصہ ہے۔ اس میں وہ تمام خصوصیتیں پائی جاتی ہیں جو انیس کی شاعری کے لئے مابہ الامتیاز کی حیثیت رکھتی ہیں کلمات کی فصاحت، کلام کی متانت، اسلوب بیان کی جزالت، تشبیہ کی حلاوت، استعارہ کی لطافت وغیرہ تو وہ خاص خصوصیتیں ہیں جو اس مرتبہ اور اس افراط کے ساتھ اردو کے کسی شاعر کو آج تک نصیب نہیں ہوسکی ہیں اور جو مسلم طور پر انیس کی شاعری کے پاتنام ہوچکی ہیں۔ یہاں ان سے بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اُن چند باتوں

کی طرف مختصر طور پر اجمالی اشارے کرتا ہیں، جو مرثیہ کے ڈھانچہ میں فنی دل کشی پیدا کرنے سے تعلق رکھتی ہیں۔

ابتدا میں اردو کے مراثی صرف جذبۂ عقیدت کی تسلی کا سامان ہوتے تھے۔ اُن میں فنی حسن نہ ہوتا تھا۔ اُن کی کوئی شکل بھی معین نہیں ہوئی۔ رفتہ رفتہ اس نے مسدس کی شکل اختیار کی اور فنی ارتقا کی منزلیں طے کرکے مراثی کا ایک مخصوص ڈھانچہ بن گیا۔ جس کے عام عناصر یہ تھے:۔ چہرہ۔ سراپا۔ رخصت۔ آمد۔ رجز۔ جنگ۔ شہادت۔ بین۔ اس ڈھانچہ میں دل کشی کا رنگ اس وقت تک پیدا نہیں ہوسکتا جب تک کہ شاعر کو واقعہ نگاری۔ منظر نگاری۔ سیرت نگاری جذبات نگاری و مکالمہ نگاری میں کمال حاصل نہ ہو۔ اور یہ کمال اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ شاعر کی فطرت کے خمیر میں۔ شعریت کا بادہ طہور" پورے طور پر جذب نہ ہو چکا ہو۔

انیس چونکہ کمل طور سے حقیقی شاعر تھے اسی سے وہ ان نازک مقامات سے نہایت شان کے ساتھ گذرے ہیں۔ انھیں خواہ کسی قسم کے نقشے اُتارنا ہوتے خواہ کسی قسم کی تصویریں کھینچنا ہوتیں فنی کامیابی نے اُن کا ساتھ کہیں نہیں چھوڑا۔ انیس کا کوئی مرثیہ اٹھا لیا جائے اُس میں یہ تمام خوبیاں مل جائیں گی جس مرثیہ کا تذکرہ کیا جارہا ہے خود اس میں ان تمام چیزوں کے اعلیٰ نمونہ موجود ہیں۔ مختصر طور سے انھیں پیش کیا جاتا ہے:۔

۱۔ واقعہ نگاری۔ امورخانہ واقعہ نگاری تو یہ ہے کہ مورخ کی نظر میں جن واقعات کا ظہور ہوا ہے انھیں ترتیب کے ساتھ بلاکم وکاست درج کردیا جائے۔ یہ بیان واقعہ خواہ کتنا ہی روکھا پھیکا ہو لیکن اگر کسی واقعہ کے ضروری جزئیات ٹھیک ٹھیک ضبط تحریر میں آگئے ہیں تو مورخ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگیا لیکن شاعرانہ واقعہ نگاری کی جنت دوسری ہے اُس میں اہم جزئیات واقعہ کو اُجاگر کرنے کے ساتھ بیان کی دل آویزی کا بھی پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر کچھ نہیں۔ میرانیس کے اس مرثیہ میں شاعرانہ واقعہ نگاری اعجاز کی حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ اس کا آغاز تو مرثیہ کی ابتدا ہی سے ہو جاتا ہے۔ سحر ہو رہی ہے۔ حسینؑ اور اُن کے اصحاب باوفا نماز کی تیاری کر رہے ہیں۔ نماز سے فراغت کے بعد جنگ کا تہیہ فرما رہے ہیں۔ جنگ کی صفیں درست کی جارہی ہیں۔ اصحاب واعزا یکے بعد دیگرے جنگ کے میدان میں نکل رہے ہیں لڑ رہے ہیں اور خاک وخون میں لوٹ رہے ہیں۔ حسینؑ اُن کی لاشیں اٹھا اٹھا کے لاتے ہیں۔ ان تمام واقعات کو خالص مورخانہ طریقہ سے بیان کرنا بھی اپنی ذاتی خصوصیتوں کی وجہ سے حیرت انگیز ہے۔ لیکن جب انھیں کو انیس شاعرانہ پیرایوں میں ادا کرجاتے ہیں اور ان میں ڈرامائی شان پیدا کردیتے ہیں تو پھر اس کی تاثیر کا عالم ہی دوسرا ہو جاتا ہے۔ دل کی دنیا زیر و زبر ہو جاتی ہے۔ ذرہ ذرہ حشر خیز نظر آنے لگتا ہے۔

۲۔ منظر نگاری۔ اس کی حدیں واقعہ نگاری سے بہت جگہ مل جاتی ہیں۔ لیکن ان کی باہی حدیں الگ کرنے کے لئے منظر نگاری کو فطرت کے نظاروں کی مرقع کشی کے لئے خاص کرلیا جاتا ہے فطری مناظر کے کامیاب نقشے اتارنا بھی بے حد مشکل امر ہے۔ اس مرثیہ میں مناظر کی یہ تصویریں بھی نہایت ہی دلآویز ہیں۔

۳۔ سیرت نگاری ۔ اس کے فرائض ادا کرنا بھی بہت ہی دشوار امر ہے ۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مختلف سیرتیں ایک سی نظر نہ آئیں ۔ ہر کردار کی سیرت اپنی الگ شخصیت رکھتی ہوئی محسوس ہو۔ میر انیس نے اپنے مرثیہ میں بہت سے کردار پیش ہیں مگر وہ سب ایک دوسرے سے الگ نظر آتے ہیں ۔ عونؑ و محمدؑ اکبرؑ و عباسؑ و زینبؑ کے کردار اس مرثیہ میں خاص طور سے نمایاں ہیں اور سب ایک دوسرے سے ممتاز ۔

۴۔ جذبات نگاری ۔ مختلف واقعات سے جو دل پر کیفیتیں طاری ہوتی ہیں اُن کی دنیا بہت وسیع ہے ۔ یہ کیفیتیں سادہ بھی ہوتی ہیں اور پیچیدہ بھی ۔ ان کی کامیابی کے ساتھ تصویر کشی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ شاعر کی قوت مشاہدہ نہایت ہی زبردست اور دور رس نہ ہو۔ اور اس مرثیہ میں انیس کی جذبات نگاری کے مرقع بھی اعجاز آفریں ہیں ا

۵۔ مکالمہ نگاری ۔ مختلف افراد میں جو بات چیت ہوتی ہے ۔ اس کی تصویر یوں اتارنا کہ مکالمہ کی فطری سادگی کو بھی صدمہ نہ پہنچے ۔ بہت ہی دشوار امر ہے ۔ شعر میں یہ چیز اور زیادہ دشوار ہو جاتی ہے ۔ انیس کا کمال اس میدان میں بھی ناقابل انکار ہے ۔ اس سلسلہ میں انیس کے مرثیہ کے وہ بند پڑھنا چاہیئے جن میں حضرت زینبؑ اور اُن کے فرزندوں کے باہمی مکالمے ملتے ہیں ۔ نظم میں مکالمے کے فطری بننے کا جتنا امکان ہے وہ یہاں موجود ہے ۔

انیس کے کسی مرثیہ پر بھی تنقیدی نظر ڈالنا چند مختصر صفحات میں ممکن نہیں ہے حکایت کے لذیذ ہونے کا تقاضا ہے کہ بیان کا سلسلہ دراز تر کیا جائے مگر جگہ کی تنگ دامانی عناں گیر شوق ہے ۔

جی تو چاہتا تھا کہ اپنے انیس کے اُن شاعرانہ معجزوں کا ذکر دل کھول کر کیا جاتا جنھوں نے کم مایہ اردو شاعری کو اس قابل کر دیا کہ وہ دنیا کی نمودار زبانوں کی شاعری سے جذبۂ افتخار کے ساتھ آنکھیں چار کر سکے ۔ اور اُن کے اُن شعری تصرفات کی تفصیل اچھی طرح کی جاتی جنھوں نے اردو شاعری کے گدلے چشمہ سے کوڑا کرکٹ بھی صاف نہیں کیا بلکہ اس میں شیریں اخلاقی حکمتوں کے مصری کے ڈلے گھول دیتے ہیں ۔ خیر یار زندہ صحبت باقی ۔ فقط

سید اختر علی

ماخوذ از شاہکار انیس
(بشکریہ نظامی بک ایجنسی کراچی)

انیسؔ کی شاعری

رائٹ آنریبل
سر تیج بہادر سپرو

مولانا شبلی کی معیاری کتاب کے بعد کسی ایسے شخص کا جو ادبی نقاد ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا، اردو شاعری کے اساتذہ کی فہرست میں انیسؔ مرحوم کی صحیح جگہ متعین کرنا چھوٹا منہ اور بڑی بات کا مصداق ہوگا۔ پھر بھی میں یہ کہنے کی جرأت کروں گا کہ اُس اردو ادب سے دلچسپی رکھنے والے کی تعلیم افسوسناک طریقہ پر ناقص ہوگی جس نے انیسؔ کی اردو کے طاہر و شفاف کنوئیں کا پانی نہیں پیا ہے۔ اُردو اور فارسی مرثیوں کی سی کوئی چیز انگریزی شاعری میں نہیں ملتی اور مجھے ظن غالب ہے کہ یورپ میں کسی دوسری زبان میں بھی اس طرح کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔

گرے (   ) کے انگریزی مرثیہ نے اس کے مصنف کو انگریزی تاریخ ادب میں غیر فانی بنا دیا ہے لیکن اس کا موضوع صحیح طور پر مرثیہ کا موضوع نہیں۔ ٹینی سن کی   بلند پایہ نظم ان میموریم (یادگار میں) ایک زندہ دوست کا ہدیۂ عقیدت ہے ایک مردہ دوست کی یاد میں۔ اس کی ظفیانہ بلندی اور جذبات کی گہرائی میں ہندوستانی ذہن کے لئے بے پناہ کشش ہے۔ لیکن وہ بھی انیسؔ کے مرثیوں سے بالکل مختلف چیز ہے۔ انیسؔ کا موضوع ایک ایسا تاریخی واقعہ ہے جس کی نظیر تاریخ انسانی میں تلاش کرنا مشکل ہے۔

سر پرسی سائکس نے لکھا ہے کہ جذباتی تمثیلوں (   ) کی بنیاد میدان کربلا میں امام حسینؑ کے المناک واقعۂ شہادت سے پڑتی ہے۔ ...... میں نے ان تمثیلوں کو بذات خود دیکھا ہے اور میں اس کی تصدیق کر سکتا ہوں کہ خواتین کی دردناک چیخوں کی آواز اور مردوں کی فریادوں کا سننا اتنا اثر انگیز ہوتا ہے کہ شمولیت پر آمادہ سی جوش و خروش سے جو اس وقت حاضرین میں ہوتا ہے لعن و نفرین نہ کرنا مشکل ہے۔ درحقیقت یہ جذباتی تمثیلیں اس تلخ رنج و الم کی مظہر ہیں جس کا اندازہ لگانا آسان نہیں ہے اور وہ مناظر جو میں نے دیکھے ہیں جب تک جیتا ہوں نہیں بھولوں گا۔

زمانۂ حال کا ایک مصنف پروفیسر ہٹی اپنی "تاریخ عرب" میں لکھتا ہے تاریخ کے پرزور محرکات کی حیثیت سے یہ امر کہ کوئی قوم حقیقتاً کسی واقعہ کو کس نقطۂ نظر سے دیکھتی ہے زیادہ اہم ہے بہ نسبت اس کے کہ اسے اس واقعہ کو کس نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیئے۔ یہ انیسؔ کی بڑی خوبی ہے کہ انھوں نے اس عظیم الشان واقعہ کو اسی نظر سے دیکھا جس سے ان کے ہم مذہب اسے ہمیشہ دیکھتے آئے ہیں، لیکن اسی کے ساتھ ساتھ انھوں نے اپنی نظموں کے موضوع کو علوئے تخیل اور شدت

جذبات سے اس طرح گراں بار بنا دیا ہے کہ ان کا اثر صرف ان کے ہم مذہب افراد تک محدود نہیں رہ سکتا۔ انھوں نے پورے موضوع کو صد درجہ بلند کر دیا ہے۔ ان مناظر کے پیش کرنے میں جو ماہ محرم کی دسویں تاریخ کو رونما ہوئے انھوں نے اپنی نادر الوجود ڈرامائی ذہانت اور فطانت کا زور دکھایا ہے۔ اس میں اثر کا اضافہ اس لئے اور ہو گیا ہے کہ انھوں نے ڈرامہ نگاری کے مسلمہ طرز کو اختیار نہیں کیا۔

انیس نے جس خوبی سے خارجی واقعات و مقامات کی مناظر کشی کی ہے اس پر صرف انھیں کی وہ داخلی شاعری فوقیت لے جا سکتی ہے جس کے ذریعہ وہ اپنی ناقابل تقلید زبان میں ہر حساس طبیعت کو متاثر کرتے ہیں۔ ان کے بیان میں کوئی اوچھا پن یا سوقیت نہیں ہے۔ ان کی رگوں میں اُن آباؤ اجداد کا خون دوڑ رہا تھا جنھوں نے کئی پشتوں سے شاعر کی حیثیت سے امتیاز حاصل کیا تھا۔ یہ انھیں کے لئے صحیح ہے کہ شاعری ان کی گھٹی میں پڑی ہے اور وہ ایک فطری اور پیدائشی شاعر ہیں۔ پاکیزہ اور نکھری ہوئی اردو کے ماہر کی حیثیت سے ان کا کوئی ہمسر نہیں۔ جدید ترکیبیں وضع کرنے کے نازک فن میں آج تک کوئی ان سے آگے نہ جا سکا۔ ان کی تشبیہیں اور استعارے، فطرت، حیات انسانی اور جذبات کی نامعلوم گہرائیوں سے حاصل ہوتے ہیں ان کے اشعار میں اس بلا کی آمد ہے، ان کی زبان اس قدر پرشکوہ ہے اور ان کی شاعری فنی حیثیت سے اس قدر مکمل ہے کہ ناقد کو ان کے باب میں مجال سخن نہیں۔

یہ امر کسی حد تک قابل لحاظ ہے کہ انیسویں صدی کے ابتدائی برسوں نے انیس اور دبیر کی سی دو عظیم شخصیتیں پیدا کیں لیکن اس سے زیادہ یہ قابل غور ہے کہ وہ صدی جس نے کہ مملکت ہند میں حکومت مغلیہ کا زوال دیکھا اُسی نے اُردو میں یکے بعد دیگرے بڑے سے بڑے شعرا پیدا کئے۔ ایسے شعرا جن کی شہرت رہتی دنیا تک باقی رہے گی انیسویں صدی کے اردو شاعری کے ناقدین نے اکثر یہ کہا ہے کہ یہ ایک زوال پذیر عصر کی شاعری ہے۔ میں اس خیال سے اتفاق نہیں کرتا۔ جب تک کہ غالب، ذوق یا مومن کے سے اساتذہ دہلی میں اور انیس و دبیر آتش و ناسخ کے سے کاملین لکھنؤ میں دکھائے جا سکتے ہیں اس وقت تک ان کی شاعری کو ایک زوال پذیر عصر کی شاعری کہنا قرین انصاف نہ ہوگا۔ میری ناچیز رائے میں یہ اُردو ادب کی تشکیل کا اہم زمانہ تھا۔ جب ان عظیم المرتبت مصنفین کے کلام کا کوئی مطالعہ کرتا ہے تو اسے یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ انھوں نے ہمارے لئے بہت بیش بہا ترکہ چھوڑا ہے اور میں پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ کسی دوسرے مصنف نے ہمارے لئے انیس سے زیادہ گرانقدر خزانہ نہیں چھوڑا۔ ان کے کلام کے مطالعہ سے اس کا پتہ چلتا ہے کہ زبان اُردو میں انسانی دماغ کے عمیق ترین خیالات و جذبات کے اظہار کا ذریعہ بننے کی کس قدر اہلیت ہے۔ اس سے ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اُردو میں کتنی استعداد اور صلاحیتیں موجود ہیں۔

ماخوذ از شاہکار انیس
(ناشر) نظامی پریس بک ایجنسی کراچی

سر تیج بہادر سپرو

فہرست مرثیہ ہائے (مراثی انیس جلد پنجم)

فہرست سلام (مراثی انیس جلد پنجم)

فہرست رباعیات (مراثی انیس جلد پنجم)

فہرست نوحہ جات (مراثی انیس جلد پنجم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مطلع

واللہ عجب شان شہنشاہ رسل ہے
اس گلشن ایجاد کا پہلا وہی گل ہے
اس شاہ کے اوصاف کا کونین میں غل ہے
سب جزو ہیں اجزا ہیں اسی کے وہی کل ہے
ہر چند کہ ہے وہ خلف آدمؑ و حوّا
پر حق نے کیا ہے شرف آدمؑ و حوّا

۲

خالق نے کیا اس کو الگ سب سے بھی پہلے
آخر کیا مبعوث تو پیدا ہوا اول
واں پہنچا جہاں کوئی بھی پہنچا نہیں مرسل
پہنچے نہ فرشتے بھی بھلا ادراک کا بادل
سب معجزے تھے اُس میں رسولانِ سلف کے
پہچانا کسی نے نہ سوا شاہ نجف کے

۳

آئی تھی ندا یہ تو ہے محبوب خدا ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible] شاہ و گدا ہے
سب کہتے کہ اس راہ میں خوشبو جو صبا ہے
شاید گذر احمدِ مختار ہوا ہے

۴

اس شاہ سے کونین میں بہتر نہیں کوئی
بندوں کا کیا ذکر ہے ہمسر نہیں کوئی
پیغمبر کوئی ایسا تو پیغمبر نہیں کوئی
جبار و بہادر نہیں صفدر نہیں کوئی
ق
ادنا سا یہ رتبہ ہے جسے ذکر کیا ہے
بوذرؓ کو شرف اُس کی غلامی سے ملا ہے

۵

انوار سے سدا رہتی تھی پیشانی انور
اس نور سے رخ کے در و دیوار منور
سب ہی اٹھاتے تھے پیمبر
جب اپنے تصدق کی دیکھتے تھے لوگ برابر
اُس نور کا کیا وصف کروں میں کہ وہ کیا تھا
بس نور خدا نور خدا نورِ خدا تھا

۶

عطار بھی چشمہ عرق جسم معطر
شیشوں میں لگا رکھتے تھے اپنا سا منھ
اس عطر سے بنتا تھا کوئی عطر نہ بہتر
پاتے تھے ہوا ظرف جو لائے تھے اکثر
آپ آب بدن ڈالتے جب عطر کر کے
سب جانتے یہ آیا ہے بس مشک سے بھر کے

۷

سن دوم تھا وہی شمع کرشمہ قد بالا
ہمسر کوئی اس شہ کے نہ ہو سکتا تھا اعلا
سچ ہے کہ موزوں ہی نور خدا تھا
ہوا اس کے برابر سرو چشمہ سے کیا

کیوں سب سے نہ بالا قدِ محبوب خدا ہو
خود جس کو سرافراز کہ خالق نے کیا ہو

۸

گر چھینک کوئی یہاں پہ گرا آب دہن شاہ
اک آن میں لبریز ہوا آب سے وہ چاہ
گر دل میں کوئی سوچتا تھا بندۂ اللہ
حضرت دل کی بجائے ہو جاتے تھے آگاہ

آبِ دہن پاک کو لے جاتے تھے بیمار
اعضا پہ جو ملتے تو شفا پاتے تھے بیمار

۹

پیدا ہوئے جب آپ تو تھا تمام آرزیں پیراہن
آلائش دنیا سے تھی نہ پیدا کہیں ہمرہ
تھے ہوئے سیپارۂ آپ کی داڑھی میں بالمعرہ
[illegible] قدرت شیشہ اور ختنہ ہم

تھا نور جلال آپ کی پیشانی سے پیدا
ختنہ کئے اور ناف بریدہ ہوئے پیدا

۱۰

کہنا ہے یہ تھا معجزہ خاص پیمبر
ہمسر نہ نکلتا کوئی قامت سے بھی اوپر
بیٹھی نہ کبھی مکھی بھی حضرت کے بدن پر
پہنچی نہ تھا اعضائے مبارک سے بھی برابر

کوئی عقب پشت اگر جاتا تھا چھپ کر
حضرت کو نظر آتا تھا وہ شخص برابر

۱۱

تھی یہ برکت دست مبارک میں نبی کے
سیر کھاتے تھے سب گھر کے یہ تھے آسودہ جہاں کے
اس دن کسی نادار کے مہمان ہوئے تھے
کی عرض کہ آپس نے تو فقیر ہیں ہم بھی

ایسی برکت ہو گئی قسمت ہوا سو میں
بزغالہ میں اور تھوڑے سے بس آرد جو میں

۱۲

آباء سے رواں ایمان و خبر میں یہ سب اسرار
پیدا ہوئے جب سرورِ دل شاد منور
پہنچے بدن کی ہوئے آفاق میں شہرت
قبلہ کی طرف سجدۂ خالق میں کیا سر

ہاتھ آپ نے اونچے کئے صدق دل و جاں سے
توحید خدا کا کیا اقرار زباں سے

۱۳

پیاری تھی وہ آواز آپ کا بول چال تھا یکساں
سوتے بھی نہ تھے معطل کسی عنواں
سوتے سے سخن وہ ذی شاں
سنتا تھا الگ ایک سے جب بند تھے حضرت کوئی سنتا تھا الگ

حضرت کو صدا شکل دکھاتے تھے فرشتے
اعدوں کو نہ ہرگز نظر آتے تھے فرشتے

۱۴

بے شک تھا عجب آپ کو ہر ایک لغت یاد
کرتے تھے سخن ساری زبانوں میں پیمبر
ہر ملک سے آنی پہ بیاں ہوتا تھا اکثر
ہو جاتے تھے سیراب ہزاروں ہی پیاسے

یہ معجزہ خالق سے ملا خیر بشر کو
اک انگلی سے دو ٹکڑے کیا قرص قمر کو

۱۵

جب تیز قدم آپ سے پیدل چلتے تھے آسوار
آداب رسالت سے وہیں رکتا تھا رہوار
سمجھا ہے یہ وہ تیز قدم ہوتا تھا رہوار
از راہ اطاعت وہ تھکا جاتا تھا رہوار

حضرت کا گذر ہوتا تھا جس نخل و شجر سے
جھک جاتا تھا وہ حکم شہ جن و بشر سے

۱۷

گہوارہ نشیں ہوتے تھے بغلوں میں جو حضرت
خدام ملائک تھے سدا کرتے تھے خدمت
اور پشت مبارک پہ جو تھی مہر نبوت
تھا نور سدا تجلی تھی شہاب کی صورت
گر ریزۂ سنگ آپ اٹھاتے کسی جانب سے
ہوتا وہ مشرف وہیں تسبیح خدا سے

۱۸

سب جانتے ہیں معجزۂ احمد مختار
سایہ تو حضرت کا نہ دیکھا کبھی زنہار
ہے دخل بیاں عقل ہے اور فکر ہے بیکار
سایہ کا نہ سایہ ہو کہ ہے سایۂ غفار
دیکھا تو یہ مضمون کہا ہے شعرا نے
اس رمز کو حیدرؑ کے سوا کیا کوئی جانے

۱۹

مضمون ہے سایہ کیا تصور سے ہے باہر
کچھ فکر کرو اس میں ہی یہ ہے جو ظاہر
سایہ کا سب نہ زمانے میں ہے مظہر
ظاہر ہے کہ تھا سایۂ حضرت تو نظر آور
گر تیرہ تھا قسمت ہوا آنکھوں کے تلوں میں
گر نور تھا در آیا مجنوں کے دلوں میں

۲۰

چلتے تھے اگر زمیں پر شہ ابرار
سایہ بھی پڑتا تھا نہ زنہار
نقش قدم اس میں پر عجز و دم رفتار
اور سنگ پہ پڑتا تھا نقش اس میں نمودار
مردانگی میں مثل پیمبرؐ نہ کوئی تھا
قوت میں شجاعت میں بھی ہمسر نہ کوئی تھا

۲۱

ہے فضل الٰہی سے طبیعت مری موزوں
منظور یہی ہے کہ کوئی مضمون بہ لاؤں
اس معجزۂ خاص کا ایک شعر ہو موزوں
سایہ کی طرح یاں نظر آتا نہیں مضمون
سیدھا تو ہے مضمون یہاں فکر کو کیا دخل
پر عقل رسا ہوتی ہے اعجاز میں لادخل

۲۲

مضمون یہ ہاتھ آیا ہے اک طبع رسا سے بہتر
گر ایک بھی دم کہیں پاتے تھے دیکھ کر
سایہ کی طرح ساتھ رہا کرتے تھے حیدر
اک جسم تھے دو بلکہ اور ایک ہی پیکر
سایہ بھی علیؑ نفس پیمبرؐ بھی علیؑ تھے
اس سے یہی ثابت ہے جو کچھ تھے وہی تھے

۲۳

اللہ ہی اللہ تھا یہ رتبہ پیمبرؐ
کوئی نظیر نہ بن سکتا تھا ان پر
مثل تھے عدد ورد سے کر نام پیمبرؐ
دو یکتا تھے بیکل اک وہ تھے
یہ معجزہ ہے نقش دل اہل یقیں میں
جو بو کبھی پہنچی نہ مشام شہ دیں میں

۲۴

سنئی ہے مری عقل سے مضمون یہ اعلیٰ
تھے احمد مختار تو کیا ہے زمانا
اللہ نے سایہ جو ذات کا سب پیدا
منظور یہی تھا کہ نہ ہو نام دوئی کا
اور اس لئے سایہ نہ ہوا قد نبیؐ کے
لپٹا نہیں انوار خدا پاسے کسی کے

۲۵

سب خلق جو موصوف بہ ہاتا دم محشر
اک جسم تھے جب یہ ذرا بھی زر پیمبرؐ
تب ہی اس اعمال سے بھی بیکلوں دفتر
تھوڑا سا ادا حال ولادت بھی ہے
حضرت فقط اعجاز مجسم ہوئے پیدا
مانند نبیؐ اور بشر کم ہوئے پیدا

۲۵

آگاہ ہیں سب آپ سے ہے یہ روایت
فرماتی تھیں اس طرح سے وہ صاحب عصمت
میں جب کہ ہوئی حاملہ شاہ رسالت
مطلق نہ ہوئی جو کہ ہے عورات کی عادت
مونس تھا یہ فرزند مرا درد و الم میں
کرتا تھا صدا ذکر خدا میرے شکم میں

۲۶

پیدا ہوئے جب بطن سے میرے شہ یزداں
مسکن تھا مرا شعب ابوطالب ذیشاں
کعبے میں تو پیدا ہوا وہ خاصۂ یزداں
یا مشرق سے ہوا اک نور درخشاں
مملو ہوئے یہ چودہ طبق ذکر ملک سے
گھر میں مرے اک ابر اتر آیا فلک سے

۲۷

بچپن میں جواں ماہ کی صورت نظر آئے
وہ پشت پدر ان کے تھے ہاتھوں میں اٹھائے
محبوب خدا ہاتھوں سے پھر ان کے نہلائے
جبرئیل بہشتی بھی وہ ساتھ تھے لائے
کفنین پیمبر سے جو اک نور عیاں تھا
وہ مہر نبوت اس انگوٹھی کا نشاں تھا

۲۸

جب وقت ولادت ہوا نزدیک اس دم
کچھ عورتیں آئیں مرے گھر میں خوش و خرم
دیکھیں تھیں شال اور ازار تھی پیہم
وہ سب تھیں فرستادۂ خلاق دو عالم
مانند گہر دانت تھے ان کے دہنوں میں
پوشاک ہر اک رنگ کی پہنے بدنوں میں

۲۹

اس ابر سے گودی میں مرے آگیا گوہر
سب غسل کر کے دکھلا دیا وہ روئے منور
اس دم تھا یہی خواستہ حضرت داور
یا دیکھیں سب صورت ہم شکل پیمبر
آدم کی طرح چہرۂ پُرنور صفا تھا
اور حسن میں تو حضرت یوسف سے سوا تھا

۳۰

اے جب ہوئے پیدا کہ روایت ہے یہ منسوب
کعبے میں تھا اترنا کسی کعبے کے اس شب
سجدے میں گرے کعبے کے بت ہو کے وہ سب
ایمان جو تھے کعبۂ تھرّا گیا حیران ہوا رب
قائم ہوئے پھر اپنی جگہ عز و شرف سے
تکبیر کی آواز تھی ہر چار طرف سے

۳۱

تھا ہاتھوں میں ہر ایک کے اک طشت بہشتی
تھی کاسے میں خوشبو صفت سنبل جنت
کی میری طرف پہلے تو شیرینی کی اشارت
میں نے پیا شربت تو دی مجھ کو بشارت
بی بی ترا فرزند یہ مقبول خدا ہے
بہتر کوئی اس فرد سے نہ ہوگا نہ ہوا ہے

۳۲

بالش نے عنایت کی انہیں حق کی زینت
بخشی انہیں اللہ نے خلیل الفت و خلت
کی صورت داؤد سے قرآن پہ شباہت
بخشی انہیں یعقوب کے اندوہ بشارت
بس زہد بھی زہد سے یحییٰ کے نہ کم تھا
اور عیسیٰ و مریم کی طرح ان میں کرم تھا

۳۳

یہ نور اک بچہ تو نظر آئی یہ پرواز
آیا یہ صدا منہ سے جو گھر سے ہوا ارشاد
آواز یہی دیتا ہے ہاتف پس ارشاد
بیٹا ہوا جبریل کے استاد کا استاد
خوش خوش میں چلا آمنہ کے گھر کی طرف کو
حسرت تھی یہی دیکھ لوں میں اپنے خلف کو

۳۴

وہ ماہ لقا کی نازش [illegible] سلطان زمن تھا
زہرا پہ دن اس کا تھا بہشتی [illegible] ابرار
[illegible] تھا [illegible] ابرار
آتے ہیں زمیں پر بھی [illegible] بار

کرلیں گے فرشتے جو زیارت شہِ دیں کی
تب آئے گی باری کہیں پھر اہلِ زمیں کی

۳۵

دریا پہ [illegible] سادہ [illegible] تھا
[illegible] جس دن [illegible]
معبود [illegible] آب زمزم [illegible]
اس [illegible] سادہ [illegible]

جاری عجب اعجازِ رسولؐ دوسرا تھا
آتشکدہ اوس نار پرستوں کا بجھا تھا

۳۶

پیدا ہوئے جس صبح شہنشاہ دو عالم
شاہوں کے ہوئے تخت [illegible] عالم
[illegible] عالم
[illegible]

اس رات کسی کاہن کے منقار میں تھا ہمزاد
پہونچا نہ خبر کون جدا ہو گیا ہمزاد

۳۷

جب تک کہ [illegible] تھا [illegible] ابرار
[illegible] تھا جس [illegible] ابرار
اوس [illegible] سے [illegible] ابرار
[illegible]

مجبور رہا حیلہ و تزویر میں شیطان
جکڑا رہا چہل روز تھا زنجیر میں شیطان

۳۸

جب آئے جہاں میں [illegible] غفار
[illegible] سے [illegible]
[illegible] آل [illegible]
[illegible]

یہ معجزہ ابن ساوات ہے مشہور
کسریٰ کا محل گر پڑا یہ بات ہے مشہور

۳۹

جس صبح [illegible] عالم
[illegible] اسلام
[illegible]
[illegible]

ہر چار طرف ذکرِ رسولِ دو جہاں تھا
ضلالت کا تھا نام نہ عزیٰ کا نشاں تھا

۴۰

پیدا ہوئے [illegible] شاہِ ملک کے [illegible]
اس ہفتہ میں [illegible]
[illegible] قرآن [illegible]
افضال [illegible]

تعلیم کسی نے نہ کیا علم و ادب تھا
استاد ازل نے اونھیں بتلا دیا سب تھا

۴۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جب آٹھ برس کے ہوئے افضالِ خدا
تب جدِ معظم گئے اس دار فنا سے

۴۲

چالیس برس [illegible] مبعوث
[illegible] عالم
[illegible]
[illegible]

اسرار میں دینداروں کو تشکیک نہیں ہے
اس طرح سے پہونچا کوئی نزدیک نہیں ہے

۴۳

اک شخص نے پوچھا یہ شہِ عقدہ کشا سے
معراج میں کس طرح کا تھا قرب خدا سے
عرفاں ہوئے یہ لب اعجاز نما سے
جو فرق تھا وہ کہہ نہیں سکتا ہوں زباں سے
اک پردہ ہی پردہ تھا بہ تھا نہ ذرا فرق
کہتا ہے خدا آپ کہ قوسین کا تھا فرق

۴۴

پوچھا کسی نے اس کا بھی ہے بیان سنا دو
روزے کا نماز اور دعا کا بھی پتا دو
فرمایا ذرا سی بھی نہ ہو فرق ذری جا
مخفی ہے عجب بھید عبادت الٰہی
اسرار الٰہی کو بھلا کیا کوئی جانے
اللہ و محمد کے سوا کیا کوئی جانے

۴۵

اس طرح جو پیدا ہوئی ہستی جو سحر سے
ہر ماہ میں بیعت وقت نہ تھی ارباب
کیوں یہ ارشاد ہوا ہے کہ کس رات میں
بیٹھی رہی کیا اس حال میں جو ایسی
احمد نے یہ فرمایا وہ معروف جہاں ہے
گہوارہ میں جنت سے پہنچا ہے ولی فلک ہے

۴۶

مولیٰ نے کہا تب کہ یہ تھا جلسہ عقبیٰ
البتہ ادا ایسا کہ اس پہ ہی تھا
اس روز دل عرفان ہوا
یہ کیا ایک اس نے کہا مجھ امت نے ہوا
روزوں میں نمازوں میں بہت طول ہوا ہے
ان دونوں میں تخفیف جو کچھ ہو تو بجا ہے

۴۷

پیغمبر نے کہا اس نے فضل خدا سے
امت پہ مری کیا یہ تکلیف انہیں حاصل ہے
دے اس کی صلوٰۃ ان پہ تو بھی تو یہ
صوم و صلوٰۃ
حکم آیا کہ خاطر جو تری مجھ کو سوا ہے
روزے چھ مہینے کے رکھیں قصر کیا ہے

۴۸

مولیٰ نے کہا اس نے فرمایا کہ یہ
امت نے تھا گھبرا کے عرض کی
کیا اس پہ بھی خالق نے کیا
اس پہ بھی تو شرع یہ پیدا
حکم آیا پڑھیں پانچ نمازیں یہ جہاں میں
اک ماہ یہ روزے رکھیں ماہِ رمضاں میں

۴۹

مولیٰ نے کہا اس نے یہ بھی عرض کی
منظور کیا اس وقت یہ مولیٰ نے بہت
سب اس کو ہوا ہے کہ حضرت داور
شہزادوں نے سب اس کو یہ مژدہ
آئی یہ ندا للہ جو دعا لب پہ لاتا
ہیں صوم و صلوٰۃ اس امت کا منت سے دو چھالا

۵۰

تسلیم یہ حضرت کے آداب بجا لائے
اللہ نے فرمایا یہ بات ان کی بجا لی
جب شرع نے کیا حیدر کو سر ادا جلالی
جبرائیل ہوئے تعزیت اسلام سے بانی
یہاں مٹی وہاں چشمۂ کوثر دیا ان کو
پھر اپنی خلافت کا وصی کر دیا ان کو

۵۱

ایک ایک کے لئے رزق زباں عرش پہ تھا
سرفراز ہوئی کر کے یہ بیعت تو خوش حال
عطا پیش ہوئی امت جہاں حیدر کو سرکار
حضرت بنی تھی فرمائی جو غم منتظر
ہر رگ کو سدا صوم کی لذت جو ملی تھی
قطرہ عطش و جوع تمنائے دلی تھی

۵۲

سکھا ہے جس کا ک [illegible] وفا [illegible]
پیغام خدا الوہی سے لایا جبریل نے آ کر
من بعد سلام رب [illegible]
فاقوں [illegible]

گر ہو تو شی گھر کو جواہر سے میں بھر دوں
یہ کوہ تہامہ جو ہیں سب سونے کے کر دوں

۵۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

افلاک و زمین دشت و جبل کچھ نہ رہے گا
انہار و چمن قصر و محل کچھ نہ رہے گا

۵۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہ خواہش گوہر نہ تمنائے طلا ہے
یا رب مجھے فاقہ میں عجب لطف ملا ہے

۵۵

اور دوسرے [illegible]
جو فخر کی لطف [illegible]
ہے [illegible]
دنیا ہے [illegible]

سونے کا کوئی کوہ نہ لے رب علا کر
اکسیر قناعت تو عوض اس کے عطا کر

۵۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گو شاہ شہاں تھے یہ نہ مطلوب حشم تھا
بسوط زمانے پہ سدا فلق کرم تھا

۵۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کفار سدا قتل ہوئے تیغ دو سر سے
ہر بار پھرے گھر کی طرف فتح و ظفر سے

۵۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیونکر نہ علم عزم کرے اوج کا ہر بار
جبریل ہراول رہا جس فوج کا ہر بار

۵۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

محبوب تھے خلاق کے ول بان ولی تھے
رتبے جو دیے حق نے وہ عالم پہ جلی تھے

۶۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہر دم تھا یہی قول رسول دو جہاں کا
در پیش ہے اب جلد سفر باغ جناں کا

۶۱

داخل ہوئے [illegible] میں شہِ والا

تب اپنا وصی حیدرِ صفدر کو بنایا

انصار و مہاجر کو [illegible] سب کو بلایا

[illegible]

فرمایا وصی اس کو کیا حکمِ خدا سے
جاتا ہوں سوئے ملکِ بقا دارِ فنا سے

۶۲

اُمت کا [illegible] تا حشر [illegible] ہے

ناجی [illegible] نہیں [illegible] ہے

ہر وقت تمہارا یہی [illegible] ہے

[illegible] خالق نے [illegible] ہے

بھائی مرا جو کچھ کہے وہ مانیو ہر دم
اب حکمِ خدا حکمِ علیؑ جانیو ہر دم

۶۴

بیٹی کی مری [illegible] عزت و تکریم

دنیا میں [illegible] تعظیم

ہے صبر و رضا [illegible]

[illegible]

ناراض خدا ہوگا جو اس کا گلہ کرے گا
وہ پھر چکا احمد سے جو زہرا سے پھرے گا

۶۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جو پوچھنا ہے پوچھ لو پھر بات نہ ہوگی
کوثر کے سوا مجھ سے ملاقات نہ ہوگی

۶۵

بھائی [illegible] ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہے حکمِ خدا اس پہ کہ احکام سمجھنا
گر صبح کو یہ شام کہے شام سمجھنا

۶۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اکثر سببِ فاقہ رہی غش میری بیٹی
ہے روزِ ولادت سے تعب کش مری بیٹی

۶۶

[illegible] تبلیغِ رسالت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ان دونوں کو تم جانیو ایمان کے برابر
عترت مری واللہ ہے قرآن کے برابر

۶۷

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسرارِ خدا سے دلِ آگاہ بھرا ہے
جو میں ہوں سو یہ بھی ہے نہیں فرق ذرا ہے

۶۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بے خوفِ خدا ہے نہ [illegible] مری بیٹی
جز خاک کے بستر نہ [illegible] مری بیٹی

٢٧٠

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اک دن تمہیں لازم ہے کہ سب گھر کا کرو کام
اور دوسرے دن فضہ بجا لائے [illegible]

٢٧١

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پاس اپنے سدا فضہ کو بٹھلاتی تھی زہرا
جب اُس کو کھلا لیتی تھی تب کھاتی تھی زہرا

٢٧٢

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہم بندے ہیں کیا فضل و کرم کرتا ہے اللہ
ہاں بندۂ مشفق پہ کرم کرتا ہے اللہ

٢٧٣

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تم سب کو اسی طرح خدا بخشے گا اک دن
تم بخشو گے اس کو تو خدا بخشے گا اک دن

٢٧٤

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سبطین پیمبر کی طرح [illegible] جان میں ہیں
یہ دونوں پسر سیّد و سردار جناں ہیں

٢٧٥

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اُس کو نہ رُلانا کہ یہ کچھ دن کی ہے مہمان
اُس کو نہ ستانا کہ یہ کچھ دن کی ہے مہمان

٢٧٦

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہے دشمن دیں جو کہ اسامہ سے پھرے گا
بیشک ہے لعین جو کہ اسامہ سے پھرے گا

٢٧٧

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پھر آئے وہ پھرتا تھا [illegible] شہ نجف سے
منہ پھیر لئے اپنے اسامہ کی طرف سے

٢٧٨

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] محبوب خدا کون کرے گا
اور سارا امر دین ادا کون کرے گا

۷۹

عاشق ہے وزن تلوار و فقط سے نا طقے
حسن یمن احمد مرسل ہے یہ بیٹا
حسن کہ بیت الفعال ہیں یہ
معلوم ہے اس سے بھی اداؤں سے نکلتا ہے
زینت

مفلس سے کبھی بن نہ ادا ہوئے سخی کا
یہ عہدہ ہے نائب کا یہ ہے کام سخی کا

۸۰

احمد سے کہا عاشق نے فرزند ہیں بیتاب
اے سرور ذی جاہ یہ بیرانہ سر سے وہ
عاشق نے سمجھ لیا یہ دل مقرون
اس کا دوست ہے علی اولاد علی حق میں

آئی یہ ندا اس کا بشر اولاد علیؑ ہے
احمد کی طرح خلق کا پیرو ارعلی ہے

۸۱

حیدر کو بتایا کہ ہے یہ شیر دلاور
تھا نعرۂ زنان ہر سمت میں ہیں تیغ جب
رو رو کے یہ حضرت نے لوگوں سے کہا
سب نکلے کلاؤ سے

احمد نے یہ فرمایا شہنشاہ نجف سے
امید ہے اس سے بھی سو ابتر ی طرف سے

۸۲

عاشق تھا بلال کا سلیقہ شیدائی
رو وزرہ و دربار ہے یہ شبیر ہیں
شیدا کس مری قفنی ہے کہ سب سے ہیں عیاں
مشتاق نہایت ہوا سب سے پیاسا عیاں

کل حضرت مرتی آئیں کاون سے کوئیں دیکھوں
جی چاہتا ہے ناقۂ مرکب کو میں دیکھوں

۸۳

جس وقت ہنسایا یعنی ابھی مانعہ ہے
لے آئے سب اسباب بیابان سے آرمان
رخصت ہوئے حضرت نے اجازت دی سرا
حیدر نے یہ وہی مٹھے کھایا ہی

ہوا سلح یہ درخت یہ مرکب ہے تمہارا
جو کچھ کہ مرے پاس ہے سب ہے تمہارا

۸۴

کہا ہے کہ اس شکل کا تھا ادیب
ڈنڈا وہ وہ دیکھتا صاحب درا سے
سبحان بخشے ہے یہ جو سب ہر سب
حیدر سے کہا ہے

یہ اسپ تجھے دیتا ہوں کام آئے گا بیٹا
تا منزل مقصد یہی پہنچائے گا بیٹا

۸۵

حیدر نے کہا آئی ہے اسرار کی
یہ جو کہ ہو گئی بیٹی یہ تیری عزت ہے ادا
وہ آئے سر منبر ہے ابھی آخری تھا
یہ قصاص اس کا قیامت پہ ہی پہنچے
ہے

اندیشۂ محشر اے اولی الالباب ہے مجھ کو
اس رونے کے بدلے کی نہیں تاب ہے مجھ کو

۸۶

منکر سے سلاو پھر کہا خوش ہی شئیں
جب آئے یہ بیٹا ہے سب پہ دین ہے
بڑھ کے یہ بچی نانا ہے اور تک سمجھے
سبھی

وہ عضو تن سرمیں اس وقت نہاں ہے
اعضا میں کا آب تک میرے بازو پہ نشاں ہے

۸۷

اور ہم بھی سکھائے ہو رہا یہ اسلحہ جاتی
اور وقت ہلال آیا ہے اور غرض
تیرا سے کہا ہے علی اور اسی سے پھر آیا
اسرار علی کی طاقت نہیں

اس وقت یہ کس واسطے قیمی کی طلب ہے
معلوم ہے کچھ تم کو کیا اس کا سبب ہے

۸۸

اس نے کہا کہ دن [illegible] بسر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
منظور ہے اس فاقہ زدہ دوست کو فتح [illegible]
منگوائی ہے [illegible] کہ پیمبرؐ سے عوض لے

۸۹

تب اس نے کہا منصف و مشکل کشا بابا
[illegible]
[illegible] احسان [illegible]
[illegible]
لیکن یہ درست امر شریعت میں نہیں ہے
وہ تم سے عوض لے یہ نہیں مجھ کو یقیں ہے

۹۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اک ظالم بے رحم اذیت اسے دے گا
کوڑا بھی میری بیٹی کے بازو پہ لگے گا

۹۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حیدر کو ہوا تب یہ اشارہ شہ دیں کا
پیراہن پُرنور اتارا شہ دیں کا

۹۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
محبوب خدا خسرو ذی جود و کرم ہو
جو ہاتھ اٹھے آپ پہ وہ ہاتھ قلم ہو

۹۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آزار کا بدلا نہیں آج اس نے لیا ہے
اس شخص نے احسان محمدؐ پہ کیا ہے

۹۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تم لخت جگر میری ہو میں محبوب خدا ہوں
آئیں بھی جو تم اور میں مصروف دعا ہوں

۹۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جو حکم ہوا تیرا بجا لایا سدا میں
ہر آن مؤید تری جانب سے رہا میں

۹۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تائید جہاں میں مری ہر آن کی تو نے
جس دم کوئی مشکل پڑی آسان کی تو نے

۹۷

جس وقت تری دختر [illegible] جہاں سے رخصت

کیا بندہ نوازی ہے کہ جبریل کو بھیجا

مہر اس کا نہ [illegible] زمرد کا

بھیجا ہے بہشت سے [illegible]

خاطر مری بیٹی کی یہ اے میرے خدا کی

فضہ کو یہاں نعمت فردوس عطا کی

۹۸

اور دیکھو کپڑوں سے [illegible] جبریل

فردوس سے لائے [illegible] یہ جبریل امیں

جب دونوں نکلے [illegible] دروازے سے

فردوس سے [illegible] کے ہاں [illegible]

بیٹی کو مری چادر تطہیر عطا کی

اور حیدر کرار کو شمشیر عطا کی

۹۹

بے شک ترا اک بندۂ ناچیز [illegible] ہیں

مشہور ہیں عالم میں محب [illegible] ہیں

معروف ہیں سب [illegible] عبادت میں [illegible] ہیں

[illegible] عبادت کا [illegible] ہیں

یہ کرکے تھے ارشاد کہ غش ہو گئے حضرت

زہرا بھی سمجھی کہ جناں کو گئے حضرت

۱۰۰

[illegible] آئی ہے [illegible]

[illegible] ہوئے [illegible]

[illegible] سے [illegible]

لیکن ان میں [illegible] کہتا [illegible]

پھر کچھ لعزوں ہی ایدا تو میرے بعد سہے گی

اے جان بہت روز جدائی نہ رہے گی

۱۰۱

اتنا تو کہا بیٹی سے [illegible]

دل کی طرف [illegible] جان [illegible]

انجام ہوا ختم [illegible] آنا جانا

[illegible]

اعجاز دم غسل یہ دکھلاتے تھے حضرت

اس پہلو سے اس پہلو کو پھر جاتے تھے حضرت

۱۰۲

گھر زینب کا احوال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بابا مرے اب باغ جناں سے نہ پھریں گے

اس جا پہ گئے ہیں کہ جہاں سے نہ پھریں گے

۱۰۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ آخری بیٹی سے وداع شہ دیں ہے

رخصت کی توقع ہے نہ آنے کا یقیں ہے

۱۰۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جب مہبط جبریل ہی دنیا میں نہیں ہے

جبریل کے پھر آنے کا اب کس کو یقیں ہے

۱۰۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دنیا سے پیمبر کی زیارت ہوئی موقوف

[illegible] جماعت ہوئی موقوف

۱۰۶

اب عید کا دن آیا ہے بابا نہ لگا ہم
کتنا ہے چھپایا ہوئے ہیں بے سبب ہم
سنتے ہیں ٹھکانے سے لگے [illegible] ہم
سنہ بابا ہمارا کیا اب [illegible] ہیں ہم

مسند تو حقیقت میں یہ بیکار ہے بابا
وارث ہوئی آفت میں گرفتار ہے بابا

۱۰۷

اب شمع مری قبر کی [illegible] سر کے
اب پوچھے گا پھر کون [illegible] بابا
[illegible] ہمیں [illegible] بابا
[illegible] بھی [illegible]

ہر روز نیا مجھ پہ عدو ظلم کریں گے
پرسا نہ دیا اب مجھے رونے بھی نہ دیں گے

۱۰۸

فرزند دل سے کبھی ہوتی سر پہ جدا ہو
اعدا سے نہیں دیکھا ہے نانا کو بلاؤ
[illegible] بات نہ زیادہ
دونوں بھی [illegible] ہمتی [illegible] آؤ

سنسان ہے کل صبح سے دربار پیمبر
جز حشر کے ممکن نہیں دیدار پیمبر

۱۰۹

مجھ سے ہے [illegible] بنتی ہیں [illegible]
[illegible] سے [illegible] مر گئے [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] ہمارے
[illegible] کی [illegible]

کرتے ہیں سدا یاد بکا کرتے ہیں دونوں
سہمے ہوئے کونوں میں چھپا کرتے ہیں دونوں

۱۱۰

اور دن کی ہی بابا انہیں ان دونوں کی [illegible]
ان لاڈلوں پہ ظلم امامت کی [illegible]
ہے آپ کے مرنے سے [illegible] ان کی [illegible]
ان پہ [illegible] سے ہے عیاں ان کی [illegible]

میت پہ مجھے سر کو پٹکتے ہوئے دیکھا
دم آپ کا دونوں نے نکلتے ہوئے دیکھا

۱۱۱

ان دونوں کو اس [illegible] کی [illegible]
زیب [illegible] سے [illegible] نے [illegible]
[illegible] ہیں شفقت کی [illegible]
[illegible] راہ جاں [illegible]

جلدی سے بلا لو کہ یہی مجھ کو ہوس ہے
ایک ایک گھڑی مجھ کو ایک ایک برس ہے

۱۱۲

[illegible] ہیں مری [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible]

آسائش و آرام میں تو قوم قرشی ہے
مجھ پہ جو شفقت ہے اسے فاقہ کشی ہے

۱۱۳

کانوں میں ہر اک [illegible]
کون ان کو [illegible] کا [illegible]
اب کون [illegible] مری [illegible]
کون اب [illegible]

مظلوم و یتیم آج مجھے کر گئے بابا
کیا قہر ہے زہرا ہوئی مر گئے بابا

۱۱۴

میں [illegible] جب [illegible]
اعدا [illegible]
[illegible] مری [illegible]
[illegible]

منھ پر ہے ردا بیٹی کے روپوش ہیں بابا
میں گو رو کے چلاتی ہوں خاموش ہیں بابا

۱۱۵

[illegible]

ان دونوں کی مظلومی و تنہائی کا غم ہے
مادر بھی تو مہمان ہے فقط باپ کا دم ہے

۱۱۸

[illegible]

جیتے ہو تو دنیا میں تمھیں کیا نہ ملے گا
نانا سا مگر چاہنے والا نہ ملے گا

۱۲۱

[illegible]

جب حشر کو یہ دفتر جاں سوز کھلے گا
اس ظلم کا بھی حال اسی روز کھلے گا

۱۱۶

[illegible]

صابر رہا اندام بھی گو فاقہ کشی کی
واللہ کمر ٹوٹ گئی آج علی کی

۱۱۹

[illegible]

ماتم تھا ملائک میں رسول مدنی کا
تھا قوم بنی جان میں غل سینہ زنی کا

نوحہ

[illegible]

۱۱۷

[illegible]

منھ پھیرے عبا کو کبھی سرکاتے تھے دونوں
رو کر کبھی چھاتی سے لپٹ جاتے تھے دونوں

۱۲۰

[illegible]

پرسا بھی دیا آ کے نہ زہرا و علی کو
بے چین کیا روح رسول عربی کو

۱ [illegible]	۲ ورد ملک میں بندہ احسان فاطمہ [illegible] عرش بریں ہے کرسی ایوان فاطمہ [illegible] ہے قرآن فاطمہ	۳ [illegible] ورد ملک ہے نعمۂ رحمان [illegible] اسرار ذوالجلال کے [illegible]
کس کو کرم ملا ہے خدا نے کریم سے کس کا شرف عظیم ہے عرش عظیم سے	بنیاد پائدار انھیں سے زمیں کی ہے رونق انھیں کے نور سے عرش بریں کی ہے	زہرا کے واسطے سے دعائیں قبول ہیں تسبیح عابدوں کی جناب بتول ہیں
۴ [illegible]	۵ [illegible]	۶ [illegible]
وجہ قبول و آیۂ حسن قبول ہے مقبول بارگاہ خدا و رسول ہے	حاکم جنان کی شافع امت بتول ہے مختار نار و کوثر و جنت بتول ہے	یہ پارۂ جگر ہیں رسول کبیر کی بانوئے محترم ہیں جناب امیر کی
۷ [illegible]	۸ [illegible]	۹ [illegible]
دنیا ہے برقرار ظہور حضور سے عالم میں روشنی ہوئی نور حضور سے	تختے بسے ہیں جنت عنبر سرشت کے سب نخل ہیں نہال ریاض بہشت کے	ہر سنگریزہ غیرت لعل و گہر بنے ذرے پہ ہو جو مہر تو رشک قمر بنے

مطلع ۱۰

واجب ہر اک پہ مدح و ثنائے بتول ہے
امت کی [illegible] دعا [illegible] قبول ہے
[illegible] رسول ہے
[illegible] بتول ہے

رتبہ نہ کسی کا نہ یہ احتشام ہے
گیارہ پسر امام ہیں شوہر امام ہے

۱۱

[illegible] اولاد میں [illegible]
[illegible] اعلا [illegible]
[illegible] بتول ہے
[illegible] بتول ہے

ہیں عرش بارگاہ فلک احتشام ہیں
حوریں جو لونڈیاں ہیں تو غلمان غلام ہیں

مطلع ۱۲

[illegible] رسول خدا ہوا
[illegible] ہوا
[illegible] عصمت [illegible] ہوا
[illegible] ہوا

گھر میں رسول حق کے عجب دھوم دھام تھی
نور وہ تھا کہ صبح ولادت کی شام تھی

۱۳

[illegible] حضرت خدا کو
گودی میں مصطفےٰ کی [illegible]
[illegible] مصطفےٰ
بیٹی کا نام فاطمہ [illegible]

شفقت سے دیکھتے تھے جناب بتول کو
دل سے عزیز تھی وہ دختر رسول کو

۱۴

[illegible] بار
[illegible] نگار
[illegible] اختیار
[illegible] کردگار

پیاری ہے کبریا کو مجھے بھی عزیز ہے
بندہ ہوں جس کا میں وہ اسی کی کنیز ہے

۱۵

[illegible] نام
[illegible] امام
[illegible] پیام
[illegible]

وہ آفتاب ہے تو یہ ماہ منیر ہے
دولہا ہے بے عدیل دلہن بے نظیر ہے

۱۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سب خوش ہیں شاد شاد ملائک بھی سارے ہیں
حوروں نے آج حلۂ جنت سنوارے ہیں

۱۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

منسوب فاطمہ کو کیا ہے وصی کے ساتھ
زہرا کا عقد آج ہوا ہے علی کے ساتھ

۱۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

زہرا کی کیا بھلا کوئی مدح و ثنا کرے
جنت میں جس کے بیاہ کی شادی خدا کرے

۱۹

اٹھیں جب آئے اٹھ کے [illegible]
[illegible] سے مصطفیٰ نے لگایا [illegible]
بولے علی یہ سن کے شاہِ فلک جناب
عرض نے کیا حضور نبوت سے بہرہ یاب [illegible]

بے فصل تم وہی ہو اخی ہو وحید ہو
ہے جس کا مجھ کو فخر تم ایسے سعید ہو

۲۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گو ہے لقب امیر یہ خادم فقیر ہے
اک تیغ تیز ایک زرہ اک بعیر ہے

۲۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ لطف دیکھئے میں نے زمانے کے باب کے
عزت یہ سب ملی مجھے صدقے سے آپکے

۲۲

راضی [illegible]
[illegible]
احمد کو تھا علی سے [illegible]
[illegible]

پہونچے ادب سے پاس رسالت مآب کے
گردن جھکا کے رکھ دیئے آگے جناب کے

۲۳

دیکھا [illegible]
سلمان فارسی سے کہا اس طرح کلام
[illegible]
[illegible]

تھا جس طرح سے حکم خدائے علیم کا
لائے جہیز بنت رسولِ کریم کا

۲۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

زیور تھا نقرئی فاطمہؑ خوش صفات کا
تھا یہ جہیز بنت شہِ کائنات کا

۲۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غل تھا بنا ہے مہر بنی رشکِ ماہ ہے
مسجد میں خانہ زادِ الٰہی کا بیاہ ہے

۲۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رخصت میں کیا ہے عذر رسالت مآب کو
کیوں اپنے گھر میں تم نہیں لاتے بتول کو

۲۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

میں بھی کروں گا عرض رسالت مآب سے
تم میرے ساتھ چل کے کہو [illegible] سے

۲۸

سن کے یہ ان کے ساتھ چلے زینبؑ و علیؑ [illegible]

[illegible]

یہ کہہ کے واں سے آئی پیمبرؐ کے سامنے
قصدِ علیؑ بیاں کیا سرور کے سامنے

۲۹

[illegible]

راضی جو پایا اوس نے رسولِ انام کو
جلدی بلا کے لائی شہِ خاص و عام کو

۳۰

[illegible]

نہوڑا دیا سر کو خلق کے سرور کے سامنے
بیٹھے رہے ادب سے پیمبرؐ کے سامنے

۳۱

بیٹھی ہیں سکوت سے [illegible]

خاتونِ روزِ حشر [illegible]

[illegible]

تھی جو مراد دل میں علیؑ کے خدا نے دی
دونوں کو شاد ہو کے دعا مصطفیٰؐ نے دی

۳۲

[illegible]

یہ دونوں مصطفیٰؐ کے جگر کا سرور ہیں
خالق کا وہ بھی نور ہے اور یہ بھی نور ہیں

۳۳

[illegible]

کہہ دو کہ دیکھیں صنعت پروردگار کو
لے جاؤ ساتھ آدمِ عالی وقار کو

۳۴

جبریلؑ لائے اون کو [illegible]

[illegible]

طالع یہ نور ہے کہ زمیں رشکِ عرش ہے
استبرق اور سندس و دیبا کا فرش ہے

۳۵

[illegible]

کانوں میں گوشوارے جو ہائے نکنا میں
بیٹے حسنؑ حسینؑ یہ عالی مقام ہیں

۳۶

[illegible]

ہم سب سے پہلے عرش پہ ان کا ظہور ہے
ہر شے کو جس سے خلق کیا یہ وہ نور ہے

۳۷

تھا صحن دیدنی میں زیادہ وہ سب سے صاف
یہ فرش میں سپید زمانی فرش سب سے نظیف
کی عرض یا رسول خدا بانیٔ فساد
حضرت ہیں پیغمبر بابا کے

شادی ہمارے گھر میں ہے الطاف کیجئے
یا شاہِ دیں بتول کو بھی بھیج دیجئے

۳۸

حضرت نے اذن کو بیاہ کا لا جواب
اب فاطمہ کا وارث و مالک ہے بو تراب
کہتی ہیں عورتوں سے کہ اے آسمان جناب
سب بیبیوں سے قبلۂ عالم سے فیضیاب

شرکت نہ ہو گی آج جو اس نیک نام کی
ہووے گی اس میں دل شکنی خاص و عام کی

۳۹

دو بیبیاں حضور میں جس وقت آ گئیں
حال عرض کیا وہ سب کو ادب سے جھکا کے سر
جب آپ کے غریب سے فرمائیے
فرش آسمان میں ہے اشرف ہیں

دیکھے زیادہ حد سے جو اشفاق آپ کے
زہرا سلام کر کے پھریں گرد باپ کے

۴۰

بشرے سے آپ کے ہے عیاں حزن کا نشان
سب حال فاطمہ سے ہے بیان کیا بیان
آنکھوں میں اشک بھر کے بیٹی نے کہا زبان
احوال میں بے بند ہیں سر و زبان

لازم یہ ہے کہ حال کو اپنے چھپاؤں میں
صورت وہ کونسی ہے کہ شادی میں جاؤں میں

۴۱

زینت میں سب غنیمت بیٹی کی ہے بیکسی کمال
ثروت میں عزت و نقد سے ہے جاہ و مال
عزت میں فاقہ زیور نہ زر نہ مال
فاقوں سے ماں باپ کا ہے حال

حیدر چمن میں آب کشی جا کے کرتے ہیں
سات آٹھ ہر مہینے میں فاقے گذرتے ہیں

۴۲

آنکھوں میں بیٹی کی ہے اب سلسلہ اشکوں کا
دن بھر ہیں نبی کے سب ناتوان
ہے زینب بیمار سب ناتوان
سمجھیں جن کے سب بیماری

بڑھتا ہے ضعف قوتِ تن روز گھٹتی ہے
دن رنج میں تو رات مصیبت میں کٹتی ہے

۴۳

اک بیٹی ہوں میں سب سے کہوں گی اب
اک پیرہن ہے جس سے میں نے کہا جب
اس سے کے سب بیبیاں سے میں بھی ہے عبا
سب کے بیاں بے پیوند سے جس میں ہے

کیا عرض اب کروں کہ مجھے شرم آتی ہے
فاقوں میں یہ ردا بھی گرو ہوتی جاتی ہے

۴۴

ہے شاہزادی زبیدہ بیت کی آج شام
سرمایہ بیاہ کا سب ادام
عزت کی سب کے عبادت میں صبح و شام
شادی کے گیا ہم بیکسوں کی دام

کپڑے یہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے
شادی کے گھر میں جانے کے قابل نہیں رہے

۴۵

زہرا کا تھا وہ حال سے سب انقلاب
سب راہ میں رہے ہیں ان کا بیتاب
سب زیادہ ہی سے عورتوں میں انتخاب
تھا سب بیاہ و بیٹی کا

لے کر اناج شب کو غریبوں میں جاتی ہیں
فاقے میں بھی فقیروں کو کھانا کھلاتی ہیں

۴۶

مطلب یہ اوس کا تھا کہ [illegible] بانو [illegible]
آئے تو یہاں جلوہ کریں بنت [illegible]
پر کیا [illegible] نام آپ کا ہے [illegible]
[illegible] وہاں سے جانے [illegible]

وہ لوگ خستہ حال جو زہرا کو پائیں گے
منہ سے نہ کچھ کہیں گے مگر مسکرائیں گے

۴۷

سن کر یہ مژدہ بیٹی کا [illegible] رسول
[illegible] دل میں [illegible] ملول
خالق بھی دوست [illegible]
[illegible] شادی میں [illegible]

تکیہ خدا پہ ہے جسے حق اوس کے ساتھ ہے
عزت تمہاری خالق اکبر کے ہاتھ ہے

۴۸

[illegible] آل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بولے نبی کہ دو نہ گھبرائے فاطمہ
ہے حکم حق کہ شادی میں ہاں جائے فاطمہ

۴۹

جب [illegible] اولاد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غمگین زمانہ دل میں بھی وہ نامور ہوئی
اوڑھی ردائے کہنہ روانہ ادھر ہوئی

۵۰

شادی کی [illegible] جمال
[illegible] جلال
[illegible]
[illegible] دل میں [illegible] ملال

رنجیدہ ہوں گی ہم کو فرنگ دیکھ کر
شرمائیں گی یہ فاخرہ پوشاک دیکھ کر

۵۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وہ گھر تمام برج شرف ناگہاں ہوا
آپ آئیں کیا کہ چاند زمیں پر عیاں ہوا

۵۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پرتو فگن جو نور ہوا رودے پاک کا
مہر منیر بن گیا ہر ذرہ خاک کا

۵۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آگے کوئی تھی ہاتھ میں عود لیے ہوئے
پیچھے کوئی تھی چتر کا سایا کیے ہوئے

۵۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تسلیم خلق کی ہر سو سے آتی ہیں
قل ہے جناب فاطمہ شادی میں جاتی ہیں

۵۵

دیکھا جو فاطمہ کی آمد کا شد و مد [illegible]
[illegible]
اٹھیں تسلیم کو [illegible] سب با ادب
پنہاں دیکھتے ہی [illegible] حوران با ادب

قدسی بھی اہتمام کو ہمراہ آئے تھے
زیر قدم پروں کو فرشتے بچھائے تھے

۵۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رونق فزا جو زوجۂ مشکل کشا ہوئی
بزم طرب میں صل علیٰ کی صدا ہوئی

۵۷

سب [illegible] انقلاب [illegible]
[illegible] شادی [illegible]
اس طرح [illegible]
[illegible]

بیٹی اسی ستودہ کی ہو اس دھام میں
سر ننگے جائے بیٹی بازار شام میں

۵۸

القصہ اس شکوہ سے آئی جو وہ جناب
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مادر دلہن کی خلق میں ممتاز ہوگئی
قوم قریش آج سرافراز ہوگئی

۵۹

صدر میں آکے [illegible]
اے بنت مصطفیٰ [illegible]
[illegible]
ارشاد [illegible]

اہل آبرو بھی خلق میں اب ہم کو دیجئے
شربت بھی یا طعام بھی ہے نوش کیجئے

۶۰

لیکن آج [illegible]
[illegible] شربت [illegible]
[illegible] مقام
[illegible]

دلسوز آپ فقر کی ایذا اٹھاتے ہیں
دو روز فاقہ کرتے ہیں اک روز کھاتے ہیں

۶۱

ماں بنت نبی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تاثیر اس میں یہ ہے کہ جو کام نیک ہے
ہاں چاہیے وہ کام کہ انجام نیک ہے

۶۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایمان کا نشہ چڑھنے لگا جھومنے لگیں
جھک جھک کے فاطمہؑ کے قدم چومنے لگیں

۶۳

[illegible]
[illegible]
[illegible] فاطمہ [illegible]
[illegible]

وہ کونسی خبر تھی کہ جس کو عیاں کیا
کیا حال ہے جو آج نبی نے بیاں کیا

۶۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ایسا جواہر سے مکلل وہ تاج تھا
جس کا بہا تمام جہاں کا خراج تھا

۶۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مطلق نہ مقدرت تھی رسالت پناہ میں
ہاتھ آیا فقر شہ محمد کے بیاہ میں

۶۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بچا بی بی کے گلشن عنبر سرشت میں
سرتی تھی [illegible]

۶۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کرے طبق نثار تو خود بھی نثار ہو
جیسے کنیز بی بی کی خدمت گذار ہو

۶۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خدمت میں ہے یہ ہے کرم ہے اللہ کا
صاحب ذکر تھا اسی فخر کے بیاہ کا

۶۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دیکھیں جو شعر و مہ ذیشان کے تاج کو
رتبہ نہیں ہے پاس سلیمان کے تاج کو

۷۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہو دھوپ آہ اس کے تن پاش پاش پر
چادر بھی کوئی ڈالے نہ سید کی لاش پر

۷۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
روتے ہیں کس کو بچکو بھی بین کرتے ہیں
ہیہات یہ [illegible]

۷۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رخسار دونوں بچوں کے صدمے سے زرد ہیں
غش آرہے ہیں تن میں بچوں کے سرد ہیں

[illegible]

تھا قصد یہ خدا سے کہیں دل کے راز کو
بعد از وضو کھڑی ہوئیں پہلے نماز کو

[illegible]

کی نار دا کا منہ لیا اور بین تھے
پہلو میں بیقرار حسن اور حسین تھے

[illegible]

ساماں جب سب ہو چکے بچوں کے من کے
ہر قصد کرتے دھوئیں حسن اور حسین کے

[illegible]

کی ختم جب دعا بھی زہرا نے زبان سے
اترا طبق طعام کا جو آسمان سے

[illegible]

ہر دم سوال تھا کہ دکھا دو رسول کو
سمجھے اماں جان بلا دو رسول کو

[illegible]

تم زیب زمانہ ہو دو عالم کا تاج ہو
کیا جو زینت کا اصلی [illegible] معروف آج ہو

[illegible]

ماریں بلائیں اپنے نبی کے نواسے کو
اک بوند دی نہ آب کی اس کے پیاسے کو

[illegible]

محبوب کبریا کو کہاں اے فاطمہؑ
جی جلنے گر فراق میں مر جائے فاطمہؑ

[illegible]

میں نے کئے جو عرض سخن اشتیاق کے
فرمایا دن گذر گئے تیرے فراق کے

۸۲

[illegible]

مٹی بھگوئی دھونے کو سر زمین کے
گیسو ہیں پر غبار حسنؑ اور حسینؑ کے

۸۳

[illegible]

سنمبھلے ہوا وگلے تھے دل میں خراش تھی
بعد اس کے آہ تیروں سے غربال لاش تھی

۸۴

[illegible]

سامان سے تھی فاطمہ زہرا کے چین کے
تھے دستِ عکس شمر میں گیسو حسین کے

۸۵

[illegible]

دیکھ آؤ جا کے قبر جنابِ رسولؐ کو
مہلت نہ دو ایک آن کی پیارو بتول کو

۸۶

[illegible]

اے شیر حق بتول کی رخصت کا وقت ہے
دن وصل کے گذر گئے فرقت کا وقت ہے

۸۷

[illegible]

فرمایا میرے ہجر میں کیوں بیقرار ہو
سُن لو وصیتیں بھی تو نہال نثار ہو

۸۸

[illegible]

خوشنود جائے پاس بتولؑ اپنے باپ کے
اب چھوٹتی ہوں پاؤں مبارک سے آپ کے

۸۹

[illegible]

میں جس میں شاد ہوں وہی تم نے سدا کیا
فاقے کئے مگر نہ زباں سے گلا کیا

۹۰

[illegible]

دائم مری طرح سے انھیں پیار کیجیو
کچھ ہو قصور بھی تو اسے بخش دیجیو

۹۱

اور زینب کی بھی پرورش ہوئی ہے اے [illegible]

عمر ہے اُدھا ہو گیا مرا [illegible] حال اب

ہونے جنکی خلق میں [illegible] جان اب

بیٹی یہ وہ ہے [illegible] تن [illegible]

تابوت فاطمہ کو اُٹھانے نہ دیجیو

تُربت پہ بھی مرے انہیں آنے نہ دیجیو

۹۲

[illegible] صبح [illegible] اے میرے شفیقا

جب [illegible] بھی [illegible] کبھی [illegible]

[illegible]

گزرے ہیں اتنے روز جو اس اتفاق سے

صدمہ ہے فاطمہ پہ تمہارے فراق سے

۹۳

کہنے پیدر کے فاطمہ جو اے ابن عم مصطفٰی

بتول کو جو ہے اے بنت [illegible]

[illegible]

اظہار حال سینہ سوزاں ضرور ہو

فرماؤ تم بھی عفو جو میرا قصور ہو

۹۴

اللہ دوری کا باعث [illegible] اے بنت نبی

جانا جو باغ خلد میں اٹھ کے [illegible]

عبد اسلام اس سے کہیو [illegible]

بعد [illegible]

اب شاق ہے فراق شہ خاص و عام کا

دنیا سے لیں اُچاٹ ہے دل اس غلام کا

۹۵

اور زینب علی کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

قربان لاکھ جان تو شہ خوش خصال پر

لطف و کرم رہا ہے سدا میرے حال پر

۹۶

کہنے جا کے [illegible] آل [illegible]

[illegible]

[illegible]

منہ خلد میں رسول بھی اشکوں سے دھوتے تھے

زہرا بھی روتی جاتی تھیں حیدر بھی روتے تھے

۹۷

کہنا یہ جو بقرار ہوئے [illegible]

سمجھیں مصطفٰی کی [illegible]

اسما کو ہاں [illegible] پیار

بولی [illegible] خاتون [illegible]

کا فور جو نبیؐ نے دیا تھا وہ یاد ہے

رکھ اس کو اپنے پاس یہ میری مراد ہے

۹۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یاں باہر آ کے وعدہ اس ذوالجلال سے

واں بند کر دیا در حجرہ بتولؑ نے

۹۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس ام دعا قبول ہوا اس ذوالجلال کی

اپنے کرم سے بخش دے امت رسول کی

[illegible]

رخسارِ آفتاب سا ہر ایک زرد ہے
پھیکے پلاؤں ہو گئی ہیں اور جسم سرد ہے

[illegible]

روتے ہیں بابا بہنوں کا سر ہے کھلا ہوا
بتلاؤ بھائی جان یہ اماں کو کیا ہوا

[illegible]

پہلو کے راست پر جو پڑی اک نگاہ کی
نیلا نشان دیکھ کے حیدر نے آہ کی

[illegible]

مسجد سے مصطفیٰ کے وصی کو بلا لیا
سلمان نے گھر سے جا کے علی کو بلا لیا

[illegible]

ہم کیوں نہ ان کے ساتھ ہی بے جان گذر گئے
لالوں کو چھوڑ کر گئیں اللہ ہم نہ مر گئے

[illegible]

اے ساکنانِ سبع یہ جہاں سے گذر گئیں
اسماء جلد یا کہ اسی غم میں مر گئیں

[illegible]

جو زہرا علی کو مغفرِ پاکِ رسولؐ نے
بیکس کیا جہاں میں ہم کو بتول نے

[illegible]

دنیا سے آج اٹھ گئیں اے ماں فاطمہؑ
خدمت میں مصطفیٰ کی گئیں آہ فاطمہؑ

[illegible]

پھر رو کے بولے آپ ہر اک دل ملول ہے
زینب کے لب پہ داغ ہو بنتِ رسولؐ ہے

۱۰۹ [illegible]	۱۱۰ [illegible]	۱۱۱ [illegible]
کہتے تھے سب کہ زیست سے ہاتھ اٹھائے ہیں منہ چاند سا بتول کا کفن میں چھپائے ہیں	صدمہ نہ ہو کہیں کہیں مجھے اس نور عین کو آہستہ تم جدا کرو مجھ سے حسینؑ کو	پیدا یہ لاشِ شہِ دیں سے صدا ہوئی بچپن میں ہائے مجھ سے سکینہ جدا ہوئی
۱۱۲ [illegible]	۱۱۳ [illegible]	۱۱۴ [illegible]
آنسو رواں تھے شہِ بے دو جہان کے شانے گلے میں ہاتھ حسن او حسینؑ کے	پیٹی تھی گرد لاڈلے کے تن پاش پاش پر کیا بیکسی تھی قبلۂ عالم کی لاش پر	ملتا نہ تھا پتہ کہ کیا کہاں ظالم نے کیا کیا کس ظالم نے سکینہ کو شہ سے جدا کیا
۱۱۵ [illegible]	۱۱۶ [illegible]	۱۱۷ [illegible]
قربان جاؤں اے مرے بچو بھلا تو برزود دو قدم مری تربت پہ آئیو	بیچین ہو گیا دل مضطر حسینؑ کا کانپا زمیں پہ تن اطہر حسینؑ کا	بابا شتاب جلد آ کے بلاؤں کر دو گرد ہو امرِ الٰہی سے مرے [illegible]

نوحہ

شبیہِ نبیؐ جلوہ گاہ سے آؤ علی اکبرؑ
تمہاری ماں کی وہ شکل دکھاؤ علی اکبرؑ
پکارتی ہے وہ دُکھیا بہن ریحان ہے
پدر لاکھوں بلا دریں ہیں آؤ علی اکبرؑ

۳ پکارتے ہیں پدر پاس ہی کہ آؤ
نصیب لٹنے لگا بابا کے جاؤ علی اکبرؑ

۴ قاسم سے ہو گئے بہن بھتیجے ادر
عباس جوان تھا بیٹا نہیں دکھاؤ علی اکبرؑ

۵ عون و محمد ہوئے آ کے قتل بہ ہنگام
حرم کے آئے ہیں نازآباد پیارے علی اکبرؑ

۶ اب وقت نماز آ گیا ہے سر کٹا ہوا
پھوپھی کا وداع کو اُٹھو سلاؤ علی اکبرؑ

۷ دم بیاس سے آئے جب ایک شبہ
بابا کے آ کر کہہ دو جاؤ علی اکبرؑ

عجب شاں غم سے تسلیم بنا ہو علی اکبرؑ
بھرے جھینگ کے شکل ابا

۸ صغرا
بستر سے گیا قاصد صغراؑ
اب آیا ہے لینے کو جاؤ علی اکبرؑ
پیاری بہن سے یہ کہے بن کے ہو
کہ تمہارے پاس آنے کو علی اکبرؑ

۹ خیمہ جاتا ہے کس پیار سے عباسؑ
آواز دو بابا کی ہیں پیار سے اکبرؑ

۱۰ آنکھوں میں ہے بیٹا مرا آؤ علی اکبرؑ
قرآن تو مرا تھا جو بھرے پڑے ہیں
حرم سے بہن دیں بہن کے علی اکبرؑ

۱۱ بند امغیر آ گیا ہے ادا ہو
زمین پر گرے ہو سلاؤ علی اکبرؑ

۱۲ جالی ہے مرے سر پہ ہے شادی کی رات
آغوش میں میری سے آؤ علی اکبرؑ

۱۳ جب لاش پہ بیٹے کی گئے شاہ
چادر سر سے اٹھا کے دیکھا علی اکبرؑ
بابا نے کہا جو اللہ و بیٹا علی اکبرؑ

۱۴ نصرت کے لئے آئی ہے ہنگام
اس گھر کی زیارت کو آؤ علی اکبرؑ

تمام شد

نوحہ
غم ہے آج سرور عالم کا
ہائے ماتم ہے رسول مدینہ کا
زہرا کے لعل عالی مرتبت کا
عزیز بھائی جان نثار کا
حسینؑ سبط رسول امام کا
زندہ کون رہے سبط رسول
لاش اٹھانے شبیر بیکس کی
ماں کا بیٹا چھن گیا ماں کا
تا بہ کربلا میں زن و مرد
مرتضیٰ کی بیٹی نے تن پر
نفرت کے ماری گئی بیکس بی بی
کس ظلم سے ہوا تہہ تیغ امام کا
حال کس سے کہیں زینبؑ بابا
بھائی کے غم میں بیکس کا
سکینہ بی بی تھی ہائے باپ کی
دلواتی فاطمہ کے لعل کا نام
اب رو دہاڑیں مار کے علی عالمین
روتے ہیں سب ہیں حسین علیہ السلام کا

تمام شد

ب ۱

[illegible]

کیا اوج اے آج یہ دکھلاتی ہے تقدیر
فردوس میں دوزخ سے لیے جاتی ہے تقدیر

ب ۲

[illegible]

معلوم ہے کیا تجھ کو ترے مرتبے کیا ہیں
جنت میں ثنا خواں ترے محبوب خدا ہیں

ب ۳

[illegible]

سینے کو ملک شوق سے عرش کیے ہیں
آنکھوں کو ترے زیر قدم فرش کیے ہیں

ب ۴

[illegible]

ہے تیری جگہ لشکر اللہ دنی میں
پیدا کیا گھر قلب حسین ابن علی میں

ب ۵

[illegible]

حق جس سے نمایاں ہے وہ آئینہ یہی ہے
پرتو ہے جہاں نور کا وہ سینہ یہی ہے

ب ۶

[illegible]

کہتے تھے ملک دیکھ کے اس جلوہ گری کو
نسبت نہیں کچھ حسن میں انسان پری کو

ب ۷

[illegible]

اس شکل کا انسان کوئی عالم میں نہیں ہے
یہ حسن میں یوسف سے بھی دو چند حسین ہے

ب ۸

[illegible]

دیکھی نہیں یہ جلوہ گری نور قمر میں
ہوتا نہیں یہ حسن دل افروز بشر میں

ب ۹

[illegible]

طالع جو ہوا مہر جہاں تاب افق سے
گل رنگ ہوا روئے فلک رنگ شفق سے

بند ۱۰ [illegible]	بند ۱۳ [illegible]	بند ۱۶ [illegible]
یہ شمر کہاں فوج کے سردار کدھر ہیں دیکھو تو شہنشاہ کے جرار کدھر ہیں	غل تھا کہ نہ حملے شہ ابرار کو دیں گے آج ہم بھی عوض کشتۂ صفین کا لیں گے	یہ سارے ستمگر انھیں تیغوں کے تلے ہیں یہ شیر گرسنہ اسی بیشے کے پلے ہیں
بند ۱۱ [illegible]	بند ۱۴ [illegible]	بند ۱۷ [illegible]
پیاسا ہی کریں ذبح ہر اک تشنہ جگر کو پانی نہ ملے ساقی کوثر کے پسر کو	آئی تھی صدا دل سے یہ کیا بے ادبی ہے اس ظلم کے لائق نہیں فرزند نبی ہے	کس فوق ہے ان کو کہ یہ عرش نشیں ہیں عیسیٰ تو فقط چرخ چہارم پہ مکیں ہیں
بند ۱۲ [illegible]	بند ۱۵ [illegible]	بند ۱۸ [illegible]
میدان میں گرمی نہ کرے یہ اہل جفا کے تھمتا نہ تھا حملہ شکر یہ خدا کے	کیا جانے کہ ہو تم دل میں شہ ذی شان ترے اک دم میں قیامت نظر آجائے گی سب کو	پیدا نہ ہوا ایسا نہ اب ہوگا جہاں میں مثل ان کا نہیں آج فلک کے بھی مکاں میں

۱۹

[illegible]

اسرار لدنی انہیں سینوں میں بھرے ہیں
کاندھے پہ یہی بار شفاعت کو دھرے ہیں

۲۰

[illegible]

عالم کی یہی زینت افلاک و زمیں ہیں
عالم میں یہی تاج سر عرش بریں ہیں

۲۱

[illegible]

یہ فیض ملا گھر کو ید اللہ خدا سے
آگاہ کیا خلق کو توحید خدا سے

۲۲

[illegible]

نیکی میں کمی آل محمد نہیں کرتے
یہ حق میں بدوں کے بھی دعا [illegible] کرتے

۲۳

[illegible]

یوں پھر گئے تم آہ امام ازلی سے
لازم ہے تولا انہیں فرزند علی سے

۲۴

[illegible]

کب عبدہ پیدا کئے مراتب ہیں خدا ہیں
محبوب خدا وہ ہیں یہی دست خدا ہیں

۲۵

[illegible]

نانا ہیں نبی ان کے پدر ان کے علی ہیں
بیشک یہی دنیا میں ولی ابن ولی ہیں

۲۶

[illegible]

بیشک یہی فرزند شہنشاہ عرب ہے
اک [illegible] نہیں [illegible] تو سب ہے

۲۷

[illegible]

فخر ملک جن و بشر ذات ہے جس کی
عارف ہو تو پہچان لے کیا قدر ہے اس کی

۲۸

[illegible]

کیوں معتقدِ شر ہوئی کچھ خیر ہی سر کو
آوارہ نہ دو ساقیِ کوثر کے پسر کو

۲۹

[illegible]

ہے ان کے ملے کچھ نہ عبادت سے ملے گا
طاعت کا مزا انکی اطاعت سے ملے گا

۳۰

[illegible]

کرتا ہے یہ کیا ظلم ارے عرش ملے گا
بربادیِ سادات سے کیا تجھکو ملے گا

۳۱

[illegible]

ہے کور وہ دنیا کے جو آرام کو دیکھے
بینا ہے وہی چشم جو انجام کو دیکھے

۳۲

[illegible]

آئینہ ہو پھر قلب اگر کلفتِ دل جائے
قطرہ ہو وہی پاک جو اس بحر سے مل جائے

۳۳

[illegible]

تجھکو طمعِ زر نے یہ مدہوش کیا ہے
حقِ آلِ محمد کا فراموش کیا ہے

۳۴

[illegible]

خضرِ رہِ ایمان پسرِ شاہِ نجف ہے
عالم پہ عیاں قبلۂ عالم کا شرف ہے

۳۵

[illegible]

دنیا میں یہی نورِ خداوندِ احد ہیں
محبوبِ خدا جو ہیں انھیں کے تو وہ جد ہیں

۳۶

[illegible]

کیسا انھیں خالق نے سرافراز کیا ہے
کونین کو اپنے انھیں ممتاز کیا ہے

۳۷

[illegible]

ماتم ہے بپا آلِ رسولِ مدنی میں
پانی کو ترستے ہیں غریب الوطنی میں

۳۸

[illegible]

واجب ہے اطاعت خلفِ خیرِ بشر کی
لازم ہے ولا تجھکو محمدؐ کے پسر کی

۳۹

[illegible]

پہونچاتا ہے آزار تو کس خاصۂ رب کو
بدنام شقی کرتا ہے کیوں قوم عرب کو

۴۰

[illegible]

خاطر نہیں کچھ تجھکو تو لِ عذرا کی
بھولا ہے وصیت کو رسولِ دوسرا کی

۴۱

[illegible]

خفاش کو کیا مہر منور نظر آئے
کیونکر تجھے وہ خسرو خاور نظر آئے

۴۲

[illegible]

شیطاں کی تقلید میں ایماں نہیں ہوتا
جو لائق دوزخ ہو مسلماں نہیں ہوتا

۴۳

[illegible]

دیندار کو بیدین سے کبھی میل نہیں ہے
یہ دین کا جھگڑا ہے کوئی کھیل نہیں ہے

۴۴

[illegible]

نکلی کوئی صورت نہ جہنم سے مفر کی
کھینچے لئے جاتی ہے کشش تجھکو سقر کی

۴۵

[illegible]

ظالم تجھے شبیرؑ سے بیعت کی طلب ہے
سیخوار خلافت کرے کیا قہر و غضب ہے

۴۶

[illegible]

محبوب الٰہی کا پسر خاصۂ رب ہے
حاکم تمام وجود خدا انگشت عرب ہے

۴۷

[illegible]

کونین کے ہادی ہیں امام دو جہاں ہیں
جو راز الٰہی ہیں وہ سب ان پہ عیاں ہیں

۴۸

[illegible]

اسلام ہے کس کا شیر کا فرزند ہے شبیر
محبوب الٰہی کا جگر بند ہے شبیر

۴۹

[illegible]

وہ خاصۂ حق ابن کریم ابن عرب ہے
گر جلوہ بھی جھکتے تو جبیں اس کا ادب ہے

۵۰

[illegible]

کیوں مجھ کو وہ ہو نہ امام دو جہاں ہے
منہ اپنا وہ موڑ دوں گا میں سردار جہاں ہے

۵۱

[illegible]

دلدار رسالت کی رفاقت نہیں کرتے
ظالم کی جفاجوئی اطاعت نہیں کرتے

۵۲

[illegible]

کس طرح بچے آتش دوزخ سے مفر ہو
جب مسکن اصلی ترا این سقر ہو

۵۳

[illegible]

یہ جنگ جدل آہ امام ازلی سے
یہ مکر و دغا آہ حسین ابن علی سے

۵۴

[illegible]

ہوتا ہے عیاں صاف ترے طرز سخن سے
سازش ہے بنی کچھ تو اس تشنہ دہن سے

۵۵

[illegible]

کچھ جان کا اپنی تجھے وسواس نہیں ہے
حاکم کے نمک کا بھی ذرا پاس نہیں ہے؟

۵۶

[illegible]

کیا ہوئے گا حاصل تجھے تو فکر کر کے
یاں آیا ہے تو جان کو کیا ہاتھ سے کھو کے

۵۷

[illegible]

کیا بھول گیا اپنے گناہوں کی جزا کو
کچھ یاد ہے غضب کو ہوئے گی سزا کو

۵۸

[illegible]

ادبار کی شر چرب زبانی نہیں اچھی
بیکار کی یہ تیز زبانی نہیں اچھی

۵۹

[illegible]

اندھا ہی سمجھے گر یہ یاس حق و چشم نے
اور حر کیا دوزخ سے مجھے بچا کرم نے

۶۰

[illegible]

مومن بھی نہ کریں گے کافر کی اطاعت
کرتے نہیں ہم فاسق و فاجر کی اطاعت

۶۱

[illegible]

میں معتقد بندۂ مقبول خدا ہوں
میں پیرو خضر رہِ تسلیم و رضا ہوں

۶۲

[illegible]

محسن ہے یہ گر جو غلط پھرے گا
سید کے پسینہ پہ لہو میرا گرے گا

۶۳

[illegible]

اس راہ کو دیندار سے چھوڑا نہیں جاتا
منہ قبلۂ ایمان سے تو موڑا نہیں جاتا

۶۴

[illegible]

زندہ کیا اس روز محمدؐ کے قمر نے
سیراب کیا ساقیِ کوثر کے پسر نے

۶۵

[illegible]

فرقت میں ہرگز بھی گوارا نہ کرونگا
جیتا ہوں تو آقا کی غلامی میں رہونگا

۶۶

[illegible]

وہ بات کہ جس نام پہ میں اپنے مروں گا
جس میں ہو ضرر دین کا وہ ہرگز نہ کرونگا

۶۷

[illegible]

لے دیکھ چلا نار سے میں نور کی جانب
جس طرح سے موسیٰ تھے گئے طور کی جانب

۶۸

[illegible]

بے منزلِ مقصد یہ قدم اب نہ رکے گا
مولا ہی کے قدموں پہ یہ سر اب تو جھکے گا

۶۹

[illegible]

میں دوریِ شبیر گوارا نہ کروں گا
اس سر کو فدا کرنے سے پیدا نہ کرونگا

۷۰

[illegible]

دیکھی نہیں شوخی یہ کسی حور و پری میں
کیا قوت پرواز ہے بے بال و پری میں

۷۱

[illegible]

ہر چشم میں پھرتا ہی رہا اور عیاں تھے
پتلی کی طرح صاف یہ نظروں سے نہاں تھے

۷۲

[illegible]

کیا عشق تھا غازی کو دل ابن علیؑ سے
کی جان نہ عزیز اس نے حسینؑ ابن علیؑ سے

۷۳

اللہ رے پاس ادب بیدار ادار
پہنچا جو قریں لشکر اسلام سے جرار
پیدل ہوا گھوڑے سے پھینک کے ہتھیار
رومال سے پھر باندھ لیے دست گنہگار

چلایا گنہگار کی عاصی کی خبر لو
مجرم کی گرفتار معاصی کی خبر لو

۷۴

اے منصف دوراں دم اسلام گدی
پیدا ہے جسے دو پادشاہی ہے
دیا ہے دست ستم ایجاد دیا ہے
اس ہاتھ سے [illegible] دار کیا ہے

میں داد کا خواہاں ہوں مری داد کو پہنچو
فریاد کناں آیا ہوں فریاد کو پہنچو

۷۵

مولا نے [illegible] ادب سے ہی کیا سن کے ادب
دنیا میں ہوا [illegible] سر [illegible]
دل میں [illegible] آتا ہے [illegible] الفت
[illegible]

تو مورد لطف شہ ابرار رہے گا
معصوم سے مل کر نہ گنہگار رہے گا

۷۶

دنیا سے صدا [illegible] نقش بکنعاں
ٹھہرا نہ سکی خوف سے [illegible]
اے آج چھپا ہے ترا اختر اقبال
بخشش کا ہوں [illegible] کا لال

اے فخر تری امداد پہ فرزند ہی ہے
ملال بہات حسین ابن علی ہے

۷۷

اس شب کو ہوا تھا [illegible]
جاری دم رخصت تھا [illegible] آنکھ کی آب
فرمایا تھا [illegible] ہے ترا باب
الطاف و ملاقات کا کر دے گا [illegible] اسباب

محروم رہے گا نہ تو اس عز و شرف سے
کوشش تری جانب سے کشش میری طرف سے

۷۸

غیرت کی کشش [illegible] بیان [illegible]
[illegible] ہے [illegible] داری
سرور نے [illegible] بیانی
مجرم [illegible]

امید کرم ہے شہنشاہ امم سے
محروم نہ رکھیے مجھے الطاف و کرم سے

۷۹

[illegible] عرض [illegible] یکبار
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

بے خوف خدا جسم پہ اب تاب نہیں ہے
جلنے کی جہنم میں مجھے تاب نہیں ہے

۸۰

نفرت سے نہ [illegible] بیان جاری
آنکھوں سے [illegible] جاری
[illegible] نوازی
اللہ ری [illegible]

باصد سخن لطف و عنایات بھی کہیو
مجرم کی بجل کرکے خطابات بھی کہیو

۸۱

[illegible] کی [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible] جانباز
[illegible]

بخشا یہ شرف مالک افلاک و زمیں نے
دوزخ سے رہا کر دیا لطف شہ دیں نے

۸۲
مولا سے تری بندہ نوازی کے تصدق
الطاف شہنشاہ حجازی کے تصدق
رحم و کرم و پسر و غازی کے تصدق
شو جان سے ہر ایک نمازی کے تصدق
مرتد کی منافق کی اطاعت سے بچایا
بہکا تھا مگر راہ ضلالت سے بچایا

۸۵
سن تو نہیں عالم میں [illegible]
دنیا میں شب [illegible] انجام
خالق ہے دو عالم کا [illegible]
آخرت میں تری نیت سے [illegible]
محنت یہ سوارت ہوئی اب اے خدا میں
توبہ تری مقبول ہے درگاہ خدا میں

۸۸
[illegible] مہمان سے [illegible]
[illegible] شبیر [illegible]
[illegible] تیری عزت [illegible]
[illegible] خالق نے [illegible]
شہ تک تجھے تائید خدا پھیر کے لائی
دوزخ سے ادھر رحمت حق پھیر کے لائی

۸۳
قاصد ہے زبان [illegible]
ادنیٰ کو دیا آپ نے یہ رتبہ اعلیٰ
[illegible] حضرت [illegible] عالم بالا
[illegible] تھا پہنچنے والا
اوس قول کے اس وعدہ وفائی کے تصدق
شفقت کے فدا عقدہ کشائی کے تصدق

۸۶
بخشندہ جنت [illegible] فرزند محمد
ممنون ہے احسان کا [illegible] دلبند محمد
[illegible]
[illegible] دلبند محمد
جنت میں تجھے نعمت فردوس جزا دے
خالق تجھے اس تیری محبت کی جزا دے

۸۹
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کھولے جو نشاں ظالموں نے طبل بجا کے
تکبیر کے نعرے ہوئے لشکر میں خدا کے

۸۴
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بیتاب تھا دل حر کے اندوہ و الم سے
مضطر کو خالق نے ملایا تجھے ہم سے

۸۷
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اوس وقت مسرت تھی عجب طرح کی سب کو
دیتے تھے دعا فدیہ سلطان عرب کو

۹۰
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جھپٹے صفت شیر ژیاں غیظ میں آ کے
بے اذن مگر رہ گئے ہونٹوں کو چبا کے

۹۱

وارثِ حیدر [illegible] وہ فخر شہ ابرار
عباس نے کھولا علم [illegible] علمدار
اللہ رے نوعمری میں [illegible] علمدار
صحرا کی زمیں بن گئی سب مطلع انوار

پہونچی جو ضیا چرخ پہ نیچے کی زمیں سے
آواز درود آنے لگی چرخ بریں سے

۹۲

گھوڑے [illegible] سنبل
اللہ کے [illegible] بلبل
لاکھوں [illegible] بلبل
عاشق [illegible]

جاں دینے کے شائق تھے وہ مشتاق ارم کے
پروانہ صفت گرد تھے اس شمع حرم کے

۹۳

اس شان سے [illegible] سواری
زینب [illegible] پکاری
[illegible] عاشق باری
اللہ [illegible] بھاری

جس طرح سے رن میں انہیں جاتے ہوئے دیکھیں
اللہ کرے پھر یوں ہی آتے ہوئے دیکھیں

۹۴

[illegible] سب ہیں [illegible] بیتاب
اور پیاس [illegible] اعدا نے [illegible] آب
بچپن [illegible] دستیاب
سب چھوٹے [illegible]

پیاسوں سے نہ آمادہ شر لشکر شر ہو
جانیں بھی بچیں سب کی بلا سے بھی مفر ہو

۹۵

جنگاہ میں جب حسن علی کا پسر آیا
غل تھا کہ وفا کو شہ جن و بشر آیا
[illegible] بیاباں نظر آیا
سب شان و تجمل سے [illegible] آیا

روتی رہی دروازے پہ ہاں بنت دلگیر
میداں کی طرف قبلۂ عالم ہوئے رہ گیر

۹۶

اور [illegible] صف [illegible]
عباس نے [illegible]
[illegible] میداں [illegible]
سب [illegible]

جینے کی تمنا نہیں مرنے کی ہوس ہے
ان سب سے مجھے پہلے گذرنے کی ہوس ہے

۹۷

عباس نے کی عرض [illegible] شہ ابرار
[illegible]
اللہ رے [illegible]
[illegible]

میدان وغا سے نہ وفادار ہٹیں گے
ان قدموں پہ سر دیتے غلامانہ کٹیں گے

۹۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہر اک قدر انداز دل شاہ کو تاکے
سینے کو نشانہ کرے شاہ شہدا کے

۹۹

[illegible] کی جفا کا [illegible] طرف سے
پیاسوں [illegible] شاہ نجف سے
[illegible]
سی [illegible]

کیسی یہ عداوت ہے شہ جن و بشر سے
آفت کی یہ بوچھار ہے تیروں کی ادھر سے

۱۰۰

[illegible]
ہاں اذن وغا دیجئے اے سرور والا
[illegible]
[illegible]

روباہوں سے یہ شیرِ ولا در نہیں ڈرتے
نامردوں کی کثرت سے غضنفر نہیں ڈرتے

۱۰۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

میں دیکھ کے ظلم ان کے ہوا جاتا ہوں [illegible]
اب دیر جو ہوتی ہے تو گھبراتا ہوں آقا

۱۰۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ناچیز زمانے میں سرافراز رہے گا
اس امر سے ہم چشموں میں ممتاز رہے گا

۱۰۳

چھوڑا نہیں خادم نے [illegible]
[illegible]
فرمایا [illegible]
[illegible]

واللہ وہ کہنا بھی مرے حق میں دعا تھی
حضرت پہ اسی دم سے مری جان فدا تھی

۱۰۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فرمایا کہ مجبور بہت مجھ سے تحمل ہے
پر تیری جدائی کا الم نشترِ دل ہے

۱۰۵

اس وقت میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تجھ پر بھی تو ظاہر ہے کہ نادار ہوں بھائی
غربت کی مصیبت میں گرفتار ہوں بھائی

۱۰۶

ممکن نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مرتا ہے وہ معصوم مرا فرطِ عطش سے
پہروں نہیں ہوتا ہے افاقہ اسے غش سے

۱۰۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

محبوبِ خدا سے تجھے ملوائے گا شبیر
فردوس کی نعمت تجھے کھلوائے گا شبیر

۱۰۸

سامان ضیافت کا مہیا ہے [illegible]
مصروف ہیں دعوت میں [illegible]
[illegible]
[illegible]

میووں کے طبق تجھ کو پیمبر سے ملیں گے
جام مئے کوثر تجھے حیدر سے ملیں گے

۱۰۹

[illegible]
صدقے تری الطاف کے [illegible]
[illegible]
[illegible]

اے مالک کونین اجازت مجھے دیجئے
از بہر خدا جلدی سے رخصت مجھے دیجئے

۱۱۰

کرتا تھا جو حرمت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پیارا تھا کہ مہمان سے نذر ہیں اپنے عدا ہوں
ہر حال میں پر تابع احکام خدا ہوں

۱۱۱

اس عالم فانی میں [illegible]
منزل ہے [illegible]
سب چلنے [illegible]
[illegible]

ہر دم یہاں ورد شہ جدائی کی گھڑی ہے
ہر وقت اجل سر پہ کمر باندھے کھڑی ہے

۱۱۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کس سے کہیں اس دم جو دل پہ گذرتی ہے
اے شہ تری فرقت سے جگر سینے میں [illegible]

۱۱۳

[illegible]
[illegible]
اس شان سے غازی [illegible]
[illegible]

حاضر تھا تہور بھی ملازم کی طرح سے
اقبال بھی ہمراہ تھا خادم کی طرح سے

۱۱۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حر اس نے بخشا جو شرف خانہ زین کو
حیرت سے فلک تکتا تھا [illegible] کی زمیں کو

۱۱۵

اس شان و تجمل سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تھا فوق جو دو رفعت میں ل و مطلع ہمار
شبدیز بھی تھا ابن ریاحی کا ہوا پر

۱۱۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہتے تھے کہ دو گز یہ مری خاک لکھی ہے
میدان وفا کی یہ زمیں ہے کہ فلک ہے

۱۱۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آیا ہوں جو بھیجا ہوا فرزند نبی کا
اے قوم مرا دل ہوں حسین ابن علی کا

۱۱۸

علامت ہے اور [illegible] زباں کی تاثیر
یہ صاف عیاں فرق ہے [illegible]
روشن ہے [illegible]
حیران ہے سب دیکھ کے [illegible]
عالم پہ عیاں ابن رباعی کا نسب ہے
اب خادم فرزند علی میرا لقب ہے

۱۱۹

جاری ہے [illegible]
اب ہیں یہ صاحب [illegible]
بخشی [illegible]
آغاز تو وہ [illegible]
بخشا ہے وسیلہ مجھے کیا مرے خدا نے
سب مشکلیں حل کر دیں شہ عقدہ کشا نے

۱۲۰

اللہ نے ہر طرح کی طاقت مجھے بخشی
[illegible] شجاعت مجھے بخشی
[illegible] سخاوت مجھے بخشی
جود و کرم و لطف و عنایت مجھے بخشی
اک دم میں کیا پاک مجھے جرم و خطا سے
ناجی ہوا میں قبلۂ عالم کی عطا سے

۱۲۱

غالب ہے مرے [illegible]
ابن اسد اللہ [illegible]
شبیر [illegible]
[illegible]
عالم کے زبردستوں [illegible] زور میں [illegible] ہوں
فرزند ید اللہ کا میں دست نگر ہوں

۱۲۲

آگے مرے [illegible]
زندہ [illegible]
جب تیغ [illegible]
[illegible]
آگے مرے جرار دلی جی چھوڑ دیے ہیں
اس تیغ نے لشکر کے پرے توڑ دیے ہیں

۱۲۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
ابن اسد [illegible]
تم سے کبھی اس تیغ کا لنگر نہ اُدھڑے گا
آگے مرے سرداروں کا اب سر نہ اٹھے گا

۱۲۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
صورت سے تو روباہ و دلاور نہیں کھلتا
بے تیغ کھینچے شیر کا جوہر نہیں کھلتا

۱۲۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
میدان [illegible]
ہر ہاتھ میں شمشیر دو دستی نظر آئی
ہر وار میں اک آگ برستی نظر آئی

۱۲۶

میدان میں [illegible]
آواز [illegible]
[illegible]
[illegible]
جرأت سے گر گر کے لعیں دنگ ہوئے تھے
گھوڑے کی طراروں سے غضب تنگ ہوئے تھے

۱۲۷

[illegible]

بخشا نہ اُنھیں فائدہ کچھ خیرہ سری نے
سروں کو قلم کر دیا تیغے سے جری نے

۱۳۰

[illegible]

دم بند کئے تیغ نے بے داد گروں کے
ہر ضرب میں پرکالے اڑائے سپروں کے

۱۳۳

[illegible]

کیونکر کہیں تلوار اسے یہ تو بلا ہے
اک برق جہاں سوز ہے [illegible]

۱۲۸

[illegible]

اس طرح کوئی ایسوں سے لڑتا نہیں رن میں
ہے شیر گرسنہ کہ پڑا پھرتا ہے بن میں

۱۳۱

[illegible]

جس جسم پہ بیٹھی تو لہو چاٹ کے اٹھی
اک دم میں وہ لاشوں سے زمیں پاٹ کے اٹھی

۱۳۴

[illegible]

قبضے میں یہ اس تیغ کے سیفی کا عمل ہے
یہ جال نہیں جوہروں کا دام اجل ہے

۱۲۹

[illegible]

گھوڑے پہ سنبھلنے کی بھی فرصت نہ انہیں دی
اور تیغ اٹھانے کی بھی مہلت نہ انہیں دی

۱۳۲

[illegible]

بھولا یہ نکو فرق کہیں اک تیغ کے پھل سے
زندہ کوئی بچتا ہی نہیں تیغ اجل سے

۱۳۵

[illegible]

کس طرح سے یہ پھونک نہ دے [illegible]
یہ آگ وہی ہے جو جلا دیتی ہے بن کو

۱۳۶

[illegible] پہ لگا [illegible] بسمل [illegible]
تیغ [illegible] فولاد کی سر سے نہیں اٹھی
جب سر پہ [illegible] نہیں [illegible]
اور دی جو [illegible] ضرب [illegible]

دنیا میں وہ اس تیغ شرر بار کو روکے
گرتی ہوئی بجلی کی جو تلوار کو روکے

۱۳۷

[illegible] جوانمردی کی جنگ تھی جاری
لے جاتا تھا سیلاب کوئی بھی جانباز سے ناری
جس غول پہ جاتا تھا [illegible] تھا تاری
پایا تھا ظفر [illegible] سلطان بھاری

پسپا کیا جرار نے لشکر کے پروں کو
چن چن کے کیا قتل بڑے ناموروں کو

۱۳۸

[illegible] اور آبرو [illegible]
تھا سامنا [illegible] کیا [illegible]
[illegible] فوج عدو کا [illegible]
[illegible] جان [illegible]

زخموں سے ہوا چور نہ طاقت رہی تن میں
غش آگیا گھبرانے لگی جان بدن میں

۱۳۹

جب غش سے لگا کھانے خفقان وہ فدائی
رو کر یہ پکارا کہ ہوئی مشکل [illegible]
اب جان چلی خلد کو میری اجل آئی
[illegible]

گھیرے میں ستمگار، رہیں جا نہیں سکتا
رخصت کے لیے آپ تلک آ نہیں سکتا

۱۴۰

اس وقت میں [illegible] جان [illegible]
[illegible] تھے وہ [illegible]
[illegible] سینے میں [illegible]
[illegible]

جانباز کوئی دم میں عدم کا سفری ہے
حضرت کو مرے حال سے کیوں بے خبری ہے

۱۴۱

اب خلد جسے [illegible]
[illegible]
اب جان [illegible]
[illegible]

ناکام میں تحصیل سعادت سے رہا جاتا
مرتے ہوئے محروم زیارت سے رہا جاتا

۱۴۲

حضرت [illegible] جب [illegible]
ہاتھوں سے [illegible]
آواز دی [illegible]
[illegible]

فرقت میں تری چشم سے خوناب رواں ہے
بے دیکھے ہوئے تجھ کو مجھے تاب کہاں ہے

۱۴۳

چھوڑو [illegible] آ گیا وقت
[illegible] افسوس کی جا ہے
[illegible] جدا ہوتا ہے [illegible]
[illegible] جان [illegible]

عالم میں کوئی ایسا فدائی نہیں کرتا
جو تو نے کیا مجھ سے وہ بھائی نہیں کرتا

۱۴۴

رو رو کے [illegible]
[illegible]
[illegible] الفت [illegible]
دنیا میں [illegible]

مہمان کا مرے کوچ ہے ساعت ہے سفر کی
لو آؤ چلو لاش پہ اس خستہ جگر کی

۱۴۵

[illegible]
ہمراہ ہوئے بھائی کے عباس علی جاہ
[illegible]
اس حال سے پہنچے [illegible]

دیکھا کہ قرین حُر کے ستمگار کھڑے ہیں
گھیرے ہوئے زخمی کو جفاکار کھڑے ہیں

۱۴۶

[illegible]
[illegible] عباس نے [illegible]
[illegible]
[illegible]

کچھ دور نہ جانو پسرِ شاہِ نجف کو
کیا سمجھے ہو تم حیدرِ صفدر کے خلف کو

۱۴۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لو دور ہو بس پاس ہے مہماں کے سر کو
دیکھوں تو بھلا کون جدا کرتا ہے سر کو

۱۴۸

غصے میں [illegible] حیدر کرار
[illegible]
[illegible]
[illegible]

صدمہ تھا جدائی کا بس جانِ حزیں پر
مہماں کے قریب بیٹھ گئے گرم زمیں پر

۱۴۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فرمایا کہ اے یارِ وفادار ہم آئے
آ ہوش میں اے حُرِ جرار ہم آئے

۱۵۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مہماں سے اپنے نہ جدا ہوتے تھے حضرت
منہ چھاتی پہ رکھے ہوئے بس روتے تھے حضرت

۱۵۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دو باتیں تو کر لے کہ یہ رخصت کی گھڑی ہے
جو کہنا ہو کہہ لے کہ وصیت کی گھڑی ہے

۱۵۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کی عرض کہ قربان اس الطاف و کرم پر
سو سر ہوں تو صدقے کروں اس نقش قدم پر

۱۵۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

صد شکر کہ نخلِ شہادت میں پھل آیا
صد شکر کروں مجھ کو پیامِ اجل آیا

۱۵۴

پوچھے کوئی دل سے [illegible]
حضرت کی بدولت مجھے [illegible]
[illegible]
[illegible]

قدسی مرے لینے کیلئے آتے ہیں مولا
تشریف یہاں شیر خدا لائے ہیں مولا

۱۵۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سب طرح سے میں مورد اشفاق ہوں مولا
اب گلشن فردوس کا مشتاق ہوں مولا

۱۵۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دم نکلا جو آغوش شہ کون و مکاں میں
پہونچا صفت نکہت گل باغ جناں میں

۱۵۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اس وقت میں بیکس سے یہ کیا کر گیا بھائی
جنگل میں مجھے چھوڑ کے تو مر گیا بھائی

۱۵۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کر رحم کہ مداح شہنشاہ زمن ہوں
بیکس ہوں گرفتار غم و رنج و محن ہوں

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱

جب صبح شبِ قتل نمایاں ہوئی رن میں
پھولا گلِ خورشید شہادت کے چمن میں
[illegible] ہوئی لشکرِ سلطانِ زمن میں
[illegible] جو صبح کی جان آئی تن میں
تابندہ رخِ نیرِ اعظم نظر آیا
جب آنکھ کھلی اور ہی عالم نظر آیا

۲

[illegible] کی تقدیر [illegible] آواز
[illegible] محبوب ہوئے [illegible] آغاز
[illegible] سرسبز ہوئے [illegible]
[illegible] براقت [illegible] آواز
ہر چار طرف شور تھے حسنِ نمکیں کے
افلاک بھی دھانی ہوئے پرتو سے زمیں کے

۳

تھا رنگ [illegible] وہ آب [illegible] آسمانی
وہ پھول وہ صفائی وہ لطافت وہ روانی
[illegible] سے [illegible] جوش جوانی
[illegible] بھی [illegible] زندگانی
مقتل تھا قرین اس سے وہ مقتل سے قرین تھی
یہ چشمۂ کوثر تھا وہ جنت کی زمین تھی

۴

چمکا [illegible] نقش لالہ آسا
پھولوں کی مہک دشت سے [illegible]
[illegible] لطافت سے گل و خار
[illegible] عطار
تھی بادِ بہاری کہ نسیمِ سحری تھی
پھولی نگہِ شوق کی پھولوں سے بھری تھی

۵

تھا فیضِ طراوت سے عیاں [illegible] سبز
ہر ذرہ [illegible] سبز
[illegible] دشت و جبل [illegible] سبز
[illegible] سبز
افزائش جوہر تھے عیاں حسن اثر تھے
فیروزے کے پتے تھے جواہر کے شجر تھے

۶

[illegible] وقت [illegible] تھا سحر
[illegible] وہ [illegible] وہ جلوہ
[illegible]
[illegible]
کلفت کا کدورت کا نہ تھا نام کہیں پر
منہ نور کا برسا تھا کہ شبنم تھی زمیں پر

۷

[illegible] ستارے
[illegible] مہتاب کا منہ [illegible] ستارے
[illegible]
[illegible]
کی ابرِ کرم نے نہ کمی لطف و کرم میں
کانٹوں کے تنِ زار ہرے ہوگئے دم میں

۸

[illegible] گلشن [illegible] جو بستان
[illegible] نور میں [illegible] بیابان
[illegible]
[illegible] طاؤس [illegible]
قمری کی وہ کوکو وہ عنادل کا چہکنا
کلیوں کا نسیمِ سحری سے وہ چٹکنا

۹

[illegible] نوا سنج کا نغمہ تھا [illegible]
بیدار [illegible] بیدار
[illegible] صبح [illegible]
[illegible] بیدار
دربارِ فلک بار میں قدسی نگراں ہیں
طائرِ چمنِ قدس کے مشتاقِ اذاں ہیں

۱۰

وہ صبح وہ شرف وہ حسن وہ ضیا اور
وہ نور کا تڑکا وہ کرن سی زبان پر
نسیم کیف سورۂ والعصر وہ ورد ان دلاور
سنتے ہے زبان

تائید خدا پر نظر فوج خدا تھی
تکبیر کے نعرے تھے تشہد کی صدا تھی

۱۳

والعصر ہے جس ہے عمر اسی دن کی
کھاتا ہے قسم خالق رب اسی دن کی
حسرت اسی دن کی تھی نہیں اسی دن کی
کٹتی تھی شب بیدار تیار اسی دن کی

جانباز شہادت کے صلے ڈھونڈ رہی ہیں
دل تیروں کو تیغوں کو گلے ڈھونڈ رہی ہیں

۱۶

ہاتف کی ندا ہے کہ خوشا بخت یہ جاہ
کیا صاحب ہمت ہیں یہ مردان حق آگاہ
تھکنے کا ارادہ ہے نہ دھیان نہیں واہ
سینے ہیں سپر شوق ہے قصد رہ اللہ

یہ گوہر خوش آب ہیں دریائے وفا کے
شبیر کے معشوق ہیں عاشق ہیں خدا کے

۱۱

مل مل کے گلے کہتے تھے انصار و مہاجر
اللہ نے دی نعمت ہوا وقت آخر
دن وصل کا آیا ہے بس اب بی بی فاطمہ
اب آج جو پہنچے ہیں منزل پہ مسافر

جاگے ہوئے راتوں کے ہیں آرام کریں گے
اس رات کی فردوس میں ہم شام کریں گے

۱۴

حضرت سے رخصت ہو جنگ کی جلدی
خون ہوں میں ہمیں نہایت ہے جلدی
ایمان و دل زار ہے زینت ہیں جلدی
اے دل سے یہی عید ہیں ہمیں جلدی

ہو عید جو قربان ہوں شاہ دوجہان پر
تلوار ہو شہ رگ پہ مناجات زبان پر

۱۷

پیاں تو ہے اس دریائے پیاسا ان
وہاں غیرت ہیں بیکسی زبان
بالاں بھی سے بیاں نیں
تھے آنسوؤں

آنکھوں میں کسی بی بی کے تاریک جہاں تھا
ماتم کی کہانی تھی مصیبت کا بیاں تھا

۱۲

اس صبح شہادت نے لیا ہے جانے
یہ روز دل افروز دکھایا ہے خدا نے
بخشا ہے فضل کا سب رب علا نے
یہ اثر صدق ہوں ہیں آپ کی دعا نے

بس رہ چکے دنیا کے غم و رنج و الم میں
آسان ہوئی جاتی ہے یہ مشکل کوئی دم میں

۱۵

قسمت کی رفاقت کا اعزاز ہوا ہے
یہ وقت فضیلت نہ نصیب ہوا ہے
ہے حوصلہ صبر و رضا جو ہوا ہے
دل تیغ رضا ہو

جو ہر سپہ شام کو ہمت کے دکھائیں
آقا کے پسینے پہ لہو اپنا گرائیں

۱۸

زینب کو ہے صبح کی بھی نظر آئی
زینب بھی ہوا اور بھری آئی
سینے میں پیش وہ آئی
یہ بی بی صاحب وہ بلا آئی

دھڑکوں میں شب قتل بسر ہو گئی ہے ہے
جھپکی نہ پلک بھی کہ سحر ہو گئی ہے ہے

۱۹
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اندھیر ہے رخصت ہے یہ کس شکل قمر کی
فریاد لیے جاتا ہے رونق کوئی گھر کی

۲۰
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دولت مرے ماں باپ کی لٹ جائے گی ہے ہے
اب آج بہن بھائی سے چھٹ جائے گی ہے ہے

۲۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حضرت نے تو یہ رات عبادت میں بسر کی
اور زینبؑ غم دیدہ نے رو رو کے سحر کی

۲۲
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اس صبح کے ہونے سے تو پردیس پڑی کیں
سر کھولے ہوئے صحن میں خیمے کے کھڑی ہیں

۲۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حالت تھی عجب رنج سے اس رات حزیں کی
لیں کانپتے ہاتھوں سے بلائیں شہِ دیں کی

۲۴
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہر مرتبہ الجھن تھی غضب فکر غضب تھی
کس ظلم کی یہ شام تھی کس قہر کی شب تھی

۲۵
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
صورت کوئی راحت کی نظر آئے تو جانیں
گر آج کا دن خیر سے کٹ جائے تو جانیں

۲۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پردیس میں گھر دور ہے وطن دور ہے بھائی
اب دیکھئے کیا چرخ کو منظور ہے بھائی

۲۷
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تدبیر گرفتاری آہو نے حرم ہے
اک جان پہ لاکھوں کی چڑھائی کا ستم ہے

۲۸

آنے ہی نہ پائی تھی ہوئی صبح شب تار
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نقصان تھا کیا اون کا بگڑنے کی نہ جا تھی
منزل کے تھکے ماندوں پہ پہلی یہ جفا تھی

۲۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دشمن ہیں دل و جان رسول عربیؐ کے
کیوں بھائی یہ کیسے کلمہ گو ہیں نبیؐ کے

۳۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کس فکر میں ہر کافر مغرور ہے بھائی
اب کیا پسر سعد کو منظور ہے بھائی

۳۱

[illegible] کا ستانا نہیں اچھا
[illegible] کا رلانا نہیں اچھا
[illegible] لانا نہیں اچھا
[illegible] اوس کو دکھانا نہیں اچھا

ہو خوف اُسے بیکس و مضطر کی فغاں سے
ہلتے ہیں فلک درد رسیدوں کی فغاں سے

۳۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دولت کی تمنا ہوس نام نہیں ہے
دنیا میں ہیں دنیا سے مگر کام نہیں ہے

۳۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سن سن کے یہ غل جان اُڑی جاتی ہے میری
جنگل سے بھی رونے کی صدا آتی ہے میری

۳۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بے سبط پیمبرؐ مجھے آرام کہاں ہے
زینبؑ کی ہے بستی وہیں شبیرؑ جہاں ہے

۳۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لائی ہے قضا روضۂ احمدؐ سے چھڑا کے
اب جا نہیں سکتے کہیں اس بن میں آ کے

۳۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تقدیر سے راحت نہ کہیں پائیں گے زینبؑ
جائے گی اجل ساتھ جدھر جائیں گے زینبؑ

۳۷

کیا فاقہ کشوں میں [illegible]
کیا ایسے اوقات نہیں [illegible]
کیا خلق میں آفت نہیں آئی [illegible]
کیا زینب [illegible]

ہو جاتا ہے اندھیر زمانے میں قضا سے
دیکھا نہیں گل ہوتے چراغوں کو ہوا سے

۳۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوں لاکھ ستم ورد رہے شکر خدا کا
تلتا نہیں جو وقت معین ہے قضا کا

۳۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہو حشر بپا دفتر عالم نہ الٹ جائے
اس ذکر سے رانڈوں کا کہیں دم نہ الٹ جائے

۴۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بیتاب ہو کیوں صبر کی سل چھاتی پہ دھر لو
کبرا کو دلاسا دو سکینہ کی خبر لو

۴۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گریہ ہے تو پہلے مرا سر تن سے جدا ہو
ہی ہی مرے ماں جائے بہن تجھ پہ فدا ہو

۴۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دو لال ہیں کم سن او نہیں کچھ کہہ نہیں سکتی
پر دل میں ہے وہ درد کہ چپ رہ نہیں سکتی

۴۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

منہ پھول سے کمھلائے ہوئے خشک زباں ہے
کم سن ہیں مگر شان بزرگوں کی عیاں ہے

۴۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جب قدر گھٹی زیست کا پھر خاک مزا ہے
غیرت سے گلا کاٹ کے مرجانے کی جا ہے

۴۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہم نام کے خواہاں ہیں طلبگار نشاں ہیں
بچے تو ہیں ظاہر میں یہ ہمت میں جواں ہیں

۴۶

اماموں پہ فدا ہونے کو حاضر ہیں یہ خادم
فرزند ہیں بھانجے ہیں ناصر ہیں یہ خادم
ہوں لاکھ ستم جابر و شاکر ہیں یہ خادم
اب زینب کے ز جانشہ حاضر ہیں یہ خادم

ہو حکم تو قربان ہوں سلطان امم پر
سر کاٹ کے رکھ دیں ابھی ماموں کے قدم پر

۴۷

سن کر یہ کہا زینب نے آئے ہیں بہن پیر
شادی یہ ہوئی دونوں ہیں آئے ہیں بری پیر
سمجھے یہ ہیں بیٹے جو ہیں علامی کے دل پہ
ہمان و ستارہ پہ ہیں مرے

کس کام کے گر آج ہی کام آئے نہ فدوی
ارشاد ہوا کیا جو بجا لائے نہ فدوی

۴۸

بیٹی نہیں بیٹے ہیں یہ اور ہیں وارث جو ہو
دی تو میرے یہ جسم کے عمل ہیں سر بلند ہو
وہ کام کریں سر کو نظر بد سے ساری ہو
صدقے ہیں بہنیں یہ بھی سر بلا ماموں کے لیے ہو

قسمت سے یہ رتبے یہ شرف پائے ہیں ماں
ہم گھر سے اسی واسطے ساتھ آئے ہیں ماں

۴۹

اس طرح سے کی عرض یہ دونوں کی زبان نے
کچھ ہم سے کہا کرب سے زینب نے ہے جان
بچو تمہیں دے گا اس کی جزا خالق یزدان
سب یہ مرے پیارے یہی بھائی پہ ہوں قربان

اسرار نہاں دم میں عیاں کر دیا تم نے
جو دل میں مرے تھا وہ بیاں کر دیا تم نے

۵۰

بھائی مرا آفت میں گرفتار ہے پیارو
ملنا ہے شہادت کا خریدار ہے پیارو
بس ان کی ہی وقعت سے دل آزار ہے پیارو
بے کس ہے مرا بے کس و بے یار ہے پیارو

ہنگامۂ محشر ہے پُر آشوب جہاں ہے
اس سمت بہتر ہیں ادھر فوج گراں ہے

۵۱

طاعت ہے یہ فاطمہ کی فرض ہے سب پر
ہے اس کا عدد وہی نہیں اللہ ہے دیں پر
اس بیٹا کے احسان ہیں سب پر
ہی جہاں محسن عالم ہے یہ سب پر

دیکھو جسے شرمندۂ الطاف و عطا ہے
اور تم پہ تو شبیر کا حق سب سے سوا ہے

۵۲

بس ناز ہو یہ تمہیں حضرت عالی
ہر طرح سے ارمان مرا تم نے نکالا
ایسا نہیں بنا ہے بھلا چاہنے والا
غیرت سے تم ہو زینب کا رشتے والا

جو نیک ہیں وہ فرض ادا کرتے ہیں واری
محسن پہ سبھی جان فدا کرتے ہیں واری

۵۳

دیکھو یہ سفر ہی ہوں سبھی نقش دل پر
پیچھے یہ ماموں کے جدا ہو کے چلو پیر ہم
نہ صف جنگ ہو میدان پہ
سایہ کی طرح ساتھ رہیں دونوں برادر

اک داہنی جانب ہو تو اک بائیں طرف ہو
اور بیچ میں لخت جگر شاہ نجف ہو

۵۴

راحت ہے یہ مطلب کی یہ آرائش داری
بیٹے کے دل اوں کی عرض کا امر ہے واری
اتمام میں غفلت نہ ہوا جو ہی اے واری
ہو تمام ہیں یہ احسان ہے تم کو مرے واری

سر دفتر خیل شہدا ہو جیو پیارو
پہلے تمھیں ماموں پہ فدا ہو جیو پیارو

۵۵۵

[illegible] وہ جیا دلبر [illegible] شاد
آقا سے غلاموں کو مصیبت ہے خدا داد
ہے باپ سے اقبال میں بیٹے [illegible]
ورنہ نہیں ممکن [illegible]

نہ جان کی پروا ہے نہ دل کی نہ جگر کی
دم بھرتے ہیں الفت میں شہ جن و بشر کی

۵۵۶

[illegible]
ماں نے جو یہ [illegible]
اب دیکھیں کیا [illegible]
ہے بیٹے کو رخصت [illegible]

امید یہ ہے اذن و دعا بھی ہمیں مل جائے
حضرت جو کریں گے تو رضا بھی ہمیں مل جائے

۵۵۷

[illegible]
آقا کے عوض جان [illegible]
دنیا میں ہے [illegible]
جب وقت وہ [illegible]

لپٹا لیا سینہ سے او ضعیفی جوش میں آ کے
رونے لگے دونوں کو کلیجے سے لگا کے

۵۵۸

[illegible]
فرمایا یہ حضرت نے کہ رخصت [illegible]
اس وقت میں ماموں کو [illegible]
زینب نے کہا [illegible]

سب مقصد دل مل گئے مہد حسین خدا کے
لو گر دیکھو ولخت دل خیر نسا کے

۵۵۹

[illegible]
رخصت جو ملی [illegible] دونوں [illegible]
[illegible] امام [illegible]
[illegible] مقبول [illegible]

زہرا کی ندا آئی رسول ان پہ فدا ہیں
ہاتف نے صدا دی کہ یہ مقبول خدا ہیں

۵۶۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیا آج یہ عہدہ یوں ہی رہ جائے گا نام
یہ منصب جعفر کسے ہاتھ آئے گا امام

۵۶۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اللہ ارادے میں بڑے عزم [illegible] ہیں
یہ بھی نہیں کچھ خوف کہ شہ سر پہ کھڑے ہیں

۵۶۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مشہور جہاں رتبہ ارباب ولا ہے
بعد ان کے یہ منصب [illegible]

۵۶۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہر شے کو سدا ورد زبان نادِ علی ہے
حق یہ ہے کہ یہ ورثہ اولاد علی ہے

۶۴

ظاہر ہے ید اللہ کے عباس دلاور
ہم صورت حیدر ہے [illegible] جعفر
قابل ہے علمداری لشکر کے وہ صفدر
سب جانتی ہوں [illegible] برادر

جو جس کے ہے لائق وہی عہدہ اسے دیں گے
عادل کی یہ سرکار ہے دربار سخی ہے

۶۵

تم اور اٹھاؤ یہ علم [illegible] اٹھا کر
وہ بات کرو [illegible]
بھیجے ہوئے [illegible]
سر پاؤ تو جانو [illegible]

یہ جا نہیں ارشاد امام دو جہاں ہے
وہ رایت احمد ہے یہ حیدر کا نشاں ہے

۶۶

منصب ہے یہ [illegible] والا الٰہی
سب نبیوں کا ہے [illegible]
ہے طاعت حق طاعت مولائے [illegible]
وہ تابع فرماں ہے [illegible]

حاصل ہیں نظارے سے چمن خلد بریں کے
کیا کم یہ شرف ہے کہ ہو فدیہ [illegible]

۶۷

فرزندوں کو سمجھاتی تھیں یہ زینب مضطر
بالائے علم جب [illegible] عباس دلاور
میدان میں جاتا ہے [illegible]
ہے عاشق [illegible] سعد

ناعاقبت اندیش لڑائی پہ تلے ہیں
پہلے سے نشان سپہ شام کھلے ہیں

۶۸

حضرت نے کہا [illegible] اللہ نگہبان
تھی جس کی ہمیں فکر وہ [illegible]
ہیں [illegible] ایمان
اب وہ [illegible] ارمان

عباس سے فرمایا ٹھہر جاؤ برادر
ہم چلتے ہیں تم لے کے علم آؤ برادر

۶۹

اٹھا در دولت کا اسد [illegible] عالی
[illegible] سے زمین کا والی
حاضر ہوئے صف بستہ [illegible]
دل باغ ہوئے [illegible]

مصروف ہوئے جن و ملک مدح و ثنا میں
اک دھوم سلامی کی ہوئی ارض و سما میں

۷۰

شیعوں کی جماعت میں امام امم آیا
انصار میں سلطان ملائک حشم آیا
پیاسوں میں اٹھا شور کہ اب سر پہ علم آیا
زندہ ہوئے مردے تن بیجاں میں دم آیا

بولا یہ فلک نور خدا پیش نظر ہے
ذروں میں ہے خورشید ستاروں میں قمر ہے

۷۱

یاں حسن و ایماں [illegible]
واں [illegible]
[illegible]
[illegible]

اللہ رے سامان پسر خیر بشر کے
تھے قبضۂ قدرت میں نشاں شمس و قمر کے

۷۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چھا جاتی تھی ہیبت سپہ عربدہ جو پر
اک صاعقہ گرتا تھا صف فوج عدو پر

۴۷۳

غافل تھے مخالف کہ اسد آ گیا طاری
لائی علم [illegible] بادل [illegible] داری
دیکھو [illegible] سر [illegible] کاری
اے حیدر [illegible] نشان میں [illegible]

ہر دل پہ تری جلوہ نمائی کا اثر ہو
اعدا کی شکست اور مرے بھائی کی ظفر ہو

۴۷۴

[illegible] علم [illegible] دلاور
حضرت نے [illegible]
ثانی [illegible] فاتح خیبر
اس رایت [illegible] جاں دے کے برادر

برخاستہ دنیا سے دل سبط نبی ہے
اب فتح کہاں فکر شہادت طلبی ہے

۴۷۵

[illegible] علم [illegible]
[illegible] دل [illegible]
[illegible] آج [illegible]
[illegible] علم [illegible]

اس برق سے بچا آنکھ کرے کس کا یہ دم ہے
بھائی یہ شہنشاہ ولایت کا علم ہے

۴۷۶

عباس نے [illegible] مضمون ظفر کا
سمجھے [illegible] حال ادھر کا
[illegible]
[illegible]

دشوار ہیں یاد ابھی مجھ کشتۂ غم کو
بی بی یہ تمھیں پھیر کے لانا تھا علم کو

۴۷۷

اولاد جری [illegible] دین ہے
اے [illegible]
مولا کو گوارا [illegible]
[illegible] بیعت کا یقین ہے

راضی برضا مالک تسلیم و رضا ہے
اب فکر کا موقع ہے نہ کچھ عرض کی جا ہے

۴۷۸

[illegible]
[illegible] علم [illegible] دل زار
[illegible] بھائی [illegible]
[illegible]

اب صلح کے اطوار نہ امید ظفر کی
ہوتی ہے صفائی اسد اللہ کے گھر کی

۴۷۹

سنتی [illegible] زینب [illegible]
[illegible] صف اعدا [illegible]
[illegible]
دل [illegible]

مایوس ہوئے ابر الم دل پہ گھر آیا
بی بی شہ مردان کا نشان رن سے پھر آیا

۴۸۰

[illegible]
[illegible]
[illegible] علم [illegible]
[illegible]

تازہ فلک پیر نے پھر مجھ پہ جفا کی
میں لٹتی ہوں غربت میں دہائی ہے خدا کی

۴۸۱

[illegible] زینب [illegible] بھیا
[illegible] فوج میں آیا
اور تیغ [illegible] علم [illegible]
بھائی [illegible] اسد اللہ کا پایا

ہاتف نے کہا لطف ہے یہ ناموری کا
اقبال رہے بالا ہو علمدار جری کا

۸۲

گلزار ہوا جس سے وہ ابرِ مطیر ہوں
نعمت کی جہاں پر ہے زہے لطف [illegible]
ہاتھ پھیلے نہیں کسی کا [illegible]
[illegible]

محتاج نہیں خضر کی عنایت سے غنی ہوں
میں بندۂ احسان امامِ مدنی ہوں

۸۳

جس دم علم آیا [illegible] نظر آیا
اول [illegible] نظر آیا
[illegible] نظر آیا
طاوس جہان [illegible]

پرچم نے لیا باج پر و بال ملک سے
خورشید کا منھ پھر گیا پنجے کی جھلک سے

۸۴

[illegible] حسینی
[illegible] حسینی
[illegible] جوانان حسینی
[illegible]

خوش ہیں نظر خلدِ بریں زیرِ قدم ہے
کیا شان ہے کیا فوج ہے کیا [illegible] علم ہے

۸۵

نشاں ہوا منصبِ عالی علمدار
اور شیر [illegible] ہوئے غازی و جرار
ہے نفس [illegible]
[illegible]

باندھیں کمر ین گلشن جنت کے سفر پر
طالع کے ستارے سے ہما پھر گیا سر پر

۸۶

مطلع علم [illegible] فوجِ خدا کا
عباس نے پایا [illegible] شہدا کا
اقبال [illegible]
[illegible]

باندھیں کمر ین گلشن جنت کے سفر پر
طالع کے ستارے سے ہما پھر گیا سر پر

۸۷

[illegible] نظر [illegible] عجیب
اور [illegible] زبان [illegible] نظر [illegible]
[illegible]
[illegible]

بھلا دو نہیں ذکر ہے یہ فوجِ خدا کا
باتوں میں دکھاتا ہوں مرقع شہدا کا

۸۸

ہر مصرع ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہر مصرع نو سرو ہے بر سبز چمن ہے
الفاظ میں معنی ہیں کہ جلوے میں دلہن ہے

۸۹

کافی ہے تصور [illegible]
[illegible]
تصویر [illegible]
[illegible] حیران

صورت گرِ چین دیکھ کے آئینہ بغل ہو
یہ نور کی شکلیں ہوں دا آئینۂ دل ہو

۹۰

مجموعۂ [illegible] انتخاب ہیں
حاصل ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]

گلدستۂ ایمان کی طرح رن میں بہم ہیں
رتبے میں سوا سب سے گروہ [illegible]

۹۱
نیچی ہیں پر اودی جو کلگی پہ جماعت
ہنستے ہیں خوش الحان پہ تصدق ہے [illegible]
سب بال ہیں بلبل ہیں سب [illegible]
[illegible] یہ آفت کی [illegible]
کہتے ہیں جسے حسن عمل کام ہے اون کا
اوس روز سے کیا آج تلک نام ہے اون کا

۹۲
ہیں پہلووں میں بنت الٹ کے کنارے
تابندہ ہیں وہ دوش پہ [illegible] کے ستارے
[illegible] کے انداز ہیں سارے
[illegible]
غل ہے یہ سماں نور کا دیکھا ہے کہیں بھی
تارے بھی ہیں مہتاب بھی ہے [illegible] بھی

۹۳
[illegible] یہ سامان یہ عنوان کا عالم ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہتے ہیں نواسنج چمن اپنی زبان میں
پھولے تھے یہ گل بہر خزاں باغ جہاں میں

۹۴
قربان شکوہ رفقائے شہ عادل
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یکساں ہے شرف عمر میں گو چھوٹے بڑے ہیں
کس ٹھاٹھ سے قرآنوں پہ دو صف [illegible] کھڑے ہیں

۹۵
[illegible] پہ جوان ایک
[illegible] زبان ایک
[illegible] نشان ایک
دل ایک ہے تن ایک ہے ایمان ایک
ہیں شیعہ اثنا عشری پنجتنی ہیں
یہ دانہ تسبیح امام مدنی ہیں

۹۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
محبوس بلا ابن شہنشاہ عرب ہے
جو لوگ ہیں باقی انہیں مرنے کی طلب ہے

۹۷
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وہ آئینوں کا عکس ادھر اور ادھر ہے
اک غیرت خورشید ہے اک رشک قمر ہے

۹۸
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سب غنچہ جنت کی طرح رن میں بہم ہیں
گرد اہل ولا [illegible] میں سلطان امم ہیں

۹۹
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پیارے پسر فاطمہ سے چھوٹ رہے تھے
باغ چمن شیر خدا لوٹ رہے تھے

١٠٠

غل ہے جو صف اعدا میں بپا بلبلی کا
ثنا ہے جو ہمیں سبط رسول عربی کا
سمجھے ہیں عجب حال ہے زینب کی [illegible] ادبی کا
[illegible] بی بی کا

آنسو جو رفیقوں کی جدائی میں بہے ہیں
زینب کے پسر شاہ کا منہ دیکھ رہے ہیں

١٠١

[illegible] مشکل آئی
[illegible] آئی
[illegible] آئی
اب [illegible] آئی

حضرت کو تردد ہے ہمیں فکر اجل ہے
نہ عرض کا موقع نہ سفارش کا محل ہے

١٠٢

[illegible] دلاور
[illegible] عباس علی اکبر
[illegible]
[illegible]

کہتے ہیں یہ بے جان ہوں گوارا مجھے کب ہے
ان میں جو کوئی مرنے کو نکلا تو غضب ہے

١٠٣

فرماتے ہیں پیارو نہ مرے دل کی تمنا
[illegible]
اے اللہ [illegible]
اے بھائی [illegible] آرام [illegible]

حسرت ہے نہ ہر دم رخ شبیر کو دیکھا
پھر جا کے ذرا مادر دلگیر کو دیکھا

١٠٤

سینے پہ [illegible] فرزندی
وہ [illegible] صاحب [illegible] فرزندی
منہ والدہ صاحب [illegible] فرزندی
[illegible] حضرت [illegible] فرزندی

کب تھی یہ خبر آہ کہ ناکام رہیں گے
اماں جو خفا ہوں گی تو کیا ان سے کہیں گے

١٠٥

[illegible] والدہ صاحب [illegible]
[illegible] کا سبب [illegible]
اعدا نے [illegible]
[illegible]

کیا کیا نہ دل زار پہ صدمے سہے اک شب
پہلے جنھیں مرنا تھا وہ جیتے رہے اب تک

١٠٦

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دو جلد انھیں رن کی رضا دیر ستم ہے
اے صادق الاقرار دم لطف و کرم ہے

١٠٧

[illegible]
بھائی [illegible]
اب وقت [illegible]
[illegible]

سر دے کے کہیں جلد شریک شہدا ہوں
ارمان مرے نکلیں جو یہ حضرت پہ فدا ہوں

١٠٨

[illegible]
[illegible] اولاد [illegible]
[illegible]
[illegible]

وہ چھوڑے گا مر اک شیر مرے دل کو یقیں ہے
کس کس کا ابھی داغ مقدر میں نہیں ہے

۱۰۹

اس کی بنا شاہ دو عالم سے ہوئی ہے [illegible]
[illegible]
آداب بجا لائے وہ حضرت سے [illegible]
[illegible]
گویا ہوا جو راہواروں کو راتوں میں وہاں کے
طاؤس چمن رخش بنے دم کو اٹھا کے

۱۱۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دم بھر تھے مانند صبا تیز روی کے
گھوڑے بھی وہ پیرو تھے براق نبوی کے

۱۱۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حیرت ہے کہ اس عمر میں مشتاق اجل ہیں
کس باغ کے یہ پھول ہیں کس نخل کے پھل ہیں

۱۱۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گل پیرہن و گلبدن و غنچہ دہن ہیں
جعفر کے طریقے شہ مردان کے چلن ہیں

۱۱۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یہ حسن رقم فرض ہے کلک دو زباں پر
تصویر نفاست سے کھنچے صفحۂ جاں پر

۱۱۴

[illegible] ہیں دونوں
[illegible] ہیں دونوں
[illegible] ہیں دونوں
[illegible] ہیں دونوں
روشن ہے کہ شق القمر اعجاز نبی ہے
دیکھو کہ یہ صورت اسی نقشے سے ملی ہے

۱۱۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ان زلفوں سے اسرار خدا پیش نظر ہیں
گویا شب معراج کے یہ چار پہر ہیں

۱۱۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ان چاند سے چہروں کا جو ہے عکس زمیں پر
خورشید چکا چوند ہے واں چرخ بریں پر

۱۱۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سجدے کے لئے مردم دیدہ اٹھے ہیں
لو طواف کرو کعبے کے دروازے کھلے ہیں

۱۱۸

بینی کے الف خط سے یہ غنچہ جبیں
مصحف ہیں نشاں ان میں ہیں بل حسن
ہیں رنگ و دہن قند کمر لب شیریں
ابرو ہیں کہ ایک ایک اندیشہ ہے زمیں
دندان ہیں نگیں خاتم اقبال سخن کے
کوثر کے یہ قطرے ہیں یہ موتی ہیں عدن کے

۱۱۹

کیا صاحب توقیر یہ دندان نیک ہیں
سب شوق سے مرغوب رخ ... پیچ ہیں
محسن گلو سوز کا ناز کہ یہ علم ہیں
اس ملک نور کے سلسلے بیچ پھیلا ہیں
دونوں سے تجلی ہے عیاں نور و ضیا کی
یہ گرد میں پیدا ہوئیں قدرت سے خدا کی

۱۲۰

سینوں میں یہ یا ہوں کے سینہ سپر ہیں
یہ سینہ سیلی دل اب نظر ہیں
زیب صفا میں ہیں یا ملت میں قمر ہیں
ہیں علم سے معمور کہ گنجینۂ زر ہیں
ان سینوں سے اظہار ہے عالی نسبی کا
وہ مصحف زہرا یہ صحیفہ ہے نبی کا

۱۲۱

ہے بزم میں یہ یا عدد بازو دو ہیں
دیکھو جو انھیں شمس و قمر تاباں اور زوج ہیں
ان ہاتھوں کی تعریف میں ... فیض کے ... ہیں
سر کنگرۂ دوست طبیعت کو یہ بچو ہیں
رمز راست یہ مضمون یہ دعوی بھی سند ہیں
اعداد بتاتے ہیں کہ یہ چار عدد ہیں

۱۲۲

انگشت ہیں یہ بر کف ... سب ہیں
مضمون عدم ہے نظر ... نزار ہیں
اس راہ میں ... ہیں تشبیہ
زینت ... معما ہے بھلا حل ...
واقف نہیں اس رمز سے جو اہل نظر ہیں
کہنے کو ہیں دو ایک گرفتار نظر ہیں

۱۲۳

تیغ ... نہیں ... ہے
... جوش سے ... ہے
... تفاوت ...
...
نقش کف پا تاج سر مہر مبیں ہے
یہ پاؤں ہیں یا قائمۂ عرش بریں ہے

۱۲۴

ہیں قامت ... زیر شان اسد اللہ
... پشتیبان اسد اللہ
... ہمزبان اسد اللہ
... شان اسد اللہ
دہشت سے ہیں مضطر جو شجاعان زمن ہیں
غل ہے یہ جگر بند شہ قلعہ شکن ہیں

۱۲۵

[illegible]
جو سوچتے ہو سوچ لو وقفہ کوئی دم ہے
پھر ہم ہیں نہ تم ہو نہ بیابان ستم ہے

۱۲۶

[illegible]
مشہور ہے ثابت قدمی شیر خدا کی
حرف آئے گا جرأت میں اگر ان سے خطا کی

۱۲۷

ہم پیچھے ہٹاتا دل پہ جاتا ہیں یہیں برادر
شانِ اسداللہ دکھاتے ہیں برادر
زہرا کے لعینوں کو جتاتے ہیں برادر
پامال صفیں کرکے جو آتے ہیں برادر
کیوں ننگ گوارا کریں یہ نام کی جا ہے
تنہا کریں حملے تو لڑائی کا مزا ہے

۱۲۸

للہ وہ دلاور ہیں جو ہیں سر سے نہ ٹلتے
یوں لڑتے ہیں جو پیچھے قدم ہٹ کے نہ چلتے
دو دل سے ہم آور دیوں ہمت ہے نہ بجھتے
ایسا ہے جواں ہیں میں پہلی نہیں ظالم کہ نہ ہلتے
جھنگ میں کیل ہیں دو وزنگی سے بری ہیں
لاکھوں کو سمجھتے نہیں جو ہم وہ جری ہیں

۱۲۹

ہم آن میں بیٹھے ہیں پیچھے دکھا دیں صفِ جنگ
سب فوج کے ہو پامال ہو دشمن کے سب تنگ
دیر جب ہم بڑھیں تو نہیں جوش نہ آہنگ
ہل جائیں پریشان ہوں اس طرح سے بد رنگ
جب مولا کو ہم شجاعت سے وفا ہے
اکثر آپ مرے دل کو بڑھا دیں تو مزا ہے

۱۳۰

فرزند کو زہرا کی علی نے دی نشانی
سہون پر شفقت آپ اور میں ہوئی بچکانی
ہر اشکوں سے بھر دوں غم لیا فتنا ہوئی
ہیں تیغ تو بجھا کے بہن سے ..
ہیں شیر فگن شیرِ الٰہی کے نواسے
کیا بات ہے یہ بات ہمیں فضلِ خدا سے

۱۳۱

کس اور میں نے تھا تیغ زنی کا جو ہنر
وہ جوش جو ہے کہ ہو ولادر کی ہے نظر
میداں میں ہیں بڑھا چھٹے ہیں تلوار وہ صفدر
آغاز جب ہوا پریشان ہوئے لشکر
باقی نہ رہے ہوش کسی عربدہ جو میں
نعرہ کیا اور ڈوب گیا فوج عدو میں

۱۳۲

کس طرح ہوا دوڑ کے ہوں بھی وہ زور آیا
اس نے کہ شیر کے تو علی کا ہمسر آیا
اور اس میں ہنگامہ بشر نظر آیا
یاں بچھا کے صف پر سے شمشیر آیا
جو ہر دو کھلے تیغ صبا تھ دم کے
اور اڑنے لگے پرزے تن افواج ستم کے

۱۳۳

حضرت کی تو نازل ہوا اسبابِ ہمیں
بجلی تھی کہ وہ جوہر اعظم سے کہیں
تھی برق کی چمک تیغ و سپر زیر زمیں
یہ وار و ہنر ہے اندازِ نمود و صولتِ اولیں
جو تاب ہے جوہر کی وہ معنی کی لڑی ہے
قامت میں تو چھوٹی ہے پہ قیمت میں بڑی ہے

۱۳۴

شمشیر عرب کی ہاتھ میں بجلی کو دکھا کر
کاٹ آئی جو جوشن و بکتر کو اڑا کر
دھالوں کو لیا پنجوں سے جو ہر کو کاٹ کر
جا پہنچی پہ اوج کے کھلاڑی کو اڑا کر
بکھرے جو گئے نام مٹ اہلِ جفا کا
جس صف پہ چلی کام کیا کلکِ قضا کا

۱۳۵

کاٹ آئی زباں تیغ سپر کی جو سپر سی
گردن کسی کی جو سر سی تو دست سی
ہمت کی تھی کہ راہ میں آئی عدو سی
جب جھک پہ چمکی اس طرح بچی
گرانی تھی قیامت جو بدن پر چلی تھی کاٹ کر
اس ادا سے چلی تھی ہر اک تن سے جدا کر

١٣٦

جاتا تھا اُدھر [illegible] بن بن کر
[illegible] کی طرح اس پہ [illegible] بن کر
دل ظالموں کے [illegible] بن کر
پوشیدہ تھے ڈھالوں میں [illegible]

اُترے ہوئے تھے خوف سے منہ فوج عمر کے
خود بہر دشمن تھے کہ نقطے تھے سپر کے

١٣٧

[illegible] جسم سے جانیں نظر آئیں
[illegible] نظر آئیں
سینوں [illegible] نظر آئیں
نیزوں کی [illegible] نظر آئیں

پھیل پڑا سو فا سے چلے ہے نہ زرہ سے
پھیلی گئیں بکتر سے یہ کڑیاں زرہ سے

١٣٨

دیتا تھا ندا [illegible]
[illegible] صف کی [illegible]
[illegible]
[illegible]

سر لوٹنے میں لاش پہ ہے لاش برادر
شاباش ہے شاباش ہے شاباش برادر

١٣٩

[illegible] نیزوں میں تیغ آنے نہ پائے
[illegible] نہ جانے پائے
فانوس میں [illegible] شمع [illegible]
صدمہ کسی [illegible] کی طرح [illegible]

ہو نام خدا طاق ہر اک علم و ہنر میں
ہاں بھائی رہے ہر ستم ایجاد نظر میں

١٤٠

[illegible] پہ جھکا تھا
[illegible] صفت [illegible] اژدروں پہ
[illegible] کفاروں پہ [illegible]
[illegible] اعدا پہ [illegible]

مہلت نہ کسی بانی بدعت کو ذرا دو
نیزوں کو قلم کر دو سنانوں کو گرا دو

١٤١

نرغہ [illegible] آواز [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اک شور تھا کیا بدر سے یہ معرکہ کم ہے
کفار پہ تلوار محمد کی علم ہے

١٤٢

زخمی ہوا آخر وہ جری [illegible]
اور پشت پہ [illegible]
[illegible] غم [illegible] نظر آیا
جب وقت کہ بھائی [illegible] بھائی نظر آیا

صدمہ یہ ہوا رک گیا دم ہونٹوں پہ آ کے
بس رہ گیا دریا کی طرف آنکھ اٹھا کے

١٤٣

تنہا ہوا جب [illegible] نظر آئی
[illegible] جدائی
[illegible] بھائی
[illegible] بھائی

دم تیغوں میں گھر گھر لے بھرو سرو قدی کا
ہشیار یہی وقت ہے ثابت قدمی کا

١٤٤

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اس وقت بھی آنکھیں نہیں کھلتی ہیں عجب ہے
دو میر اگر سو گئے بھائی تو غضب ہے

١٤٥

جس دم بڑھا فوج سے نکلا ستمگر ا[illegible]
گھبرا کے لعین دشت بلا میں پکارا
یاں عون نے بھی دل سے [illegible]
لی تیغ کیا اسپ صبا سیر کو اشارا
رہوار نے مانند پری تیز پری کی
بجلی سی چمکنے لگی تلوار جری کی

١٤٦

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
زندے ہوئے خاموش تو بس موت [illegible]
دریا کی طرح فوج ستم گھٹ گئی بڑھ کے

١٤٧

[illegible] چلنے لگی تلوار
[illegible] لگی تلوار
[illegible] چلنے لگی تلوار
[illegible]
موت آئی یہ خونخوار نظر آئی جس کو
بے لے دو کئے چھوڑا نہ اوسے باگی [illegible]

١٤٨

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گہ خود سے گہ سر سے گئی صدر کرے
تھا قہر لپکتی ہوئی نکلی یہ جدھر سے

١٤٩

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کس منھ سے فغاں آہ کے ہمراہ نہ نکلی
پر جان کے بچنے کی کوئی راہ نہ نکلی

١٥٠

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہلچل میں تھے بانوں صفوں میں پروں میں
تلواریں رہیں داب میں خنجر کمروں میں

١٥١

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دے ساتھ کسی کا کوئی یہ ہوش کہاں ہے
قابو میں نہ دل ہے نہ جگر ہے نہ زباں ہے

١٥٢

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نافہموں کو غفلت کی جہالت کی سزا دی
دل توڑ دیئے کفر کی بنیاد مٹا دی

١٥٣

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مہلت یہ کہاں تھی جو کریں وار سنبھل کر
ٹھنڈے ہوئے ناری کف افسوس کو مل کر

۱۵۴

دالاں جو دھوپ میں سر کی سپر جنگ بھی تھی
آنکھوں میں پیاس سے نظر کا بے پتہ بھی
پہلو میں لعینوں کے نکل کر بے پوچھی
آہن قفس بند کر کے لاشے کو دکھوتی

سفاک ہے پر خوں میں بھرنے کی قسم ہے
پابند روانی ہے ٹھہرنے کی قسم ہے

۱۵۵

شبنم کے آگ واسطے پیدا ہوئی وہ صف
سیارہ و دو عالم سے ہے پامال وہ صف
جنبش میں نہیں گرد ہے زیر و زبر صف
برش سے تیغ کی جو بچا اور پہ صف

تن سایہ سے سایہ متوحش ہوا تن سے
پارے کی طرح دھوپ بھی لرزی ترے تن سے

۱۵۶

جب تک کہ نہ بھوکے رہے بیٹھ پہ دکا
کیا ہوتا ہے روکے سے رکا ہے بیٹھ کا
دو چار جلوں میں جو ترلان ہوئے اٹھا
زن بھاف ہوا بھتری گئی

بے بھائی کے دیکھا جو ادھر آرام کہاں تھا
یہ شیر بھی ہو بچا دیں وہ شیر جہاں تھا

۱۵۷

غالب کو جو مطلوب ہے کی فوج ادائی
ٹھہرا دل شبیر ہے سب درد جدائی
شبیر نے لگے جب یہ بات بنائی
صد شکر کہ اللہ نے یہ شکل دکھائی

تھا صدمۂ دوری غمِ جاں کاہ برادر
لڑتے ہوئے پہنچے ہو کہاں واہ برادر

۱۵۸

اولاد جو دی کوثری یہ بات بھلا تھی
پھر کر کیا تھا جنگ یہ ساری نہ جتا تھی
فیض جو بہی آب سے کون اپنی جتا تھی
کربلا میں تھی دو جہاں میں بخش فنا تھی

آتا بھی فقط موت کے رونے سے رکے تھے
یہاں سے بھی یہ مردود ازل بھاگ چکے تھے

۱۵۹

عباس میں ہی ہیں ہے سلطنت خاک عالم
ملنے لب دریا کے پہ شعر ہے دیر
جیب خاطر سے جلا ہے دل بیٹھ
سرخی سے جھکا جاتا

تقریر کی طاقت ہے نہ یارا ہے بیاں کے
یہ پیاس ہے لپٹی ہوئی تالو سے زباں ہے

۱۶۰

بھائی سے بھائی نے کہا نہ ہم میں عورت
پانی جو پیا خاک میں سب لطف نہیں وقت
دنیا میں جئیں چین ہوا ایسی نہیں صعوبت
سمجھو ہے یہ پیاس پہ ایذا یہ صعوبت

بھولے سے بھی دیکھو نہ ادھر جاؤ برادر
اب چلتے ہیں کوثر پہ نہ گھبراؤ برادر

۱۶۱

دو روز سے پیاسا ہے یہ بیٹا یہ پانی
دھوپ سر پہ ہے ہی یہ ٹھنڈی چمن پانی
منظور ہے سب کچھ یہ بس پیاس بجھانی
یہ شاہِ امم حلق سے اتری

جینے کا مزہ ہستی فانی میں نہیں ہے
اس پیاس میں جو لطف ہے پانی میں نہیں ہے

۱۶۲

میدان سے ترائی میں جو پہنچے شہ والا
زینب کا عجب حال ہوا دیکھ کے
بالائے زمیں بیٹھی ہوا
بھلائی

سب کہنے کو ہے عباس تھیں دنیا یہ کب ہے
بچے میں اگر پی لیا پانی تو غضب ہے

۱۶۳

بچپنے میں کسی نے یہاں پانی نہیں پایا
ہے پیاس سے عالم [illegible] اٹھایا
سونے تھا وہ نہیں دھوپ میں [illegible] آیا
سمجھا ہے کہ [illegible]

حیران ہوں میں نہر سے کیا کام بھلا تھا
دریا پہ وہ جائیں وہ نہیں کس نے کہا تھا

۱۶۴

بیٹے مجھے ہوں [illegible] کیا کیا تھا
شبیر تو پیاسے ہوں وہاں پانی [illegible]
دیتے ہیں وہ جان [illegible]
دل صاف مرا ہوگا [illegible]

ماں تم سے ہے ناراض یہ کہہ دو کہیں جا کے
غیرت ہے تو اب منہ نہ دکھائیں مجھے آ کے

۱۶۵

حضرت نے [illegible] سنی جب
[illegible] زینب
[illegible]
میں ایک [illegible]

ہیں اہل وفا جی سے گذر جائیں گے دونوں
اے بنت علی پیاسے ہی مر جائیں گے دونوں

۱۶۶

افسوس عجب وقت ہوا دونوں کا جانا
دشوار ہے یہاں [illegible]
فاقوں میں ہیں جو [illegible] نظر [illegible]
ہے رخصت کسی صورت [illegible]

کیا عمر تھی سات آٹھ برس کے ابھی سن تھے
آرام کے یہ دن تھے کہ تکلیف کے دن تھے

۱۶۷

[illegible]
معصوموں نے [illegible]
[illegible]
[illegible]

غربت میں ستم ہے وطن آواروں کا مرنا
فریاد مری موت ہے ان پیاروں کا مرنا

۱۶۸

زینب نے [illegible] بنت علی [illegible]
جلائی کہ [illegible] دونوں کا حضرت [illegible]
اس طرح سے [illegible]
[illegible]

یا حق یہ قلق اے پسر شاہ نجف ہے
اطہ یہ فدا ہوں تو غلامی کا شرف ہے

۱۶۹

دل [illegible]
ان جانباز [illegible]
[illegible]
یا فاطمہ [illegible]

ہے شکر کی جا حق کو کوئی مجھ سے جدا ہو
حضرت کی بچے جان تو زینب بھی فدا ہو

۱۷۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوں آپ کو صدمے یہ گوارا نہیں مجھ کو
حضرت کے سوا بس کوئی پیارا نہیں مجھ کو

۱۷۱

[illegible] دونوں نے اک ایک پکارا
جلد آئے [illegible] موت نے مارا
دم لب پہ ہے [illegible]
[illegible] دنیا [illegible]

[illegible] اور چراغ سحری ہیں
یہ دونوں غلام آپ کے [illegible]

۱۶۲

یہ سن کے چلے خاک پہ تا شہ ابرار
ہمراہ ہوئے اکبر و عباس علمدار
گھبرا کے لگی کہنے یہ زینب جگر افگار
تب اکبر کیا ضعف سے بھیا ہوا بیدار

سچ ہے جو بے دم ہو تو کس طرح قرار آئے
ہر چند کیا ضبط پہ آنسو نکل آئے

۱۶۵

حضرت کی صدا سن کے اٹھے تھام کے ہتھیار
ہاتھوں کو دھرے ہاتھ پہ بھائی کے وفادار
کروٹ ہی پہ بیٹھے نہیں طاقت گفتار
پر آپ یہ بیٹھے ہوئے باپ سے ابرار

اب موت کی ہچکی ہے تو اعضا شکنی ہے
کیا بولیں کہ جانوں پہ غلاموں کے بنی ہے

۱۶۳

دیکھا کہ پڑے ہیں وہ شہیدان وفا کیش
سینے پہ ہیں زخم اور بدن خون میں ہیں ریش
دیکھا تو ہیں دو نوجواں خاک پہ درپیش
ہیں بیچ میں بھائی کے ایک جگر دونوں برادر

دل اس کا ہے مجروح فگار اور جگر ہے
اک بھائی کا پہلو ہے اور ایک بھائی کا سر ہے

۱۶۶

آئے جو پہ بیٹھے ہیں وہ بھی زانو سے بنے
سینے سے ہمی لگائے ہوئے سب دونوں کو روئے
ہمراہ ہیں نہ بابا نہ بھی ہمرہ یہ بھائی
زینب کے پسر بچھڑے علی یاد ہی آئے

فردوس معلا کے مسافر ہوئے دونوں
پانی نہ ملا پیاسے ہی آخر ہوئے دونوں

۱۶۴

زخموں میں ہے بیٹا کہ پسر تھا جو نرالا
تھا ان کو بھی پالا ہے اسی ماں نے ہی پالا
مرنے کے لئے شمر نے قدموں سے نکالا
عباس کی اس دکھ میں ہیں جنت کے سنبھالا

مشتاق تھے جس کے وہ غریب الوطن آیا
لو ہوش میں آؤ یہ اسیر محن آیا

۱۶۷

ناموس انہیں ہی پہ ہے بس نہیں یارا
بے ہے تھی یہ جنس زینب کو ہے دیدار
زینب کی اسیری کے ہی یہ دھن میں ہے سنسار
زینب کی پریشانی یہ سر آیا ہے یہ بار

ہے کونسا وہ دل جو نہیں سینہ میں شق ہے
یہ مرثیہ مقتل کے مرقع کا ورق ہے

رباعی

احسان نہیں گر نہ بزم عزا میں آئے
آئے تو پناہ مصطفےٰ میں آئے
گرمی ہی کے دن تھے کہ تمہاری خاطر
شبیر وطن سے کربلا میں آئے

رباعی

مومنو یہ مقام زاری ہے
روؤ اب وقت اشکباری ہے
فاطمہ آچکی ہیں مجلس میں
اب حسین کی عزاداری ہے

۱ [illegible]	۴ [illegible]	۷ [illegible]
مصرع بھی تازہ رنگ سے رشک بہار میں بیتیں نہیں گوندھے ہوئے پھول ہار ہیں	بیتوں میں پیچ و تاب ہے گیسوئے حور کا بین السطور پاٹ ہے دریائے نور کا	یہ رنگ کب ہے مرغ چمن کی صفیر میں تحریر و رمزے کا مزا ہے صریر میں
۲ [illegible]	۵ [illegible]	۸ [illegible]
یوں جلوہ گر ہیں شاہد معنی حجاب میں جس طرح حسن چہرۂ یوسف نقاب میں	چشمک ہمہ کے فکر بلاغت تلاش کی دیتا ہے کلک بڑھ کے صدا دور باش کی	لکھنا ضرور ہو کسی جا گر ممات ۲ نکلے قلم سے نقطہ دہان پر حیات کا
۳ [illegible]	۶ [illegible]	۹ [illegible]
بلبل کا دل پھڑکتا ہے حسن کلام پر مضموں کے پھول لٹتے ہیں مطلع تمام پر	لہجہ سوز بان فصاحت نواز کا تار نفس میں سوز ہے مطرب کے ساز کا	ساز طرب ہے حرف ہر اک کامیاب ہے جو دائرہ ہے رنگ دہ آفتاب ہے

۱۰

رنگین ہے بوستان مضامین شفق شفق

ہے جس کے خار سے گل جنت عرق عرق

ہے سلک رنگ لوح مرصع ورق ورق

[illegible] بنا ہوا ہے جواہر طبق طبق

فصل خدا سے کان گہر ہے دہن مرا

تلتا ہے موتیوں کے برابر سخن مرا

۱۱

[illegible]

بندش ہے غیرت رخ لیلا معانی میں

انصاف کی طلب ہے فقط رونمائی میں

۱۲

[illegible]

نیساں پڑے زمیں پہ تو مٹی خراب ہو

قطرہ گرے صدف میں تو در خوشاب ہو

۱۳

[illegible]

بیکار ہے ریاض جو حاصل ثمر نہیں

عنبر بھی خاک ہے کوئی خواہاں اگر نہیں

۱۴

[illegible]

بے آبرو گہر ہے اگر مشتری نہ ہو

الماس سنگ ہے جو کوئی جوہری نہ ہو

۱۵

[illegible]

ہاں خامشی پسند ہنرمند رکھتے ہیں

شیریں زبان جو ہوتے ہیں لب بند رکھتے ہیں

۱۶

[illegible]

مدح سخن نہ ذہن کی توصیف چاہیے

ابن حسنؑ کے حسن کی تعریف چاہیے

۱۷

[illegible]

جلوہ تھا یوں ستاروں کا اوس کی رات میں

افراط روشنی کی ہو جیسے برات میں

۱۸

[illegible]

جلوہ عیاں تھا قدرت پروردگار کا

عالم تھا آدھی رات کو نصف النہار کا

۱۹
تھا اک طرف تو جلوۂ مہتابِ آسمان
اک سمت اختروں سے عروسِ فلک کی شان
سبزی تھی وہ کہ جا بجا جہاں میں روشنی جہان
افشاں چنے ہوئے تھے ستارے زمین پر
جلوہ جدا تھا عقدِ ثریا کے نور کا
روشن تھا جھاڑ بامِ فلک پر بلور کا

۲۰
تھا باغِ خلد شجر و بیاباں تھی سب بہار
اک اک شجر سے جائے چمن تھی سب بہار
خوشبو سے ہو رہا تھا عرب کا دیار
عنبر تھا چمن سے نورِ وقتِ صبح بار
عالم تھا چاندنی سے فزوں شب کے چھاؤں کا
تھا فرش ہر شجر کے تلے دھوپ چھاؤں کا

۲۱
تھی محفلوں میں شادی کی تقریب دھوم دھام
سیّاں و جبریل تھے مصروفِ اہتمام
آراستہ وہ بزم تھی کس طرح سے تھا مقام
بیٹھے ہوئے تھے یکجا سب
خنداں تھے بار بار یہ غنچوں کا حال تھا
اک اک نہال گلشنِ جنت نہال تھا

۲۲
تھی منتظر کہ آئیں نبی زمن
جس کی تھی آرزو ہے تمنا میں زہرا و
دولہا کے اشتیاق میں سب تھے بیقرار
معشوق کی وہ دولہن
آمد تھی دلبرِ حسن خوش صفات کی
حوریں بھی راہ دیکھ رہی تھیں برات کی

۲۳
رونق فزا تھیں فاطمہ زہرا و آسیہ
زینب بھی تھیں بخوشی وہاں اور مریم
تھیں ہوئے نئی کوئی
حاضر تھی کوئی حلۂ جنت لئے ہوئے
اور کوئی سلسبیل کا شربت لئے ہوئے

۲۴
اول سے خلد فاطمہ کا گلشن تھا سراسر
کوثر کا آب سب کے لبوں پر آب
ہر ایک کی زبان پر تھا
دولہا بھی اور دولہن بھی
سب کے جگر ہوں سرد شرابِ طہور سے
گرمی میں بھوکے پیاسے مدعا آئے ہیں دور سے

۲۵
تھی فاطمہ کا تھا زینب
بھی تھی ان
بیکس دولہن کو چھوڑ کے دنیا سے جب گئیں
خالی برات لاتا ہے دولہا بخت نہیں

۲۶
وہ نور شب وہ جمیع فلک پناہ
سو بار شکوہ خانۂ اقبال عز و جاہ
سلطانِ رسولِ الٰہی کی بارگاہ
جب کبھی
آنکھوں کو مل رہے تھے ملک آستان سے
خیمے کا سر ملا ہوا تھا آسمان سے

۲۷
وہ فرش اور وہ مسندِ زرتار وہ وطن
عرش بریں بھی جس کی جالی تھا
وہ کرسی و مکان جس
تھا آسمان کو
گیتی کو ناز تھا کہ مرا اوج آج ہے
خیمہ نہیں ہے یہ سرِ گردوں کا تاج ہے

۲۸

رونق تھی زینب ... [illegible] عید تھا عشور

جلنا تھا اور دیکھنا ... کا دن [illegible]

شعلہ سی ... کا رخ ... [illegible] ... حضور

جاری تھے اشک ... [illegible]

ہر چند گریہ کرنے کی پروانگی نہ تھی
جو ضبط ایسی آگ دلوں میں لگی نہ تھی

۲۹

سر پہ ... [illegible] ... شب کا وقت تمام

بیٹھی تھیں ... [illegible] ... سلام

حضرت ... [illegible]

دولت لٹے گی بادشہ کائنات کی
یہ رات آخری ہے ہماری حیات کی

۳۰

صبح فراق آئی ہے ... [illegible]

مسکن خالی ہو گا ... [illegible]

بیمار بھی ... [illegible]

ترغیب ہے ادا دن کا ... [illegible]
سمجھوں کہاں میں تم کو ... [illegible]

۳۱

واحسرتا کہ آج رسولِ زمن نہیں

افسوس فاطمہ نہیں ... [illegible] ... نہیں

صدمہ ہے یہ کہ ... میں بھائی حسن نہیں

آفت کا سامنا ہے اور اپنا وطن نہیں

رن سے وداع ہونے کو جب آئے گا حسینؑ
کس کو سپرد کر کے تمھیں جائے گا حسینؑ

۳۲

... [illegible]

آنکھوں پہ مجتبیٰ کی نشانی لیے ہیں ہم
قاسم کو دیکھ دیکھ کے اب تک جیے ہیں ہم

۳۳

... [illegible]

کیونکر رکھوں عزیز نہ اس نور عین کو
سب یاد ہے حسن کی وصیت حسین کو

۳۴

... [illegible] ... شادی کا نام ہے

... [illegible]

ہنگام صبح ... کیا انقلاب ہو
ایسا نہ ہو کہ ... بھائی سے مجھ کو حجاب ہو

۳۵

... [illegible]

شادی ہے عقد قاسم یوسف جمال کی
ہم بھی بہار دیکھ لیں اس نونہال کی

۳۶

... [illegible]

تار آنسوؤں کا دونوں کی غربت ... [illegible]
آخر کو عقد مہر شہادت پہ بندھ گیا

۳۷

بیٹھا ہوئے وہ وارث [illegible]
بیٹھا اس ایک برس [illegible] دو ماہ پیمبر
دو بیٹے زینب کو ایک جا [illegible]
وہ آفتاب نور ہوئے ساتھ جلوہ گر

دو گل ریاض مرتضوی کے بہم ہوئے
روشن کن حرم وہ چراغ حرم ہوئے

۳۸

نکلے حرم سرا سے [illegible] حجاب
سب نے امام پاک سے [illegible]
پیشانیاں زمین پہ [illegible]
[illegible] بخشے [illegible] نے نماز

دنیا میں ان کو دولت عقبیٰ عطا ہوئی
جو جس نے کی دعا وہ قبول خدا ہوئی

۳۹

کہتے تھے [illegible] انعام [illegible]
جب [illegible] ہونے [illegible] صدا
حاضر ہوا وہ [illegible] میں مصطفیٰ
[illegible] ہوئے سوار شہنشاہ کربلا

کھینچی تور دوہ تو گردوں رکاب تھے
گھوڑا سحاب تھا تو حسین آفتاب تھے

۴۰

دولہا وہ دلہن کو دیکھ کے [illegible]
سب نے [illegible] دو نوں کی [illegible]
دولہا [illegible] دلہن [illegible]
[illegible] کوئی رو دل زار زار

شادی و غم کا ساتھ تھا قاسم کی چاہ میں
باقی جو رات تھی وہ کٹی اشک و آہ میں

۴۱

[illegible] آواز دو فنا
میدان میں بیاہ [illegible] دل بجا
[illegible] ہوئے شاہ کربلا
[illegible] حرم سرا میں [illegible]

لشکر میں طبل جنگ ستمگر بجاتے ہیں
لاکر کفن پنہاؤ کہ ہم مرنے جاتے ہیں

۴۲

[illegible] اک جو ان سے سوار
دکھلانے سب [illegible]
[illegible] ہو کے [illegible]
[illegible] ہو گئے [illegible]

تا فوج کفر لشکر اسماں پہونچ گیا
نزدیک مورچوں کے سلیماں پہونچ گیا

۴۳

[illegible] ہوئی [illegible] آفتاب ہے
فضہ [illegible] شباب ہے
[illegible] اکبر عالی جناب ہے
[illegible] نکالا [illegible]

ہاں جلد محو طاعت پروردگار ہو
پڑھ لو نماز صبح تو چل کر سوار ہو

۴۴

رخصت وہ [illegible]
[illegible] ہو [illegible] حجاب
[illegible] جنگ [illegible] آفتاب
[illegible] حرم [illegible]

گرد اوڑا کے خاک ہٹی آستان سے
نکلے حسین حیدر صفدر کی شان سے

۴۵

[illegible] حضرت عباس نے علم
[illegible] زمین [illegible]
[illegible] رن کے [illegible]
[illegible] علم

لے لیکے اذن جنگ امام امام سے
ایک ایک رفیق لڑنے لگا فوج شام سے

۴۶

شوکت وہ منفرد و جرار و نامدار
حضرت پہ تھوڑی دیر میں سب ہو گئے نثار
سلمہ کے بھی پسر ہوئے سرگرم کارزار
بعد اون کے قتل ہو گئے زینب کے گلعذار

ماتم کی اہل بیت میں اک دھوم پڑ گئی
غل تھا کہ کوکھ بنت علیؑ کی اجڑ گئی

۴۷

زینب کی بیبیاں تھیں کہ [illegible] لال
صدقے ہوئے وہ اوٹھ گئے دنیا سے مہ جمال
قربان علیؑ کے [illegible] ایسے نونہال
[illegible] شاہ کی بہنا کی گود لال

رخصت طلب ہے بھائی بھی بیٹا بھی [illegible]
دیکھوں جدائی ہوتی ہے اب کس دلیر سے

۴۸

جھک کر [illegible] بجا لائے سب تمام
تب ماں نے [illegible] رسول فلک مقام
حضرت سے گر جدا ہوئے عباس نیک نام
عاشق ہیں اون کے جو [illegible] آ گئے

سنبھلے گا دل نہ راحت جان بتولؑ کا
ہر طرح گھر تباہ ہوا ابن رسولؐ کا

۴۹

رونق تھیں ساری بیبیاں جس کی [illegible]
بیٹی ہوئی تھی صبح میں جو بیوہ دلہن
زانو سے سر اوٹھا کے یہ بولی وہ خستہ تن
اک خانہ زاد بھی تو ہے باقی ابھی یہیں

بھائی کا اور نہ بیٹے کا غم ہو امام کو
دونوں پہ پہلے صدقہ کریں اس غلام کو

۵۰

بھولا نہیں پدر کی وصیت وہ لالہ فام
شب تک یہی تھا ذکر زبان پہ [illegible] غلام
کہتا تھا گل سے نرغۂ اعدا میں ہے امام
اماں دعا کرو کہ ہم آئیں کچھ اُس کے کام

ہوں سرخ رو اگر یہ بدن خون میں غرق ہو
کٹ جائے سر پہ حکم پدر میں نہ فرق ہو

۵۱

بولی یہ سن کے حضرت زینبؑ [illegible]
مر جائے وہ جو رات کو جس کا ہوا ہو بیاہ
بیوی ابھی تو دولھا سے ہے وہ [illegible] ماہ
[illegible] اس کو [illegible]

بیوہ خدا دکھائے نہ بانو کی جائی کو
برباد کیا کریں گے حسن کی کمائی کو

۵۲

جھولے کے [illegible] وہ [illegible] میں پر رو دیا
اک رات کی دولہن کو بھی [illegible]
آنسو بہا کے ماں نے کہا [illegible]
[illegible] نہیں کبھی جو مقدر کا ہے لکھا

میں چپکے چپکے روتی تھی جس وقت بیاہ تھا
یہ سانحہ تو رات سے پیش نگاہ تھا

۵۳

سن کر یہ روئیں بیبیاں [illegible] زار زار
بابا سے آ کے [illegible] قضا [illegible] کار
سب سے کہا کہ اے عوض شاہ نامدار
لو اب جہاں سے جاتا ہے [illegible]

ہے بیقرار آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے
روتا ہے شہ کے پاؤں پہ سر اپنا دھرے ہوئے

۵۴

یہ حال کہتی تھی ابھی وہ غمزدہ
ناگاہ آئی نالۂ [illegible] کی صدا
بانو پکاری دل کی [illegible] وفا
[illegible] آئے [illegible]

ماں سے کہا کہ عازم دار السلام ہیں
دودھ آپ بخشد یجئے کہ ہم تشنہ کام ہیں

۵۵

بیٹی کی بیٹھی لگا کے ماتم سے غم
سر پیٹنے لگی کوئی بدرد و غم
سر مل کے ہاتھ کوئی پکاری کہ ہے ستم
رولی کوئی بس اب نہ جئیں گے ہم

رو کا بہت یہ آہ دہن سے نکل گئی
غم کی چھری دولہن کے کلیجہ پہ چل گئی

۵۶

بیٹھی نہ رب آئے جو دولہا دولہن کے گھر
گھونگھٹ جو کھولا بار ادھر [illegible]
دولہا سے [illegible]
[illegible]

سمجھو تم یہ مرضی رب جلیل ہے
کہنا ہو کچھ تو کہہ لو کہ عرصہ قلیل ہے

۵۷

چلاؤ بس کوئی دیر کہ آئی سحر
[illegible]
[illegible]
صورت دکھاؤ بات [illegible]

دیکھو گی اک گھڑی ہی میں آنکھیں کھولیں گے
آواز بھی جو دو گی تو پھر ہم نہ بولیں گے

۵۸

[illegible]

لٹتا ہے باغ اپنی خوشی پہ روتے ہیں
شادی کا گھر اجڑتا ہے ہم ماند ہوتے ہیں

۵۹

[illegible]

آفت ہے دکھ رنڈاپے کا کمسن کے واسطے
بیاہی دولہن بنی تھی اسی دن کے واسطے

۶۰

[illegible]

رنڈسالا اس برس دیکھ کے سوا لائیں گی
بن بیاہیوں کو سانپ سے کیسے بچائیں گی

۶۱

[illegible]

کہہ دو پھوپھی سے رونے کو اسمٰعیل اور لیں
چادر سپید لا کے مرے سر پہ ڈال دیں

۶۲

[illegible]

آفت نصیب خستہ جگر دل فگار ہوں
سر ننگے اب رہوں گی کہ میں سوگوار ہوں

۶۳

[illegible]

قاسم نے کی نگاہ نہ رونے پہ ایک کے
منہ سے ادھر کھڑے ہوئے تیرا ٹیک کے

۶۴

مادر سے عرض کی کہ خدا حافظ اماں جان
رن آئے اب جو بیٹھو بہن بس ایک آن
اس نے کہا کہ بیٹھی اسی بات کے قربان
وارث ہی جری تو ہیں علی کی یہ شان

دیکھو مری طرف نہ دولہن پر نظر کرو
جاؤ چچا پہ تیغوں میں سینہ سپر کرو

۶۵

تسلیم کی جھکا کے سر دولہا زمین تک
دولہا سے جھک کے عرش نے ماسر جہاں تک
عابد کی ماں [illegible]
ان شیخ [illegible]

عصمت سرا میں رونے سے کہرام پڑ گیا
غل تھا کہ گھر حسین و حسن کا اُجڑ گیا

۶۶

[illegible] تیغ تیز
[illegible] آسماں ہیں
[illegible]
[illegible]

ہم سرکشی میں مستعد کارزار ہیں
حکم جدال کے آپ سے امیدوار ہیں

۶۷

شہ نے گلے لگا لیا اور رو کے زار زار
ارشاد یہ کیا کہ طلب ہو رہوار
گلگون و دُلہن بنا ہوا آیا وہ ایکبار
زین پہ عجب جلوس سے دولہا ہوا سوار

جاہ و جلال و صولت و شوکت کا زور تھا
دولہا کا غل تھا سامنے باجوں کا شور تھا

۶۸

[illegible] سمند
[illegible] ہی سمند
[illegible] ادا ہی سمند
[illegible]

حیرت میں تھے ہرن کہ یہ کیا طمطراق ہے
غل طائروں میں تھا کہ یہ گھوڑا براق ہے

۶۹

[illegible] قدم
[illegible] قدم
[illegible] قدم
[illegible] قدم

اے جان جان ملائکہ ہمراہ ہیں ترے
مرغان کوہ قاف ہوا خواہ ہیں ترے

۷۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آمد میں سب میں طور نسیم بہار کے
پوچھے تپک زوی کوئی دل سے سوار کے

۷۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دیکھا فروغ رُخ جو فزوں مہر و ماہ سے
یوسف کا حسن گر گیا سب کی نگاہ سے

۷۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیا روک سکو گے آہنی ڈھالوں کی آڑ سے
رکتی نہیں ہے تیغ ہماری پہاڑ سے

۷۳

[illegible]

میں بھی غلام ابن اسد حق کے ولی کا ہوں
شبیر کا نور عین ہوں پوتا علی کا ہوں

۷۴

[illegible]

حملہ کیا جو بگڑی یہ سہرا لپیٹ کے
ہٹ ہٹ گئے پہاڑ بھی دامن سمیٹ کے

۷۵

[illegible]

خوں ریزیوں پہ ہاتھ تھا اوس کا تلا ہوا
کیسا حجاب لاکھوں میں تنہا کھلا ہوا

۷۶

[illegible]

عکس اوس کا بنا دیوں کے تن کو جلا گیا
ٹھنڈا ہوا وہ شخص جو سائے میں آ گیا

۷۷

[illegible]

گر کوفیوں کے دل پہ گرے فوج شام پر
تھی ایک برق جلوہ نما ہر مقام پر

۷۸

[illegible]

لشکر میں ڈھونڈھتا کوئی پیک قضا کی طرح
پنجے سے چھوڑتی تھی نہ زر دختا کی طرح

۷۹

[illegible]

منہ جس پہ مارا دم میں وہ موذی تمام تھا
خون پی کے اوگلے زہر اوسی کا یہ کام تھا

۸۰

[illegible]

نخوت کماں کشوں کے سروں سے ہوا ہوئی
چلاتے تھے کہ اب نہ لڑیں گے خطا ہوئی

۸۱

[illegible]

سرکش کو برچھی کی سزا ناگہاں ملی
نہ تیر کو مفر نہ کماں کو اماں ملی

۸۲

[illegible]

غل تھا یہ ضرب ہے اسد ذوالجلال کی
اب کوئی دم میں فتح ہے شبّر کے لال کی

۸۳

[illegible]

عاجز سواری نہ فقط وقت جنگ تھے
توسن کی جست و خیز سے گھوڑے بھی تنگ تھے

۸۴

[illegible]

سب راستہ فلک پہ بھی جانے کا یاد تھا
ہاں راکبِ براق کا وہ خانہ زاد تھا

۸۵

[illegible]

چشم حباب کو بھی قدم کی خبر نہ ہو
پانی پہ یوں رواں ہو کہ تتلی بھی تر نہ ہو

۸۶

[illegible]

نعلوں کی ضو دکھائے اگر اوڑ کے راہ سے
گر جائے ماہِ نو کا چم و خم نگاہ سے

۸۷

[illegible]

طرہ یہ تھا کہ تاب عتاب اک ذرا نہ تھی
دُلدُل کی بدھی اوس کے لئے تازیانہ تھی

۸۸

[illegible]

رگ رگ میں ہے تڑپ دلِ بیتاب کی طرح
تسکین نہیں لہو کو بھی سیماب کی طرح

۸۹

[illegible]

مجروح جو گرا اوسے پامال کر دیا
شبدیز سبزہ رنگ نے رن لال کر دیا

۹۰

[illegible]

تھی نوک قہر کی تو قیامت کی دھار تھی
ہر چار آئینے کی سناں وار پار تھی

۹۱

نیزہ بڑھا کے اُس نے اُبھارا تھا [illegible]
تھی دست نیزہ باز کی بازوؤں میں [illegible]
ازرق سے کہہ رہا تھا ابن سعد مفتری
دیکھی ہے نیزہ باز و مرداں کی صفدری

کوتہ ہے قد یہ دست شجاعت دراز ہے
دم بند سب کا ہے یہ غضب نیزہ باز ہے

۹۲

تو فوج میں جواں کوئی تجھ سا [illegible]
ایسا کہ جائے دے نہ سکے اے لعنتی جواب
سنبھلا نہ یہ سنی جو وہ خانمان خراب
دیکھا [illegible] پسر کی طرف کھا کے پیچ و تاب

مطلب پدر کا وہ ستم آرا سمجھ گیا
موذی اوس اژدہے کا اشارا سمجھ گیا

۹۳

نیزہ ہلا کے [illegible] کیا بلند
نکلا شقی پہ [illegible] سے اڑتا ہوا سمند
قاسم پکارے او ستمگر [illegible]
نیزہ [illegible] غرور [illegible]

کھل جائے گا کہ ہم اسد حق کے شیر ہیں
نیزوں میں کھیل کر جو پلے وہ دلیر ہیں

۹۴

نسبت ہے کیا [illegible] نیزے [illegible]
دو شاخ میں علم کی [illegible] زبان [illegible]
مرتا ہو وہ کان تک [illegible]
بچھو ہے [illegible] جنگ کے نیزے [illegible] عیب

وہ معرکہ میں پست ہے یہ سرفراز ہے
افعی ہے وہ یہ موت کا دست دراز ہے

۹۵

سُن کر یہ لعین غیظ میں آیا وہ نابکار
لاوا دیا اوس نے کہ اوڑا دشت میں غبار
بولا [illegible] نیزہ اوس کا [illegible] ایک بار
سر پر ابھی [illegible]

بس اب اجل کے آنے میں دم بھر کی دیر ہے
کاوا نہیں یہ سب تیری قسمت کا پھیر ہے

۹۶

[illegible] نکلا [illegible] ستم شعار
[illegible] نگاہ
[illegible] نفاس کی [illegible]
[illegible]

طور اس کی غفلتوں کا عجیب و غریب ہے
مطلق خبر نہیں کہ جہنم قریب ہے

۹۷

[illegible] آنکھ ملاتا ہوا بڑھا
نیزے سے نیزہ [illegible] ملاتا ہوا بڑھا
سر کو جھکا کے سناں کی دکھاتا ہوا بڑھا
[illegible] بڑھا

آ کر قریب بھول گیا مکر و کید کو
منھ پر اسد کے موت لگا لائی صید کو

۹۸

نیزہ اوٹھا کے قاسم ذی شان نے [illegible]
آنکھوں [illegible]
[illegible] بھی
دو چار بار اوس کی [illegible]

دونوں طرف جو دھوپ میں نیزے چمکتے تھے
گویا ہوا پہ آگ کے شعلے لپکتے تھے

۹۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

منھ سے شرر نکلتے ہیں اک اک وہ ناگ ہے
زہر ان کے پیٹ میں ہے زبانوں پہ آگ ہے

١٠٠

کرتا تھا بار بار یہ نعرہ وہ بانکپن
اس رن میں ذوالفقار ہے [illegible]
[illegible] دکھا کے [illegible] قاسم [illegible]
[illegible] ہاتھ سے جاتا ہے بانکپن
عباسؑ نام پاک ہے جس نامدار کا
تعلیم یافتہ ہوں میں اوس شہسوار کا

١٠١

[illegible] دکھا [illegible] سناں کی
[illegible] غضب [illegible]
[illegible]
[illegible] آنکھ اوس لعیں کی
یہاں پشت سے سناں دو دھاری نکل گئی
کوڑی کو چاک کر کے کٹاری نکل گئی

١٠٢

قاسم نے [illegible] میں سناں کو [illegible]
[illegible] سے اوڑ گیا [illegible]
[illegible]
ارزق کے [illegible] سب [illegible]
غصے نے ہوش کھو دیے اوس بد خصال کے
آہی پڑا کمر سے سروہی نکال کے

١٠٣

قاسم اوٹھا کے تیغ [illegible] سنبھل کے آ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کھینچی ہے تیغ بدعت و بیداد ہاتھ میں
کس بل ہے کچھ بھی او ستم ایجاد ہاتھ میں

١٠٤

[illegible] کا زور ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لاف و گزاف صرف اضافی ہے جنگ میں
اک ضرب حیدری تجھے کافی ہے جنگ میں

١٠٥

تیغ زباں سے دل [illegible] کا فگار
[illegible]
[illegible] قاسم کا راہوار
[illegible]
غازی کی تیغ دوش ستمگر پہ چل گئی
گردن کو کاٹتی ہوئی نیچے نکل گئی

١٠٦

ارزق کا خون [illegible] غضب
سب بھائیوں میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
خود ہاتھ میں اجل کی نشانی لیے ہوئے
ارجن بڑھا کمان کیانی لیے ہوئے

١٠٧

آیا جب ایک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہے بھائیوں کا غم نہ کبھی منہ پھراؤں گا
تجھ کو بھی میں اونھیں کے برابر سلاؤں گا

١٠٨

قاسم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا تاب سرکشی ہے کسی خانہ جنگ کو
کرتی ہے یہ شکار عقاب خدنگ کو

۱۰۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
قاسم کی سمت [illegible]

کاٹا جو سر تو کھول کے منقار رہ گیا
یاں ہاتھ کاٹ کے وہ ستمگار رہ گیا

۱۱۰

غصے میں آیا [illegible]
مارا شقی نے [illegible]
[illegible]
جب [illegible]

غفلت ہوئی خطا یہ وہ قاتل جو ٹل گیا
عقدہ شکست و فتح کا ظالم پہ کھل گیا

۱۱۱

[illegible]
آیا غضب میں [illegible]
تیغ دو دم اٹھا کے [illegible]
[illegible]

حلقے میں موت کے وہ ستمگر اسیر تھا
اک ہاتھ میں نہ سر نہ کماں تھی نہ تیر تھا

۱۱۲

گھوڑے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سب مسکرائے دیکھ کے اس کج ادائی کو
شعلے سقر کے بڑھنے لگے پیشوائی کو

۱۱۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تائیدِ پنجتن تھی ادھر کارزار میں
چوتھا جو تھا تو چار ہوا ایک وار میں

۱۱۴

[illegible]
[illegible]
سارا غرور [illegible]
[illegible]

اترا شقی کا منھ رخِ اندوگیں کی طرح
دستانے بازوؤں پہ چڑھے آستیں کی طرح

۱۱۵

[illegible]
ازرق کو اذن جنگ [illegible]
[illegible]
اور دوسرے [illegible]

قاسم سے بہر جنگ کسی نوجوان کو بھیج
عباس رن میں آئیں تو فاسق [illegible]

۱۱۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وہ بھی نبیرۂ اسدِ کردگار ہے
میری نہیں صلاح مجھے اختیار ہے

۱۱۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شعلے فرو ہوں تب جگرِ داغدار کے
نیزہ پہ جب چڑھاؤں سر اس کا اتار کے

۱۱۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جن ہو کہ دیو یہ کہیں میدان سے ٹلتے ہیں
ہاتھی یہ یوں ہی شیر کے پنجے سے چھینتے ہیں

۱۱۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہیں کون پہلوان [illegible]
ارزق کا کم نہ جانیو سہراب و سام سے
فوجوں میں کانپتے ہیں نشاں میرے نام سے

۱۲۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ٹکڑوں جو تیغ دشت کو لاشوں سے پاٹ دوں
اک چوٹ میں پہاڑ کی چوٹی کو کاٹ دوں

۱۲۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جھپکی نہیں پلک کبھی افراسیاب سے
پہروں ملائے رہتا ہوں آنکھ آفتاب سے

۱۲۲

[illegible]
قاسم [illegible]
[illegible]
نخوت یہ [illegible] غرور کا [illegible]
لازم ہے عجز عبد کو معبود پاک کے
سر کھینچنا روا نہیں پتلے کو خاک کے

۱۲۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
یہاں [illegible]
روکا گیا قریب کا حربہ نہ دور کا
سر کٹ گئے ثمر ہے یہ نخل غرور کا

۱۲۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یہاں قاسم جری کے بھی تیور بدل گئے
کہنی تک آستین کو چڑھا کر سنبھل گئے

۱۲۵

[illegible]
خالی دیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
مارا سرک کے تیغ کا ہاتھ اس حواس سے
کاٹا شقی کے گرز کو مٹھی کے پاس سے

۱۲۶

[illegible]
قاسم [illegible]
[illegible]
[illegible]
گردن اٹھا خفیف بس اب اس قدر کہو
سر کٹنے کی بھی تجھ کو یقیں ہے خبر نہ ہو

۱۲۷

تھرّے عمر بن سعد کے جلاد روسیاہ
سنبھلی غضب سے تیغ کہ اللہ کی پناہ
قاسم پکارے دیکھتے تھے ہم اسی کی راہ
چمکیں یہ بجلیاں بھی تو تڑپ کے رزمگاہ

ہاں جمع کر حواس سپر کو سنبھال لے
تو اپنے دل کا حوصلہ پہلے نکال لے

۱۲۸

جس دم کہا یہ قاسمِ یوسف جمال نے
گھوڑا اڑا کے وار کیا بدخصال نے
روکا سپر پہ تیغ کو شبیر کے لال نے
منہ کی زمیں پہ سر دی یہ صدا اخت جدال

گم ہو گئی تیغ بے برش اس عرف طول کی
ٹوٹی نہ پنکھڑی بھی کوئی میرے پھول کی

۱۲۹

نامرد نے دغا کا لیا پھر سنبھل کے تیغ کا
ان من کے پیچ تب کے اس پر کہ چل گیا تھا
ستا ہوا جو ہاتھ آیا ہی نہیں چل گیا تھا
قاسم نے دی صدا یہ

تو کیا بھلا ہے اصل تری جانتے نہیں
رستم سے بھی پھکیت کو ہم مانتے نہیں

۱۳۰

تلوار پھر اٹھا کے بڑھا بانیِ جفا
یاں پھرتیاں دکھانے لگا اسپ باوفا
دیکھو وہ شیر آیا یہ بائیں طرف اڑا
گہ یاں تو گاہ واں کبھی بائیں کبھی ادھر

صدقے کمال قاسمِ گردوں سریر کے
رد کر دیے یونہیں کئی وار اس شریر کے

۱۳۱

غصے سے پیٹنے لگا دانتوں کو نابکار
زیں سے اوٹھا اوچھلنے لگا تیغ آبدار
سن زور سے شقی نے کیا اور ایک وار
گردن اوچھال کے ہٹ گیا قاسم کا راہوار

وہ منہ کے بل لیے ہوئے تلوار گر پڑا
لشکر میں اپنے آپ ستمگار گر پڑا

۱۳۲

افتادہ یہ سبھوں نے جو دیکھی وہ دیر تک
اک طرف منہ کے ہوا ان میں چل بچا
نظروں سے سب کی گر گیا وہ بانیِ جفا
سرکوب کھنچ کے تیغ پہ قاسم نے دی صدا

او مٹنے کا قصد کرتا ہے ظالم زمیں سے
ہے شرط ابھی کو کاٹ لوں سر جھک کے زین سے

۱۳۳

دیکھا جو بڑھ کے حضرت عباسؑ نے یہ حال
آواز دی کہ روک لو ہاتھ اے حسنؑ کے لال
لازم ہے آن بان کا جرار کو خیال
بچنا اگر ہے ہو تو نہ مارو دم جدال

یہ کیا ہے تم تو شیر درندہ کو مار لو
گھوڑے پہ جب چڑھے تو سر اس کا اوتار لو

۱۳۴

مارا ہوا ہے جان اب اس میں نہیں رہی
دو ہاتھ سے لگا ہے اسے ضرب یداللہی
دو ہا کے لگا پکارے کہ اوس نے بری کہی
یہ بات جب سنی تو قاسم نے عرض کی بہت اچھا ہوی

ہر طرح تیغ تیز کے جوہر دکھائیں گے
اب دو ہی کر کے اس کو زمیں پر گرائیں گے

۱۳۵

سر کھینچ کے تیغِ تیز پڑا وہ سیہ جبیں
لا اوٹھ کے پھر سوار ہو گھوڑے پہ او لعیں
قاسم میں جرات کا ہے نہیں
شمشیر کھینچ کے ہے ابھی

فاقوں کو مانتے نہیں نہ دو دن کی پیاس کو
اب دیکھ جو اس دیکھ ہمارے حواس کو

۱۳۶

بیٹھا فرس پہ اٹھ کے زبس جوش و جبر تھا
[illegible] ادھر اودھر
[illegible] کھلا تھا [illegible]
[illegible]

تھا معرکہ جو شیر ژیان سے پڑا ہوا
نیزہ زمیں سے بڑھ کے اوکھاڑا گرا ہوا

۱۳۷

[illegible] قاسم جوان
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بالائے دست ہاتھ بڑھا اس صفائی سے
نیزہ جدا تھا پنجہ سے پنجہ کلائی سے

۱۳۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کھینچ کر اوٹھی تو خاک پہ بیداد گر گرا
آدھا جو دھڑ ادھر کو تھا آدھا ادھر گرا

۱۳۹

[illegible] دو نامور
[illegible] عباس کا اودھر
[illegible]
[illegible]

جانباز یاں جری کی کہوں کس زبان سے
ارزق کو مارا آپ کے قاسم نے جان سے

۱۴۰

[illegible] امام
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دشت وغا میں خون کے دریا بہا دیئے
سب کو علی کی تیغ کے جوہر دکھا دیئے

۱۴۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کرتا تھا رحم کوئی نہ شبیر کے لال پر
دھاریں لہو کی جاتی تھیں گھوڑے کے بال پر

۱۴۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پہلو بھی دونوں بازو بھی کیسر فگار تھے
دو دو طرف کا ایک جسم تھا حربے ہزار تھے

۱۴۳

[illegible] بار بار
[illegible] بار بار
[illegible] بار بار
[illegible] بار بار

رہ رہ کے خون ٹپکتا تھا زخمی کلائی سے
قبضہ مگر نہ چھٹتا تھا دست حنائی سے

۱۴۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہٹ ہٹ گئیں قدم سے رکابیں بھی چھوٹ کے
تازہ سپہر دین کا گرا رن میں ٹوٹ کے

۱۴۵

حضرت کو دی صدا کہ چچا جان آئیے
خادم ہوا حضور پہ قربان آئیے
[illegible] بیکسی میں دم ہوا بیجان آئیے
سر لینے کا ہوا ہے جو ساماں آئیے

جلدی ہو بہر تیغ و سپر کہ لئے ہوئے
قاتل بڑھے ہیں ہاتھوں میں خنجر لئے ہوئے

۱۴۶

دم توڑنے لگا جو یہ کہہ کر وہ گلبدن
[illegible] صف اعدا میں یکبیک
دوڑے ادھر سے تیغ بکف شاہ نامدار
گھوڑوں کی روند [illegible] لاشہ پہ سوار

سب ٹکڑے ٹکڑے سینۂ پرنور ہو گیا
ٹاپوں سے آئینہ سا بدن چور ہو گیا

۱۴۷

پہنچے حسین لاش پہ [illegible]
[illegible] ہاتھوں میں [illegible]
[illegible]
[illegible]

موڑو نہ آنکھ فاطمہ کے نور عین سے
باتیں تو کچھ کرو دم آخر حسین سے

۱۴۸

[illegible] ہچکی
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حضرت چلے اٹھا کے تن پاش پاش کو
کاندھا دیا چچا نے بھتیجے کی لاش کو

۱۴۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عباس روتے آتے تھے اور سر پہ ہاتھ تھا
زخمی فرس بھی دولہا کے لاشے کے ساتھ تھا

۱۵۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کی عرض سوئے خلد حسن کا پسر گیا
دولہا جسے بنایا تھا شب کو وہ مر گیا

۱۵۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

زینب حرم سرا سے کھلے سر نکل پڑیں
رانڈیں دولہن کو چھوڑ کے باہر نکل پڑیں

۱۵۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پیاسے شہید ہو کے بھرے فوج شام سے
واری برات لائے بڑی دھوم دھام سے

۱۵۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رانڈیں ادھر گریں جسد پاش پاش پر
ماتم کئی گھڑی رہا دولہا کی لاش پر

۱۵۴

[illegible]

اٹھا یہ دل کہ اشکوں کا دریا بہا دیا
ماں نے سرہانے لاش کے لاکر بٹھا دیا

۱۵۵

[illegible]

دل کو جلا کے آہ دہن سے نکل گئی
سمجھے یہ سب کہ روح بدن سے نکل گئی

۱۵۶

[illegible]

کٹ کٹ گئیں ہیں سہرے کی لڑیاں لڑائی میں
بدھی گلے میں اب ہے نہ کنگنا کلائی میں

۱۵۷

[illegible]

سر پیٹتے ہیں تم کو توجہ ادھر نہیں
آنکھیں پھرائے سوتے ہو اب کچھ خبر نہیں

۱۵۸

[illegible]

جاتے ہیں رن میں دوڑ کے سرور کو روک لو
قدموں پہ گر کے سبط پیمبر کو روک لو

۱۵۹

[illegible]

الفت ہے کچھ تو جلد طلب کیجیو مجھے
پائیں پا لحد کے جگہ دیجیو مجھے

۱۶۰

[illegible]

صاحب تو یہاں گنج شہیداں میں جائیں گے
رسی سے ہم بندھے ہوئے زنداں میں جائیں گے

۱۶۱

[illegible]

تھاما جو بیبیوں نے تو خاموش ہو گئی
سر کو پٹک کے خاک پہ بیہوش ہو گئی

۱۶۲

[illegible]

خلعت کے بدلے خاک میں لعل کا تن ملا
تربت ملی نہ غسل نہ دو گز کفن ملا

[illegible]

ہیبت سے آسمان و زمیں تھرتھراتے ہیں
اک دھوم ہے کہ حضرت عباس آتے ہیں

[illegible]

وہ شیر کم نہیں اسد اللہ کے شیر سے
گویا ہے آج جنگ جناب امیر سے

[illegible]

افسوس ہے کہ رشتۂ الفت کو توڑ کے
تم بھی بس اب چلے ہو بھائی کو چھوڑ کے

[illegible]

اقبال میں جلال میں جو آفتاب ہے
تابندہ خرق جنگ میں جو لاجواب ہے

[illegible]

جانیں بھی ہاں بڑی ہیں دل بھی ملے ہیں
ہر غول یاں اپنی جگہ پہ کھڑے ہیں

[illegible]

بولے کہ ایک پیارے پہ ساری خدائی کا
تم بھی گئے تو کون ہے پھر میرے بھائی کا

[illegible]

آتا ہے شیر ہاتھوں میں برچھے لئے رہو
اور راستے پہ گھات کے مجمع کئے رہو

[illegible]

غل تھا کہ یہ مآل ہے اس کارزار کا
پھرا ہوا ہے شیر اسد کردگار کا

[illegible]

بچے سر اپنے شہ کے قدم پر فدا کریں
غیرت کا یہ مقام ہے پر ہم بی کیا کریں

۱۰

سلام آ کے بادشہ سے جو دلاور نے [illegible]

شہزادہ باجیب نے بھی [illegible] اضطراب

مسلم کے لال عون [illegible]

آخر جناب حسن کا بھی [illegible]

خوں میں نہائیں عون و محمد کے سن یہ تھے
تھی کھیلنے کی فصل کہ مرنے کے دن یہ تھے

۱۱

پہلو میں ماں کے زینب ناشاد و دلفگار

اچھا سدھارو تم بھی [illegible] اختیار

جا سکتی مصلحت نہیں [illegible]

بہتر ہے جاؤ [illegible]

روتے ہو دل کو اور رلانا ضرور ہے
یہ بے رخی تمہاری مروت سے دور ہے

۱۲

اب تک جو [illegible] انھیں کی [illegible]

سیکھو [illegible] سپاہی کا [illegible]

سمجھا کے [illegible]

بچپن میں خاندان نبی [illegible]

بچھڑے عجب رفیق شہ مشرقین سے
ایسا فلک پھرا مرے بھائی حسینؑ سے

۱۳

مسلم کے لعل [illegible] اصحاب

[illegible]

بیٹھیں [illegible]

[illegible] عون و محمد [illegible]

میں بھی نثار بنت نبی کی کمائی پر
سو ایسے لال صدقے کروں اپنے بھائی پر

۱۴

سب [illegible]

اب [illegible]

دنیا میں [illegible]

[illegible]

لخت جگر ہیں وہ جو شہ مشرقین کے
تم بھی تو ہو گے قوت بازو حسینؑ کے

۱۵

[illegible]

شاباش [illegible]

[illegible]

[illegible]

وہاں یاد میں حضور کے آنسو بہاتے ہیں
چلیے بس اب کہ قبلۂ عالم بلاتے ہیں

۱۶

[illegible] عباس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہاتھوں سے صبر کی بھی عناں چھٹی جاتی ہے
کچھ خود بخود ہماری کمر ٹوٹی جاتی ہے

۱۷

[illegible] بھائی [illegible]

فرمانے [illegible]

جلدی [illegible]

افسوس [illegible]

خالق نہ دے کسی کو بھی صدمہ جدائی کا
چھوٹے جہاں میں ساتھ نہ بھائی سے بھائی کا

۱۸

[illegible] بھائی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مجروح دل کو اور دکھانا نہ چاہیے
تنہا اخی کو چھوڑ کے جانا نہ چاہیے

۱۹
عباس بولے آپ بھی شفقت سے ہیں خفا
بہلائیے جو حضرت ارشاد ہو چکا
رہ جائیں ان سے [illegible] ہوں اب [illegible]
بیکس کے آپ تو ضبط جو ہونا تھا سو ہوا
دولت یہ آپ کی تو گنوائی نہ جائیگی
اکبر کی لاش مجھ سے اٹھائی نہ جائیگی

۲۰
[illegible] سن کے شہ نامدار جب
بیتاب [illegible] سنتے ہی [illegible]
اکبر بھی [illegible]
[illegible] سے دونوں [illegible]
بیٹھے علی [illegible]
شہ بولے آؤ دیر سے ہمراہ تکتے ہیں
کیا باتیں ہو رہی تھیں کہ آنسو ٹپکتے ہیں

۲۱
[illegible] سبب گریہ و فغاں
علم [illegible] فاطمہ [illegible]
رن میں [illegible]
سب حال [illegible]
[illegible]
ہلنے سے ہم نہ بیٹھ کے آنسو بہا سکے
دم بھر کو اسلئے بھی نہ خیمے میں جا سکے

۲۲
جس وقت [illegible] زینب کا حال [illegible]
[illegible] ہو کے [illegible]
رن میں [illegible]
مارا [illegible]
تغیر حال زینب ناشاد ہو گیا
اوس کا وہ گھر بسا ہوا برباد ہو گیا

۲۳
[illegible] حال دل اپنا [illegible]
[illegible] حال دل [illegible]
اون [illegible]
نہ جائے [illegible]
اکبر سے اور تم سے ذرا دل کو چین ہے
دونوں سامنے ہیں تو زندہ حسین ہے

۲۴
روئے لگے یہ سن کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اسوقت شاد دل ناشاد کیجئے
آقا بس اب غلام کو آزاد کیجئے

۲۵
[illegible] آرزو [illegible]
[illegible] غلام [illegible]
[illegible]
زینب بھی [illegible]
دشمن ہیں لاکھ ایک مرے نور عین کے
عباس جا فدا ہو قدم پر حسین کے

۲۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مہمان وہ غنچہ لب کوئی دم ہو جہاں میں
کانٹے عطش سے پڑ گئے گل سی زبان میں

۲۷
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
غش آ گئے ہیں عطش سے ہر اک تشنہ کام کو
اب زندگی ہے موت سے بدتر غلام کو

۲۹

عباسؑ نے یہ قصد جو اپنا بیاں کیا
اکبرؑ بھی چچا کا یارا نہ پھر رہا
آنسو بہا کے آنکھوں سے بولا وہ مہ لقا
اے عمو جان آپ نے ٹھانا ہے یہ کیا
مشکل ہے ضبط اب تو دل ناصبور سے
پہلے یہ جاں نثار مریگا حضور سے

۳۱

بہر خدا [illegible] سے کلام
[illegible] ابھی سید انام
[illegible] کا ہو مقام
[illegible] پر غلام
دم لیں گے یا تو لاشوں سے دریا کو پاٹ کے
یا مر رہیں گے آپ گلا اپنا کاٹ کے

۳۲

واں شدت زندگی کی علامت نہیں رہی
اس [illegible] ہلال کی رنگت نہیں رہی
طاقت نہیں ہے ہاتھوں میں قوت نہیں رہی
آرام دل کو روح کو راحت نہیں رہی
بس رو چکے بہت نہیں رویا نہ جائیگا
بازو کو اپنے ہاتھ سے کھویا نہ جائیگا

۳۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مشتاق ہم ہیں گلشن جنت کی سیر کے
بانی حضور ہوتے ہیں اس امر خیر کے

۳۴

[illegible] کلام [illegible] ضبط [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
شانے کٹا کے بازو نہ توڑو حسینؑ کا
غربت میں ہے تو ساتھ نہ چھوڑو حسینؑ کا

۳۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
صدمہ یہ پیاس کا ہے کہ آنسو بہاتی ہے
عباسؑ نامدار سکینہ بلاتی ہے

۳۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
شہزادے آپ ہیں شہ گردوں وقار کے
مرنے کو آپ جائیں گے ہوتے غلام کے

۳۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بیکار ہم ہیں تم سا جو بازو نہ ہوئے گا
اصغر تو ہے جو اکبرؑ مہرو نہ ہوئے گا

۳۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عباسؑ اور سبط پیمبرؐ کی خیر ہو
صدقے ہیں شہ کے تیرے بھی اکبرؑ کی خیر ہو

۳۷

رو کر حسینؑ بولے بہن اب جواب کہاں
دونوں ہیں عازمِ سفرِ گلشنِ جناں
ہمشیر بھی جہاں میں [illegible]
اچھا تو [illegible]

بعد ان کے ٹھوکریں غربت میں کھائینگے
مقتل پہ ہم بھی عصر تلک آہی جائینگے

۳۸

رونے لگے یہ سن کے شہنشاہِ کربلا
عصمت سرا میں آپ قیامت ہوئی بپا
سر پیٹنے لگے حرمِ سبطِ مصطفیٰ
سہمی ہوئی سکینہ بھی دوڑی چچا چچا

زندہ ہی فوجِ غم کا اثر کائنات پر
کیا عمو جان جاتے ہو نہرِ فرات پر

۳۹

فرمایا ہاں تو سننے لگی وہ اسیرِ غم
[illegible]
فرمایا ہاں [illegible] جلد ہم
[illegible]

وہ بولی ہاں تسلی مجھے دیتے جائیے
پانی ملے تو مشک مری لیتے جائیے

۴۰

فرمایا بی بی ہاں سپر و شمشیر جلد لاؤ
صدقے تمہاری پیاس کے [illegible]
رو رو نہ بی بی آنکھوں سے آنسو [illegible]
مشکیزہ جلد لاؤ [illegible]

پایا علم فقط یہ عنایاتِ شاہ تھی
سقائی کے تو عہدے کی خود ہمکو چاہ تھی

۴۱

سنتے ہی یہ سکینہ چلی جلد دوڑ کر
لے آئی مشک وہ پیاسی جگر
بولی کہ لو چچا مرا مشکیزہ [illegible]
ایسا نہ ہو کہ [illegible] ہو جائے دیر

گر دیر ہوئیگی تو میں آنسو بہاؤنگی
لشکر کو ساتھ لیکے وہاں آپ آؤنگی

۴۲

عباسؑ بولے اے مری شہزادی [illegible]
[illegible] قیامت [illegible]
[illegible]
شہزادی [illegible]

گھر میں بغیر اذن نہ آئے ملک کبھی
نکلیں نہیں تمہاری کنیزیں تلک کبھی

۴۳

یہ بات سن کے تھم نہ سکا شاہِ نامدار
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نکلیں گی سر کھلے یہی سب ازدحام میں
اعدا انھیں پھرائیں گے بلوائے عام میں

۴۴

کانپے یہ سن کے حضرتِ عباسِ نوجوان
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دنیا سے جو گئے وہ نہیں پھر کے آتے ہیں
پانی کے یہ بہانے سے کوثر پہ جاتے ہیں

۴۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

صاحب یہی خوشی ہو کہ میں ننگے سر پھروں
بچوں کو ساتھ ساتھ لئے در بدر پھروں

٤٦

رونے لگی لپٹ کے جو وہ نمہ سر پیٹتا
عصمت سرائے شاہ میں کہرام پڑ گیا
رانڈوں کے پیٹنے سے قیامت ہوئی بپا
اک شور تھا کہ ہائے علمدار باوفا

سامان ہے یہ شہ کے رُلانے کے واسطے
سقا چلا ہے خون میں نہانے کے واسطے

٤٧

غل تھا کہ ابن حیدر کرار الوداع
اے قوت شہ علمدار الوداع
کہتی تھی بانوئے شہ غمخوار الوداع
زینب پکاری ہمشکل جعفر طیار الوداع

یہ شان یہ شکوہ دکھانا نصیب ہو
دریا سے پانی لے کے پھر آنا نصیب ہو

٤٨

رانڈیں کھلی ہوئی ہیں سر … ادھر
زانو پہ … کھولے ہیں … جبیں
عباس ادھر … ساتھ … علی اکبر ادھر
ہم … تیغ بکف … ادھر

ماتم ہوا یہ شیر خدا کے نشان کا
جس طرح نکلے گھر سے جنازہ جوان کا

٤٩

رخصت ہوئے حرم سے جو عباسؑ نوجوان
نکلے محل سرا سے بصد جاہ و عز و شان
دیکھا کہ تھامے ہوئے ہے سمند سبک عنان
شہ نے کہا سوار ہو خالق نگاہبان

تصویر ہو رسولؐ خدا کے وزیر کی
پشت و پناہ تم پہ جناب امیرؑ کی

٥٠

شبیر کی دلیل نے جھکایا سر نیاز
ہٹ کر ادب سے پشت پہ آیا وہ شہسوار
اقبال و جاہ سے نقیباں پکار کر
زور آزما تیغ بکف ہم رکاب …

چھیڑا جری نے توسن صرصر شتاب کو
جھک کر ادب سے تیغ نے تھاما رکاب کو

٥١

شان و شکوہ و حشمت و اقبال و عز و فر
جاہ و جلال و دبدبہ و صولت و ظفر
امید و بیم و نصرت و ظفر
عباس تھے جلوس میں ایسا ادھر ادھر

گنگوں بھی تھا بنا ہوا صورت عروس کی
دیکھی کوئی نہ ایسی سواری جلوس کی

٥٢

اس ایک جانثار نے دکھائی آن تیغ کی
اک شہسوار تیغ اٹھائے ہوئے عنان
دیکھی جلوس میں بھی سواری کے دوران
… وقت امتحان

چل جلد دیکھ باد بہاری نکل گئی
قاصر رہا تو اور سواری نکل گئی

٥٣

جا پہنچا اور فوج کا ہو عرش جاہ
… سے آیا وہ عرش جاہ
… سب …
… عرش …

ہوشیار ہو کہ باد بہاری قریب ہے
دریا سے باخبر کہ سواری قریب ہے

٥٤

… سر سے گئی
… گیا
… نہیں … ہوا
… عدو … گرو دیا

ٹاپوں سے بادپا کے زمیں تھرتھراتی ہے
دیکھو ادھر وہ اوڑتی ہوئی گرد آتی ہے

۵۵

[illegible]

جب آ پڑا تو خون کے دریا بہائے گا
سیدھا چھٹ کے شیر ترائی میں جائے گا

۵۶

[illegible]

اتنا سنا تھا نیزوں کے پھل تھرتھرا گئے
غل یہ تھی کہ حضرت عباس آ گئے

۵۷

[illegible]

چمکا جو نور ادھر علم زرتاب کا
چوتھے فلک پہ پھر گیا رخ آفتاب کا

۵۸

[illegible]

حقا کہ بادشاہ زمین و زمن ہیں یہ
مالک ہیں آپ خلد کے وہ پنجتن ہیں یہ

۵۹

[illegible]

آمادہ شر پہ یہاں کے صغیر و کبیر ہیں
قبضوں میں تیغ ہیں کمانوں میں تیر ہیں

۶۰

[illegible]

ان سے کسی کو طاقت جنگ و جدل نہیں
یہ آہنیں حصار ہیں فوجوں کے دل نہیں

۶۱

[illegible]

دیکھے گئے سوئے نہر تو خوں میں نہاؤ گے
مشک سکینہ نہر سے بھرنے نہ پاؤ گے

۶۲

[illegible]

روباہ بھبکیاں ہیں یہ بیہودہ بکتے ہو
شیر خدا کے شیر کو تم روک سکتے ہو

۶۳

[illegible]

ہاتھوں میں زور فاتح خیبر کا رکھتے ہیں
یہ ہنر کیا ہے قصد وہ کوثر کا رکھتے ہیں

۶۴

لشکر اِدھر اُدھر سے ہیں جب اپنی [illegible]
[illegible] خندق کی سمت [illegible]
لاشوں کے ہیں پہاڑ [illegible]
[illegible]
جبریل [illegible]

تیغ ناوک افگنوں کے تو ہم نے پھرائے ہیں
تیروں کو کاٹ کاٹ کے تودے لگائے ہیں

۶۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیا خوب شیر ہو کے ترائی کو چھوڑ دیں
یہ کیا صفیں ہیں سدِّ سکندر کو توڑ دیں

۷۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہم لوگ عبدِ خاص ہیں ربِّ جلیل کے
تلوار سے اُڑا دئیے پَر جبرئیل کے

۶۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہنگامہ [illegible] روحِ علیؑ اپنے صلہ پہ ہے
[illegible] تو دستِ خدا کا یہ ہاتھ ہے

۶۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جوہر دکھائیں گر ابھی تیغِ خوش آب کے
پُرزے اُڑائیں ہم ورقِ آفتاب کے

۷۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایسے نہیں ہیں ہم جو رکیں روک ٹوک کر
گردوں گرے تو روک لیں نیزے کی نوک پر

۶۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نامِ صنم مٹا دیا دیں کا چلن ہوا
بارہ برس کے سن میں لقب بت شکن ہوا

۶۹

[illegible]
[illegible] جنگِ اُحد میں [illegible]
[illegible] جنگِ بدر [illegible]
[illegible] ذوالفقار علی صورتِ ہلال

واں کے چراغ کفر کو دم بھر میں گل کیا
خیبر کا در اکھاڑ کے خندق کا پل کیا

۷۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حاصل تھا یہ کمالِ رسالت مآب کو
دو ٹکڑے کر دیا سپرِ ماہتاب کو

۷۳

جنگ جمل [illegible] سے سرکا
[illegible] سر دے جا
دریا بہا ہے خون سے خندق میں جابجا
[illegible] جنگ سلاسل کا معرکہ

فوجوں کی کیا صفائیاں اُس وقت مصطفیٰ کریں
صفین میں صفین کی صفیں مجھ سے صاف کریں

۷۴

[illegible] زمین
[illegible] سلطان مشرقین
[illegible]
[illegible]

کانٹے ابھی جو دیکھے ہیں سوکھی زبان کے
لاشے پڑے ہیں اصغر گل رو کی جان کے

۷۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پھر کیا کریں جو روتے ہیں اندوہ یاس سے
مرجاتے دو جو مرتے ہیں معصوم پیاس سے

۷۶

ان بیعت یزید پہ تیار [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یوں شکل صلح ہو جو شہ خوش نہاد سے
پھر جنگ سے غرض ہے نہ مطلب فساد سے

۷۷

[illegible] سبط مصطفیٰ
پھر ان کا حلق خشک ہے اور خنجر جفا
[illegible] جابجا
[illegible]

بے پردہ ہونگی بیبیاں اس اژدہام میں
سر ننگے ہم پھرائیں گے بازار شام میں

۷۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

راتیں سرور کی ہیں تو یہ دن ہیں چین کے
کیوں اپنی جان دیتے ہو بدلے حسین کے

۷۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جب یہ ہجوم غم ہو تو خوشی دل سے فوت ہے
سر پر نہ ہوئے باپ تو بچوں کی موت ہے

۸۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیا فخر ہے ہوئے جو علمدار فوج کے
آؤ ابھی ادھر تو ہو سالار فوج کے

۸۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آہ و بکا ہے اور کہ شب و روز کام ہے
یہاں صبح ہو خوشی کی تو راحت کی شام ہے

۸۲

[illegible]

واں لشکر قلیل کی بھی اب صفائی ہے
اقبال سے یزید کے یاں اک خدائی ہے

۸۵

[illegible]

پانی کوئی کے آبرو اپنی گنوائیں گے
اب اپنی پیاس ہم لب کوثر بجھائیں گے

۸۸

[illegible]

نور خدا کو ترک کرے نار کے لئے
بلبل کنارہ گل سے کرے خار کے لئے

۸۳

[illegible]

تیغ دو دم سے کر دوں سر تن جدا ابھی
گستاخیوں کا تجھکو چکھا دوں مزا ابھی

۸۶

[illegible]

اس مرگ کا تو زندۂ جاوید نام ہے
جنت میں زیر سایۂ طوبیٰ مقام ہے

۸۹

[illegible]

نصرت بہاں کے بس دلگیر کی طرف سے
جان اپنی یاں لڑی ہوئی در نجف سے

۸۴

[illegible]

کس کے قدم سے خلق کی یہ زیب و زین ہے
باقی تو پنجتن میں بس اب ایک حسین ہے

۸۷

[illegible]

کافی بہشت کے ہیں چمن سیر کے لئے
کعبہ سے انحراف کریں دیر کے لئے

۹۰

[illegible]

اعمال کے سوا نہیں کچھ مال ساتھ ہے
قاروں کا بھی زمین کے تلے خالی ہاتھ ہے

۹۱

حضرت کا ساتھ چھوڑ دوں لڑنے سے ہار کر
ممکن ہے آفتاب سے چھوٹے کبھی ضیا
[illegible] سے پروانہ ہو جدا
سایہ کسی طرح [illegible] سے ہو جدا

حبل المتین ہے رشتۂ الفت کو توڑ دوں
[illegible] میں حسینؑ سے آقا کو چھوڑ دوں

۹۲

[illegible] ہے علم
[illegible] اوج [illegible] سر
[illegible] سلیمان [illegible]

ذرہ ہو وہ پائے شرف آفتاب کا
یہ خاکسار اور علم بوترابؑ کا

۹۳

[illegible] فوج کی [illegible]
[illegible] سمجھا ہے [illegible]
[illegible]
صف [illegible] دین [illegible]

پیرو ہیں اس کے دست خدا کا جو ہاتھ ہے
ہم تو ہیں اس کے ساتھ خدا جس کے ساتھ ہے

۹۴

اٹھنے کی آل پاک کی [illegible] آفت میں مبتلا
[illegible]
شہزادیاں [illegible]
[illegible]

بندے بھی باوفا کے وفادار ہوتے ہیں
مشکل کشائے خلق کے وہ بھی تو ہوتے ہیں

۹۵

نازوں سے [illegible]
ہو جائے [illegible] آقا [illegible]
[illegible]
[illegible] مقام [illegible]

منہ اشک غم سے جس گھڑی سب اہل کے دھوئیں گی
شہزادیوں کے ساتھ کنیزیں بھی روئیں گی

۹۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دلدل کے بعد یہ بھی وحید زمانہ ہے
اسکو تو ابروؤں کی شکن تازیانہ ہے

۹۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دریا بہیں گے خون کے اس کارزار میں
گھوڑے بھگاؤ آتا ہے ضیغم کچھار میں

۹۸

سب ایک ایک [illegible]
[illegible] تیغ [illegible]
[illegible]
[illegible]

ہمدم جو ذوالفقار کی تھی بس نکل پڑی
ابر سیہ سے برق تڑپ کر نکل پڑی

۹۹

ابرو [illegible] نیام سے [illegible] تیغ شعلہ زا
[illegible]
[illegible] فانوس سے [illegible]
[illegible]

ناز و ادا کے ساتھ جو نکلی غلاف سے
غل تھا کہ او پری نکل آئی ہے قاف سے

۱۰۰
ناگاہ برق تیغ دو دستی بچا اودھر
تھا ایک کڑاکا اودھر کہ زمیں ہل گئی [illegible]
ڈھالیں اوٹھا اوٹھا کے زمیں پر [illegible]
آئی کہ جس طرح سے گھٹا جھوم جھوم کر
پیگرد اوڑی کہ رنگ فلک کا بدل گیا
دل رعد کا صدائے دُہل سے دہل گیا

۱۰۱
بیٹھے سنبھل کے اسپ پہ عباس نامور
تھا علم کو رکھ لیا کاندھے پہ [illegible]
تب شاہ نے سپر لی [illegible] تیغ شعلہ ور
چمکی [illegible]
بجلی گری تڑپ کے جو اک لعین پر
منہ کی طرح برسنے لگے سر زمین پر

۱۰۲
اس سمت تیغ شعلہ خو کی ادا ہی غضب کی تھی
بیچ میں ادا ہی غضب کی تھی
آفت کا کاٹ کھاں صفائی غضب کی تھی
شوخی بلا کی چشم پہ زبانی غضب کی تھی
جو چڑھ گیا نظر پہ رخ اُس کا اُتر گیا
جس کے گلے سے دوش کے لپٹی وہ مر گیا

۱۰۳
وہ تیغ سرکشی کے اوٹھانے زدنی تھی
سرکش کا رعب اوڑ جانے زدنی تھی
جانے تھے جو عدو سر ہی اوڑانے زدنی تھی
[illegible] جانے زدنی تھی
کیا خوب بند و بست تھا شمشیر تیز کے
چاروں طرف کی بند تھی رستے گریز کے

۱۰۴
اور تیغ جری کی وہ چال چمک کے بجا
وہ شوخیاں وہ ناز وہ انداز وہ ادا
وہ بانکپن وہ تیز زبانی وہ سر جھکا
شوخی سخن کی چھن چھن جب [illegible]
طرفہ ادا نئی تھی لگاوٹ ترائی میں
سر لے گئی تنوں سے فقط رونمائی میں

۱۰۵
آ پہنچی کاٹ فوج میں آن چمکتی تھی
دکھلا کے صاف منہ کی صفائی چمکتی تھی
چمکی کبھی ہوا میں نہاں ان چمکتی تھی
بجلی سی [illegible]
جل جل گئے لعینوں کے رشتے حیات کے
ٹھنڈے کئے اجل نے تو کل فرات کے

۱۰۶
آئی عدو پہ گرد اودھر بجلی چلی تھی
راہ عدو پہ سر کو دکھاتی چلی تھی
انشے پہ صفوں کو بچھاتی چلی گئی
بر عادے سر تنوں سے اڑاتی چلی گئی
تن سر سے کہہ رہے تھے نہ تم بے محل چلو
سرپاؤں پڑ رہے تھے کہ جلدی نکل چلو

۱۰۷
سن سے چلی جو تیغ تو شور اٹھا ادھر اودھر
سو سو سرے زمیں پہ تھے [illegible] ادھر اودھر
سرنے تھی جب سمجھ تن ادھر اور ادھر
اتنی تھی [illegible] ادھر اودھر
پھرتی تھی موت بند تھا کوچہ حیات کا
تھا بیچ میں کھلا ہوا رستہ فرات کا

۱۰۸
قبضے سے تھم کے بے پناہ دشمنوں کا دم خفا
ڈھالوں کی آڑ [illegible] سنبھالنا
[illegible]
تھا بار دوش کا بھی [illegible] منہ پر کھلا
دہشت سے سر جھکائے کمانیں بھی ساری تھیں
ڈھالیں جو تھیں نہ ڈھال تو تلواریں عاری تھیں

۱۰۹

فق ہو گئے شکل سے [illegible] ہو گیا رنگ
[illegible] گھوڑوں پہ تھے زندگی سے تنگ
[illegible] گھوڑوں کے [illegible] ڈھنگ
بگڑا ہوا تھا [illegible] اہل [illegible]

چوٹیں کڑی پڑی تھیں جو اس شعلہ بار کی
زرہیں تھیں تار تار گروہ تتار کی

۱۱۰

میدان میں فوج فوج میں جا بجا سر ہے
تن پہ نہ ہاتھ ہاتھ میں نہ وہ علم سر ہے
[illegible] سپاہی [illegible] میں [illegible] سر ہے
نیزوں میں [illegible] نہیں [illegible] سر ہے

قابو میں دل تو دل میں نہ کچھ آرزو رہی
ڈھالوں میں پھول اور نہ پھولوں میں بو رہی

۱۱۱

پرچھی [illegible] نکالی [illegible] بہکی تھی
بالائے [illegible] پہ [illegible] بہکی تھی
بیٹھی [illegible] صاف [illegible]
[illegible]

وہ کرچھی کمر کو تو گھوڑے کے زین پہ تھی
ترکی جو زین سے سر گا تو زمین پہ تھی

۱۱۲

بجلی گری [illegible] جب [illegible] آسمان چلی
[illegible] نشان چلی
[illegible] نشان چلی
چمکی وہ [illegible] ادھر آئی وہاں چلی

بجلی کا تھا خواص نہ اک جا ٹھہرتی تھی
وہ شوخ آسمان و زمیں ایک کرتی تھی

۱۱۳

[illegible] پہلوان
[illegible] تیغ جان بچا [illegible]
[illegible] قیامت کرا لا اماں
[illegible] جل [illegible]

خالی نہ چوٹ جاتی تھی جو تھی تلی ہوئی
پھرتی تھی ساتھ موت بھی زد کی تلی ہوئی

۱۱۴

[illegible] ہاتھ [illegible] نہیں [illegible] سرکش [illegible]
[illegible] سوار
[illegible] غضب [illegible]
[illegible]

چوٹیں جو تھیں سجی وہ اجل کو پسند تھیں
ہر ہوزن بخش کی صدائیں بلند تھیں

۱۱۵

[illegible] ڈھونڈ [illegible] نشان
[illegible] نشان
بھاگ [illegible] نشان [illegible] جان
[illegible] ادھر ادھر [illegible]

مارا اسے کیا زخمی لڑائی میں
پہونچا شکار کھیلتا ضیغم ترائی میں

۱۱۶

[illegible] اسد [illegible]
اندر کی [illegible]
[illegible]
گھوڑوں [illegible]

ہاتھوں سے نیزے پھینک دیے نیزہ داروں نے
دریا میں گھوڑے ڈال دیے شہسواروں نے

۱۱۷

بھاگے [illegible] جیسا [illegible]
[illegible] اٹھا [illegible]
[illegible] گھوڑوں [illegible]
[illegible]

کیوں مضطرب ہو کس لیے تم بھاگے جاتے ہو
کیوں بدحواس ہو گئے کیوں [illegible] کھاتے ہو

۱۱۸

سبطِ نبی سے بھائی لگے کہنے سب بیاں
عباس نام ہم نے سنا ہے تمہیں یہاں
اس نے بچھا دیا ہے یہاں [illegible]
وہ ہاتھ اس تیغ اور وہ ہلا الاماں
خواہاں ہے آج جنگ میں وہ اپنے نام کا
کیا ہے بعید تخت الٹ دے جو شام کا

۱۱۹

سنتے ہی لگے غول سے دونوں پہ ہیر بکر
ہم ہی جھکا ہے سر سپاہ کہ وہ بکر
باپ سے لڑے تو بیٹے سے [illegible] عثمان
منبر پہ جا کے [illegible] دونوں پہ
تھے منتظر شکار کے آنے کے دیر سے
گھوڑا بڑھا کے تھم گئے عباس شیر سے

۱۲۰

چلا کے گھوڑے آگے کہ تا نکا وہ سنی
دعویٰ کہ یہ سپر ہے زور کی دھنی
[illegible]
[illegible]
نامرد ہیں جو بھاگے ہیں میدان کو چھوڑ کے
ہم وہ ہیں رکھ دیں شیر کا پنجہ مروڑ کے

۱۲۱

بیکس سے کہا ایک نے عباسِ صف شکن
جتنے یہ تیغ تیر ہیں ارباں سے سامن
رن میں ہماں سے جوانِ ہمسر تیغ زن
دعویٰ ہے سرکشی کا ہمارا نہیں علن
نعرہ لڑائی کا ہے جنھیں وہ ذلیل ہیں
چلتی ہیں سر جھکا کے جو تیغیں اصیل ہیں

۱۲۲

بین بین یہ کہہ کے اٹھتے دونوں وہ ہیں سپر
شعلوں کی طرح ہاتھ دو باری اٹھائے
عباس بھی بڑھے یہ کہہ کر سر جھکا کر
نیزہ [illegible]
نعرہ کیا جو فاتح خیبر کی شان سے
تکنے لگے تمام ملک آسمان سے

۱۲۳

ناگاہ ایک مل کے تھپیڑے سے کھو گیا
آئی اور گرز کی کہا غازی نے آج بس
خالی دیا وہ ہاتھ جو جی نے چلایا
رخ جنبش کی دی سر کٹا کر تو زنا
سنبھلا نہ بار گرز بھی اس بد صفات سے
ناقوس تھا کہ چھوٹ پڑا ہات ہات سے

۱۲۴

نیزے کو پھر سنبھال کے آیا وہ بد نہاد
غازی بھی جا ملے نیزہ بر سینہ
نیزہ جب مارا اس نے تو نیزہ بر سینہ
لے کر اسی کے نیزے کو کھینچا اس نے سنہ
تلوار بولی موذیوں کے بل نکالے ہیں
ایسے تو نیزے میں نے بہت دیکھے بھالے ہیں

۱۲۵

عباس نے ہمارے نیزے سے چھین لیا
سمجھو ابھی کی طرح کہ تیغ کی سپر
حملے میں ہاتھاپے کہیں زور کی
نیزہ بٹ ہاتھ مار دیا
حملے کے وقت فاتح خیبر کا نام لوں
دو انگلیوں سے چاہوں تو نیزے کا کام لوں

۱۲۶

ہم سے تھا مقابلہ کسی سے نہیں بحال
دیکھا بھی اور دو روز جس کی اور زور سے بھال
واقف ہیں سب کے فاتح خیبر کے ہاں
بچا کے جو سنبھل کے آیا ابھی ہلال
کچھ اور حوصلہ ہو جو دل میں نکال لے
لے اب ہمارے نیزے کو بھی دیکھ بھال لے

۱۲۷

سنبھلا نہ پیک زیں پہ لرزتا وہ نابکار
دستِ حسین بیچ میں سیدھے ہوئے اسوار
جھپٹا ادھر دلیر بڑھا کے ایک وار
ٹوٹا جگر سینہ تو دل کیا نگار

کچھ بھی نظر نہ کی تنِ سرکش کے جھوک پر
پیکر نکان اُٹھا لیا نیزے کی نوک پر

۱۲۸

[illegible] ہاتھی مضطرب وہ بے حیا
عمل تھا کہ دیکھ کر وہ تماشہ سپاہ کا
[illegible] سپاہ ہی نعاوت [illegible]
چلائی موت [illegible] انصاف [illegible]

چلایا عدل صدقے میں اس نامدار پر
واللہ خوب کھینچا ہی سرکش کو دار پر

۱۲۹

ناگاہ وہ دو [illegible] غضب
للکار شیر نے کہ ادھر آ [illegible] بے ادب
[illegible]
[illegible]

شمشیرِ برق تاب کے منہ پر جب آئے گا
تو بھی اُسی طرح سے جہنم میں جائیگا

۱۳۰

سینے لگا جو نیزہ کے وہ مغرور دیکھنا
تنہا اڑا ہوں گھر سے ہزاروں لعیں پر
بجلی سے تن میں نیزے کا بھالا اور طمر
ارشاد ہوا تھا میں نہ ٹرا کوئی جا بجا

سہراب کو بھی تھا تھد بدلنا محال ہے
چوٹوں سے میری بچکے نکلنا محال ہے

۱۳۱

فرمایا [illegible] بھی تو دیکھئے [illegible]
کھنچنے ہی [illegible] تھا وہ جو بر
[illegible] کے جھپٹا شعلہ ور
چلا [illegible] بشر

سرکش کمان کی طرح سے خم ہو کے رہ گیا
کیسا نشانہ تیر قلم ہو کے رہ گیا

۱۳۲

چلا کے [illegible] حضرت عباس نامدار
بجلی سی تن میں بہت تھا [illegible]
[illegible] چلا ادھر [illegible] شعار
[illegible]

کڑکی کمان تو سہم کے بدکیش ڈر گیا
چلا ادھر چڑھا کے ادھر سے اُتر گیا

۱۳۳

چلے سے چھوٹ کر جو چلا تیر تیز تر
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گزرا نہ ایک پل کہ پرے سے گذر گیا
بن کر نگاہ دیدۂ دشمن میں بھر گیا

۱۳۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پتلی کو بھی تو چشم کے پردے میں کل پڑی
پیکاں سے آنکھ لگتے ہی باہر نکل پڑی

۱۳۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ساتھی کا رنج و غم جو تھے خوں رُلاتا ہے
گھبرا نہ پاس اُس کے کوئی دم میں جاتا ہے

۱۳۶

بجلی ادھر تو ڈھال میں یاں اُدھر وہ نابکار
جھپٹا جری پہ دل سے شقی شعلہ بار
سنبھلے کے اسپ پہ [illegible] بار بار
کرنے لگا شقی بھی [illegible] بار بار

آتی تھی آنچ تک بھی نہ حیدر کے لال پر
پیچ پیچ کے زد سے روکے جاتے تھے ڈھال پر

۱۳۷

غافل گئے جو وار زد و دل میں [illegible]
سب کو [illegible] سے پھرا کے [illegible]
روکا اس شیر نے جو [illegible] ہو ذرا
[illegible] تیغ کا برق [illegible]

نازل ہوا عتاب خدا اُس لعین پر
دو چار ہاتھ اُڑ کے گرا سر زمین پر

۱۳۸

پہلو بچا کے فاتح خیبر نے دیکھ کر
[illegible] زین کا [illegible]
[illegible] شیر نے [illegible]
بھائی [illegible]

دستِ خدا کا ہاتھ زبردست کیوں نہ ہو
مغرور نے اُٹھایا تھا سر پست کیوں نہ ہو

۱۳۹

[illegible] نظر کی جو ناگہاں
[illegible]
دیکھا [illegible] ہاتھ [illegible]
[illegible]

سب معرکہ یہ دیکھ رہا ہے غلام بھی
تعریف کر رہے ہیں امام انام بھی

۱۴۰

[illegible] ہوا عرب شور [illegible]
[illegible] مرحبا
[illegible] اقبال [illegible]
[illegible]

اِس فوج پر جو آج ہوئی ہے ظفر مری
اقبال ذوالفقار دکھا ہے سپر مری

۱۴۱

آقا کے پاس [illegible] ایک بار
[illegible] عرض [illegible] نامدار
[illegible] خادم [illegible]
[illegible]

پہونچا دے مشک آب فقط خیمہ گاہ میں
ساتھ آبرو کے پھر ہو فدا اسکی راہ میں

۱۴۲

دیکھا [illegible] طرف نہر ایک بار
چمکی سنان [illegible]
[illegible] وہ بھی [illegible] وار
[illegible]

دیکھا جو جلوہ خلف بوتراب کو
ساحل سے بڑھ کے موج نے چوما رکاب کو

۱۴۳

آئی نظر جو شان علمدار نوجواں
[illegible]
[illegible] حضرت عباس نوجواں
ساغر [illegible]

دیکھا جو پرتو علم زرنگار کو
دوڑی صدف لئے ہوئے موتی نثار کو

۱۴۴

[illegible] جان لب [illegible]
[illegible]
[illegible] عباس [illegible]
[illegible]

میں پی لوں آپ پیاسے ہی رہ جائیں قہر ہے
مجکو بغیر آپ کے جینا تو زہر ہے

۱۴۵

سنتے ہی یہ روئے علمدار نامور
بولے زبان پہ شکوۂ [illegible] مگر
پھر بھی تو اپنی پیاس بجھانے ابھی [illegible]
دو دن سے تشنہ لب ہیں شہنشاہِ بحر و بر

میں کس طرح پیوں کہ غضب کا مقام ہے
کوثر کو جو لٹائے گا وہ تشنہ کام ہے

۱۴۶

شبیر نے سنا جو یہ عباس کا بیان
آنکھوں سے آنسوؤں کی ہوئیں نہریں رواں
اپنی زباں میں روکے یہ بولا وہ بے زباں
فی الواقع اے حضور محل صبر کا ہے یاں

وہ بھی تو بے زبان ہے اور تشنہ کام ہے
بے ذوالجناح مجھ پہ یہ پانی حرام ہے

۱۴۷

گردن پہ ہاتھ پھیر کے عباس نے کہا
کیا مستقل مزاج ہے شاباش با وفا
سیراب ہو سکے نہ تو ہم سے بھی ہو جدا
دلدل سے آگے تجھ کو [illegible]

تیرا کفیل حشر میں حق کا حبیب ہو
اس پیاس کا صلہ تجھے کوثر نصیب ہو

۱۴۸

ہوگا [illegible] جس جگہ مری [illegible]
ہو جائے گا کبھی نہ وہ ہو گا ضرر وہاں
چھوڑا ہے پانی میں اس کی تیغ خوں چکاں
[illegible] پیاسے میں [illegible] زباں

غازی نے اپنی جان سے ہاتھوں کو دھو لیا
مشکیزہ جھک کے پانی میں جلدی ڈبو لیا

۱۴۹

گردن پہ رہوار کی پھر سر کو دھرا
اٹھتے ہی پائیں [illegible] فرس اترا
[illegible] اعدا میں غل ہوا
[illegible]

پانی ہو پہنچنے پائے نہ احمد کی آل کو
حربے لگاؤ دور سے حیدر کے لال کو

۱۵۰

[illegible] کس طرح سے [illegible]
[illegible] نیزہ و دم
[illegible] نام
[illegible]

حملوں سے ہوش فوج ستمگر اڑا دئے
دو چار ہاتھ میں کئی سو سر اڑا دئے

۱۵۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وہ چوکیاں کدھر ہیں جو کل وہ کیا ہوئے
مطلع ہے صاف قتام کے بادل ہوا ہوئے

۱۵۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جو دل پہ رکھتے ہیں وہ جری کر گزرتے ہیں
بودوں کی بھبکیوں سے کہیں شیر ڈرتے ہیں

۱۵۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جو مرد باوفا ہیں وہ مرتے ہیں بات پر
لڑ بھڑ کے کس طرح سے ہم آئے فرات پر

۱۵۴

سیلے ہوئی زمیں بہت جب بہا لہو تیغ کا
اُبلا تھا دابہ تشنہ نہیں جوش تیغ تھا جنگ کا
شکوہ اب بہر کے سر پہ سرسن رہ گیا
تیر و دونو آئے ہتھیار دونوں ہی جلا

دریا بھی کوئی چیز ہے جو پوچھتے بات ہے
دیکھو تو کس کے قبضہ میں نہر فرات ہے

۱۵۵

مہلت کوئی گھڑی کی اگر ہو تو پاس ہے
عصمت سرائے شاہ کی بچوں کو پیاس ہے
مشک آب اور یہی ہم اس کا غم ہے
جوں نذری طرح خون ...

گو جان جائے آئے اجل اس لڑائی میں
قبضہ مگر رہے گا ہمارا ترائی میں

۱۵۶

ناگاہ آئی حیدر کرار کی صدا
کیا کہنا واہ واہ جری شیر کبریا
جرأت ہے اس کا نام اسے کہتے ہیں حملہ
جب جان تک بہادری شجاعتی ...

ایسا سلف سے آج تلک رن پڑا نہیں
دو دن کی پیاس میں کوئی ایسا لڑا نہیں

۱۵۷

یہاں مرے سفت تیغ جو تیغ نہ بے پناہ
ہارو دل طرف سے ہجوم تھی بھائی ہوئی سپاہ
بے نے سے ہوا جیسا تمام راہ سد راہ
ہے کہ سے وار جلنے لگے ہر طرف سے آہ

نیزہ کہیں پڑا کہیں تلوار گر پڑی
اُس تشنہ لب پہ تیروں کی بوچھار پڑ گئی

۱۵۸

غل پڑ گیا کہ آگیا اسد اللہ کا پسر
نیزے ہیں لاکھ ایک پہ تیغیں ہیں بے سپر
بازو ہیں صدمے ہوا جسم پر اثر
بچتا نہ ... ہے سے بچائے سپر

گھوڑا کبھی بڑھاتے تھے رک جاتے تھے کبھی
ہرنے پہ رکھ کے مشک کو جھک جاتے تھے کبھی

۱۵۹

چھپ کر عقب سے ایک شقی نے بہ اوج تیغ کا
مارا جری کے شانے پہ تیغ سے ایک بار
دست جو تھا وہ گر پڑا ستمگر کا وار
بائیں طرف بھی چل گئی تیغ ستمگر

صدمے پہ صدمے اور ستم پر ستم ہوئے
ہیہات دونوں ہاتھ بدن سے قلم ہوئے

۱۶۰

اک کہنا یہ تنہا تھا علم واردی وشمن
بس غازی کے ہاتھ پہ تیغیں تھیں بے عدد
تیغ و سپر چھٹے تو لگا ایک سینہ پہ
تھا جری کے وار ادھر تھا شکستہ تن

تیغوں کے زخم تن پہ اُٹھائے دلیر نے
چھوڑا مگر نہ مشک کو دانتوں سے شیر نے

۱۶۱

ناگاہ ایک تیر لگا آکے مشک پر
جوں ہی جھپٹ کے تیغ سے عباس نے سپر
بازو لگا کے ایک شقی نے قتال کر
تشنہ جھید بہہ گیا پانی زمیں پہ سب

غازی کے دل پہ چوٹ لگی سر جھکا دیا
پانی کے ساتھ خون جگر تک بہا دیا

۱۶۲

سیدھے ہوئے تھے کہ اگر گرز زین پر
تھا تمام خون سے ہوا آہ تن بتر
تھا ہیں پہلوؤں پہ پڑیں تیغیں ہر طرف
تشنہ لگا جو دوسرے سینہ پہ آن کر

سنبھلا گیا جری سے ذرا بھی نہ زین پر
اک آہ کر کے گر پڑے جلتی زمین پر

۱۶۳

بالیں پہ جا کے [illegible] میں نقارہ زن

دیکھا [illegible] شہزادۂ بہشتی زمن

[illegible] سے عباس [illegible]

[illegible] شہنشاہ بحر و بر

لپٹا کے خوب روئیں تن پاش پاش کو

لے جائیں آ کے نہر سے سقے کی لاش کو

۱۶۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جان اپنی کھوؤں گا جسد پاش پاش پر

لے چلو مجھے بھائی کی لاش پر

۱۶۵

سن کر صدائے نالۂ سلطان بحر و بر

دوڑی بہن [illegible]

زینب پکاریں اے اسد اللہ کے پسر

صدقے بہن [illegible]

[illegible] اتنی کو اس سن کے نہ کیوں حال غیر ہو

یارب سکینہ جان کے سقے کی خیر ہو

۱۶۶

[illegible] حسین نے [illegible]

[illegible] عباس باوفا

[illegible] علی دل [illegible]

[illegible]

زخمی کیا ہے بار کے نیزے دلیر کو

دریا پہ رونے جاتے ہیں حیدر کے شیر کو

۱۶۷

[illegible]

[illegible] عباس [illegible]

[illegible] سکینہ [illegible]

[illegible]

چلائی اس اسیر الم کو بھی لے چلو

بابا چچا کی لاش پہ ہم کو بھی لے چلو

۱۶۸

[illegible] حسین نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بچوں کا کام کیا ہے تن پاش پاش پر

تم جا کے گھر میں بیٹھو تو ہم جائیں لاش پر

۱۶۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیتاب تھا جو دل تو تسلی نہ ہوتی تھی

کہتی تھی ہائے میرے چچا اور روتی تھی

۱۷۰

القصہ [illegible]

[illegible]

[illegible] عباس [illegible]

[illegible]

صدمہ مفارقت کا دل ناتواں پہ ہے

بیٹا چچا کی لاش بتاؤ کہاں پہ ہے

۱۷۱

[illegible]

[illegible] لاشۂ عباس نوجوان

[illegible]

[illegible]

ہونٹوں پہ دم ہے کرب ہر اک استخوان میں ہے

آنکھیں ہیں بند کلمۂ طیب زبان پہ ہے

۱۷۲

بیٹھے ہوئے تھے لاش کے سلطانِ بحر و بر
لپٹے اخی کی لاش سے اور سینے پہ سر
بھیا ادھر تو آکے لپٹ [illegible]
[illegible]
طاقت نہیں ہے دل میں وہ صدمے اٹھائے ہیں
عباس گرتے پڑتے یہاں تک ہم آئے ہیں

۱۷۳

[illegible] علی اکبر [illegible]
اے ماہ جان ہوش میں آ [illegible]
[illegible] شاہ کربلا
[illegible]
بد تر ہے موت سے غمِ جانکاہ باپ کا
رو رو کے جان کھوتا ہے فرزند آپ کا

۱۷۴

[illegible] بھائی [illegible]
[illegible] سکینہ [illegible]
بابا [illegible]
پانی [illegible]
خیمہ کے در پہ چاک گریباں کئے ہوئے
بچے کھڑے ہیں ہاتھوں میں کوزے لئے ہوئے

۱۷۵

[illegible] بیقرار
[illegible] بھائی [illegible]
[illegible]
[illegible]
قابو میں پاؤں تک نہیں مجھ خستہ حال کے
لاشے پہ یاں تلک علی اکبر سنبھال کے

۱۷۶

ناگاہ آئے ہوش میں عباس نامور
دیکھا کہ روتے ہیں شہنشاہِ بحر و بر
گردن [illegible] جانب [illegible]
[illegible]
ننھے سے دل پہ پیاس کی ایذا اٹھائی ہے
ہمراہ کیا پدر کے سکینہ بھی آئی ہے

۱۷۷

فرزند نے [illegible]
صدمے سے [illegible] عباس [illegible]
[illegible] پیاسی [illegible]
[illegible] سکینہ [illegible]
مشکیزہ لے کے پانی کا واں تک نہ جا سکے
افسوس ہے کہ پیاس نہ اس کی بجھا سکے

۱۷۸

[illegible] عباس [illegible]
اور اس طرف تڑپتا تھا [illegible]
[illegible] بھائی [illegible]
[illegible]
ہٹتا نہ تھا کوئی جسدِ پاش پاش سے
پیاس اس طرف ادھر کو وہ لپٹا تھا لاش سے

۱۷۹

[illegible] فرزند [illegible]
گردن میں [illegible] لال
[illegible] سکینہ [illegible]
[illegible]
آنے دیا کسی نے نہ اوس تشنہ کام کو
آقا کے ساتھ بھیج دیا ہے غلام کو

۱۸۰

[illegible] شہنشاہ [illegible]
[illegible] بھائی [illegible]
[illegible]
[illegible] سکینہ [illegible]
دی جان اس کی تشنہ دہانی کے واسطے
اپنا لہو بہا دیا پانی کے واسطے

۱۸۱

منھ رکھ کے منھ پہ بھائی کے شہ نے یہ کہا
کی عرض اس غلام نوازی کے میں فدا
ہوتا ہے اب تو ترک ادب یا اخی معاف
لیٹا ہوں [illegible]

بیتاب ہو کے خلد سے تشریف لائے ہیں
بابا حضور کے مرے لینے کو آئے ہیں

۱۸۲

سن کر یہ بین [illegible]
کیا چل بسے [illegible]
جی بھر کے تم سے [illegible]
[illegible]

کی کس طرف عنان فرس آنکھ موڑ کے
بھائی کہاں چلے گئے بھائی کو چھوڑ کے

۱۸۳

اکبر نے بعد عرض [illegible]
بس بس حضور [illegible]
زندہ ہوں [illegible] اب تو علمدار نوجوان
لاشا اٹھا کے خیمے میں [illegible]

اس غم میں کس طرح دل مضطر کو کل پڑے
ایسا نہ ہو کہ گھر سے سکینہ نکل پڑے

۱۸۴

آقا کی اس غلام نوازی کے میں نثار
جد [illegible] آ گئے جن کا تھا انتظار
پہلو میں ہیں کھڑے ہوئے بابائے نامدار
ہیں دوسری طرف حسن آسماں وقار

سر پیٹتی ہیں آنسوؤں سے منھ کو دھوتی ہیں
حضرت کی والدہ مری بالیں پہ روتی ہیں

۱۸۵

اب رن میں کون بھائی کی نصرت کو آئے گا
غربت پہ میری کون اب آنسو بہائے گا
اعدا سے کون آ کے ہمیں اب بچائے گا
مقتل سے کون لاش ہماری اٹھائے گا

ماتم کرے گا کون تن پاش پاش پر
جز بیکسی نہ ہو گا کوئی میری لاش پر

۱۸۶

رو کر کہا حسین نے قربان جاؤں پر
[illegible]
[illegible]
[illegible]

میت کو تو نہ خیمۂ اطہر میں لے چلو
بہتر یہ ہے کہ مشک و علم گھر میں لے چلو

۱۸۷

[illegible] خوں فشاں
آیا عرق جبیں پہ [illegible]
لائے زباں پہ [illegible]
بعد اس کے نعت حضرت پیغمبر زماں

کہتا تھا یہ کہ باغ جہاں سے گذر گئے
سر رکھ کے پائے شاہ پہ عباس مر گئے

۱۸۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیسا سفر تھا یہ نہ ہمیں ساتھ لے گئے
غربت میں اور داغ یتیمی کا دے گئے

۱۸۹

[illegible] علی اکبر بصد بکا
[illegible] علم شاہ لافتا
[illegible]
[illegible] علمدار باوفا

حضرت بھی آگے آگے کمر پکڑے جاتے تھے
ہر گام پر یہ نوحۂ پر غم سناتے تھے

۱۹۰
جب یہ نشانِ حیدرِ کرار سر لیا
شانے پہ اے علمدار بر لیا
شانہ بہ شانہ بن کا مددگار بر لیا
مظلوم و بیکسیں کا غمخوار کر لیا
وارث بنا حسین کا [illegible]
ترکوں میں علیؑ ولی کا نشان ہوا
سقا بنا تھا جو سوئے کوثر رواں ہوا

۱۹۱
فضہ پکار اٹھی کہ خیمے میں در پہ ہیں
دیکھا ہوا ہے آنکھوں سے [illegible]
خیمے میں جلد جائے ہے عباس نامور
[illegible]
بیٹھی ہو کیا نشانِ علم آتا ہے صاحبو
تعظیم کو اٹھو علم آتا ہے صاحبو

۱۹۲
سنتے ہی یہ حرم میں قیامت بپا ہوئی
دوڑے حرم کہ بیت سے آہ و فغاں ہوئی
علم پہ آیا ہے عباس باوفا
چلائی رو کے بالی سکینہ کیا ہوا
اس وقت بے سبب تو یہ آہ و بکا نہیں
بے علم تو آیا ہے میرا چچا نہیں

۱۹۳
دوڑ کر تھا کہ آئے حضرت ذیشان
آئے سپہ سے نوجوان
آئے جو دم میں عباس نوجوان
اور دیکھیں ابتک لب پہ ہے جان
گرد و غبار سے رخِ نازک اٹا ہوا
کرتا لہو سے سرخ گریباں پھٹا ہوا

۱۹۴
حضرت نے رو کے شاہِ فلک جاہ
بیکار رہ کے اے مرے سر
لائے بھائی کو [illegible] غم
[illegible]
دریا سے نوجوان کا علم لے کے آئے ہیں
لاشا تو اٹھ سکا نہ علم لے کے آئے ہیں

۱۹۵
بیبیوں میں یہ [illegible] کھل گیا
[illegible] درد [illegible]
فضہ نے پیٹ کے [illegible] عباس باوفا
ہائے آہ [illegible]
ہاتھوں پہ بیبیاں تھیں پھیرائے ہوئے
لاشے علم کو دور سے سلامی کئے ہوئے

۱۹۶
زور [illegible] علم [illegible]
[illegible]
اور [illegible] عباس نوجوان
[illegible] بعد [illegible] فغان
واری تمہارے ملنے کی باری کب آئے گی
بے علم تو بھیجا سواری کب آئے گی

۱۹۷
صاحب وہ مشکیزہ دریا تک آؤں ہیں
اور [illegible] سکینہ لاؤں ہیں
[illegible] آنکھوں سے لگاؤں ہیں
[illegible] آنسو بہاؤں ہیں
دیکھوں جو گرم دھوپ تن پاش پاش پر
سر پر ردا جو ہے یہ اڑھاؤں میں لاش پر

۱۹۸
زینب [illegible] جاؤں کیا کروں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا جلد ہائے زیست کی مدت گزر گئی
صاحب تمہارے سامنے لونڈی نہ مر گئی

۱۹۹
تم چل بسے میں داغِ کشِ ہجر رہ گئی
صدمے فراقِ شہ کے اٹھانے کو سہ گئی
سوئے ہوئے یہاں سے چھوڑ کے بیٹھی
زینب بھی ہائے ہاتھ کلیجے پہ رکھ کے رہ گئی

رہنا تو مصلحت نہیں دنیائے زشت میں
لونڈی کو اپنے پاس بلا لو بہشت میں

۲۰۰
تھا اس طرف تو زوجۂ عباسِ خوش خصال
اور اس طرف تو بیٹا تھا فرزندِ بے مثال
بانو بھی بالی سکینہ بصد ملال
سہمی بھی سب اسی طرح روتی تھیں خستہ حال

جاں دی دی میری تشنہ دہانی کے واسطے
بے بے نہائے خون میں پانی کے واسطے

۲۰۱
بس اے انیس بس کہ نہیں طاقتِ بیان
روئیں اب کیا فاطمہ شبیر سی عیاں
اس مرثیے کا دل ہے بجا شاہِ انس و جاں
اے رب بخش حضرت عباسِ نوجواں

معروف مدح بادشہ خوش نہاد رکھ
اولاد کی طرف سے سدا مجھ کو شاد رکھ

سلام

۱
قاسم تار و جسداں ذبح ہوا ہے
کیوں خشتر سے فصل میں پیدا ہوا ہے

۲
اوج میں اوج سلیمان میں بالا ہے
مجرئی شاہ کا مرتبہ تو دیدنی زیب ہوا ہے

۳
واہ کیا اوج یہ ہے مرحبا شد دین
یہاں پہ ادنے بھی ہو جائے تو اعلا ہوا ہے

۴
واہ کیا روضہ پرنور ہے اللہ اللہ
یہاں پہ ادنے بھی اگر آئے تو اعلا ہوا ہے

تمت

۵
شہ نے صغرا سے کہا دیکھو ادھر ہی بچھی ہیں
کربلا جا کے یہیں تا بہ ابد آنا ہوئے

۶
وہ یہ کہتا تھا مرے دل میں بنا ہی
فردوس ہوا اور سایۂ طوبیٰ ہوئے

۷
دھڑ لاشِ شہ سے لپٹا تھا کہ سر کٹ گئے
حلقِ اصغر سے ناوک کا نشانا ہوئے

۸
گھر سے نکلے وہ ہیں عباسِ علمدار علیؑ
لطف جب ہے کہ ترے تیروں سے انشا ہوئے

ختم

۹ع
پھر دو زلف سے کیا بڑھ کے گلا آپ تلوار
ایک بی بی کا جو تھی بیمار یہ شانا ہوئے

۱۰ع
ہے غضب اس کا پسر پیر پیاسا ہو شہید
پدر جس کے ہیں آپ خلق کا دریا ہوئے

۱۱ع
رات کو زینب بیوہ ہو صبح بے ردا دی
حیف جو پوچھے عوض شام کا جالا ہوئے

۱۲ع
ظلم سے تیغ عدو شہ پہ لگی اور گلے تک
خلق میں صابر و شاکر ہو تو ایسا ہوئے

مرنے مرے

۱۳ع
مرنے سے بھی پہنچی نہ زمانے سے بچا
عابد و زاہد و ساجد ہو تو ایسا ہوئے

۱۴ع قطعہ
بعد قتل شہ دیں فوج سے اولاد پیمبر
کہیں جا بھی نہ بے جنگ نہ آزاد ہوئے

۱۵ع
لوٹ لو رانڈوں کو اور قید کرو اس نے بھی
خیمہ شاہ بھی جل جائے تو اچھا ہوئے

۱۶ع قطعہ
دیا اصغر کو لگی رن میں تو بابو نے کہا
ذبح اعدا نہ کہیں در پئے ایذا ہوئے

علی اکبر

۱۷ع
علی اکبر سے جو ہوئے ٹکڑوں سے یوسف کنعاں میں
کہیں امید سے بھی بیٹوں کا اٹھانا ہو

۱۸ع
بیکسی زینب سے کیا پوچھے فلک نا انصاف
شہر برباد ہو آباد یہ صحرا ہوئے

۱۹ع
اے انیس اپنی تو پوچھی بس یہی آرزو ہے دن
یہ بھی اس جا ہوں جہاں زہرا کا ہوئے

تمت

مرثیہ ۱

اے آفتابِ ذہنِ رسا جلوہ گر ہو آج
اے روشنیِ شمعِ ضیا بزم میں ہو آج
اے نخلِ بوستانِ سخن بارور ہو آج
اے قطرۂ محیطِ فصاحت گہر ہو آج

اے شاہدِ سخن مری نظروں میں حور ہو
ہاں اے غبار آئینۂ دل سے دور ہو

۲

گل ریز آج خامۂ رنگیں نگار ہے
ہر بار دوات نافۂ مشکِ تتار ہے
تازہ وہ گل کھلے ہیں کہ بلبل کو غش ہے
غنچے اسی چمن میں ہیں عروسِ بہار ہے

یہ باغِ نظم گلشنِ عالم میں فرد ہے
اس جا نگار خانۂ مانی بھی گرد ہے

۳

لکھتا ہوں حال بوستانِ کمال کا
تازہ ابھی تو باغ ہے نخلِ خیال کا
ہے یہ چمن آبروئے یوسفِ جمال کا
ہاں باب ہے ریاض ہے [illegible]

ناشاد ہے وہ گل چمنِ روزگار میں
یہ پھول توڑتی ہے اجل کس بہار میں

مطلع ۴

اے جوہرِ نظم آج روانی دکھائیے
اے برقِ فکر شعلہ فشانی دکھائیے
اے طبع اپنی تیز زبانی دکھائیے
ہاں صورتِ عروسِ معانی دکھائیے

وہ گل کھلیں کہ گلشنِ ایجاد دنگ ہو
مصرع میں بوئے گل کی نزاکت کا رنگ ہو

۵

چمن رسا کا عرشِ بریں پر دماغ ہے
باغِ جناں کو رشک ہو جس سے یہ وہ باغ ہے
گل کی طرح کھلا ہے جو سینہ میں داغ ہے
[illegible]

بلبل ہو دم بخود گل و ریحاں کو بھول جائے
سعدی اگر پڑھے تو گلستاں کو بھول جائے

۶

[illegible]

صدمہ غضب کا ہے دلِ جانِ بتول پر
غم کا پہاڑ گرتا ہے سبطِ رسول پر

مطلع ۷

[illegible]

لطفِ بیان حسنِ کلام آشکار ہے
یہ وہ چمن ہے جس میں ہمیشہ بہار ہے

۸

[illegible]

صرفِ خزاں ہے باغ شہِ لاجواب کا
گرمی سے جل رہا ہے جگر آفتاب کا

۹

[illegible]

ہے ولولہ جہاد کا اُس نامدار کو
گھیرے ہے فوجِ غم شہِ عالی وقار کو

۱۰

نیزہ سنبھالا [illegible] وہ نامدار
[illegible] آبدار
[illegible]
[illegible]

ترکش میں تیر رکھتا ہے ابرو کماں ادھر
مرجانے پر ہیں لیس شہ انس و جاں ادھر

۱۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اب تاب ضبط کی نہیں مجھ ناتواں کو
موت آ کے لے چلی مرے اس نوجواں کو

۱۲

فرماتے ہیں [illegible] حسین
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گھر بے چراغ ہوتا ہے زہرا کے لال کا
زینب ریاض لٹتا ہے اٹھارہ سال کا

۱۳

زینب یہ داغ ہم سے اٹھایا نہ جائے گا
مجروح دل پہ [illegible] نہ جائے گا
ہاتھوں سے ایسا لال گنوایا نہ جائے گا
میداں سے اس کی لاش کو لایا نہ جائے گا

ایسے پسر کا داغ نہ دل پر اٹھائیں گے
اکبر سے پہلے مرنے کو ہم رن میں جائیں گے

۱۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

امید یہ تھی مجھے اس نونہال سے
جائے گا بے ملے ہوئے مجھ خستہ حال سے

۱۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جھک جاتے ہیں زمیں پہ یہ بیتاب ہوتے ہیں
زینب بھی رو رہی ہے عزیزانِ دیں بھی روتے ہیں

۱۶

کس غم میں ہاتھ ملتے ہو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

باعث ہے کیا حضور جو یوں بے قرار ہیں
لاش آئی کس کی رن سے جو یوں اشکبار ہیں

۱۷

زینب پکاری [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

امید تھی کہ بیاہ کا سہرا دکھائیں گے
اس کی خبر نہ تھی کہ یہ مرنے کو جائیں گے

۱۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کس کس کر کمر کو آئے ہیں شوق جہاد میں
بھولا ہمارا پیار بھی مرنے کی یاد میں

۱۹ [illegible]

ارمان تھا مجھے تمھیں دولھا بناؤں گی
جیسے ہو تم دلھن بھی میں ویسی ہی لاؤں گی

۲۲ [illegible]

تصویر غم بنی میں سراپا میں درد ہے
صدمے سے رنگ چہرۂ انور زرد ہے

۲۵ [illegible]

اس وقت میں پدر کی کمر توڑتے ہو تم
ہے ہے ان آفتوں میں انھیں چھوڑتے ہو تم

۲۰ [illegible]

شوق عروس مرگ میں دل بیقرار ہے
شادی کہاں کی مرگ کا اب انتظار ہے

۲۳ [illegible]

حاجت بیاں کی نہیں ظاہر ہے آپ پر
اعدا کا ہے یورش میرے مظلوم باپ پر

۲۶ [illegible]

زینت ہو گھر کی نام خدا نوجوان ہو
اے میری جان اب تمھیں سب گھر کی جان ہو

۲۱ [illegible]

خاموش یوں کھڑی ہے گویا کہ دم نہیں
الفت میں آپ کی انھیں شوہر کا غم نہیں

۲۴ [illegible]

سارے عزیز مر گئے گھر کی صفائی ہے
حاجت روا کرو دم مشکل کشائی ہے

۲۷ [illegible]

طاقت نہیں جگر میں کہ آہ و بکا کروں
سمجھاؤں کس طرح سے تمھیں آہ کیا کروں

۲۸

بس زیست یہ بھاتی تھی کہ مر جاؤں گی اکبر
آنکھوں سے جو دیکھا ہے جینے کا سبب ہے
نیت یہی تھی اٹھانے کا نہ غربت میں
لے جائے گا جنازہ کو میرے کون

ہر صبح فاتحہ کے لئے روز آئے گا
پھولوں کی چادر آ کے لحد پر چڑھائے گا

۲۹

کیسے بیٹے وہ بیٹی زینب جن بین
سر زیور پہ ہے کیسے یہ لاوارث ہیں
ہر سو فقیر سے ہیں مصیبت میں یہ
ستم ہیں مرنے والوں میں کوئی رہا ہیں

طفلی میں جو کہا تھا اسے اب کریں گے ہم
سر زیر تیغ راہ خدا میں دھریں گے ہم

۳۰

دنیا کے سید والا کو روئیے
پہلے حضور دلبر زہرا کو روئیے
بیٹا ہیں حضور آقا کو روئیے
ہم بھی چھٹ جائیں گے یا کو روئیے

آفت میں آج دلبر خیر الانام ہے
بے اُن کے زندگی ہیں دم بھر حرام ہے

۳۱

تاراج ہو تو ہوں سب کا گھر اور یہ ہیں حسین
گھبرا کے سب کا سب ہو اور یہ ہیں حسین
سینہ ہو سارا جہاں اور یہ ہیں حسین
بس ہوں شاہ جن و بشر اور یہ ہیں حسین

جائیں وطن میں ہم تو بچھڑ کر حسین سے
آباد کربلا ہو شہ مشرقین سے

۳۲

سرور کے بھائی نے بولی وہ سیہ شعار
اس جا پہ تیغ کلام سے دل ہو گیا فگار
سیدانی جہاں احمد ولید کا یادگار
قربان تیغ میں ہی ہی فدا کیجیے

امت کا خیر خواہ ہے جانِ بتول ہے
وہ ناخدائے کشتی آل رسول ہے

۳۳

بانی ہے عشق میں بنا تعاقب حسین ہم
روشن ہیں آن سے حالت اپنی زمیں ہم
جائیں وہ شہر سے یا نہ سراپا زمیں
ہم نے خیر شہ کے پہنچا بخیر جیتے ہیں ہم

دل پر نہ میں اٹھاؤں گی صدمہ جدائی کے
مر جاؤں گی تڑپ کے ابھی غم میں بھائی کے

۳۴

اب زمین کے سب کے بعد ہے زندہ سب حسین
الفت میں ان کے چھوٹے گئے آل حسین
بیٹے بھی جو لیے ہیں سر و زین
بھی نہیں خیال کہ مر جاے گی بہن

دنیا سیاہ ہو گی اگر وہ گذر گئے
پھر کیا رہا زمانے میں جب وہ بھی مر گئے

۳۵

سینہ پہ ہاتھ رکھ کے مرے بن میں ہیں
جب یہ سنا تو میں نے کیا ہے
بس کیا کیا ہر ستم ہوں ہے غم
تمہیں کہ ہیں جو یہ ہے

اے لال یوں نصیب کسی کا بگڑ نہ جائے
اس طرح کی بسی ہوئی بستی اجڑ نہ جائے

۳۶

اے لال میں نے تمہیں دودھ پلا کر
جو جائے بیٹے جب ابن سیدہ پر
گر صدر ان کا رنج میں سلطان بحر و بر
بچائی نے کوئی ہم جو نہ بیٹے ہیں

اعدا کے قتل کرنے میں ہاں تم بھی کد کرو
ہاں واری جائے دکھ میں پدر کی مدد کرو

بند ۲۹ تھی بیکسی کہ خوش ہوئے ستمگر شکن آنسو بہا کے زینب ناشاد نے کہا دیکھو رضا حضور سے بھیجو طلاب اب کون دم میں شاہ سے لینا نہیں	بند ۳۰ ہم سے بچھڑے بھی اور ان کو رو چکا ایسا کہا کہ جان تمہارا ہی پیچھنا [illegible] صدمہ درد و الم سہا [illegible] دل کو کوئی دلم سہا	بند ۳۱ [illegible] منہ اپنا [illegible] بھی [illegible] [illegible] زمین [illegible] [illegible]
زہراؑ کی طرح تابع صبر و رضا ہیں آپ کیونکر نہ ہوں کہ دختر مشکلکشا ہیں آپ	سب گھر تباہ ہو گیا زہراؑ کے ماہ کا دشتوں کو خاتمہ ہوا شہ کی سپاہ کا	وعدے بھلائے قول سے مکار پھر گئے رستہ نہ پایا لشکر اعدا میں گھر گئے
بند ۳۲ صدمے میں مری تن سے بیٹھے ہیں [illegible] بیٹے تو یہ تباہ ہیں آفت میں مبتلا بیٹے رسول کے ہیں دشمن ہیں اشقیا جان و دل [illegible] نہ اس نے تھا	بند ۳۳ صغرا کو چھوڑ آئے ہیں گھر میں علیل ہم بیماری کی جدائی کا ہے صدمہ [illegible] ہم [illegible] وہ [illegible] کی ہم [illegible]	بند ۳۴ [illegible] [illegible] [illegible] زینب پکاریں [illegible]
جائیں اگر وہ رن میں تو جانے نہ دیجیو غم میں ہمارے اشک بہانے نہ دیجیو	یاں ہم کو پیچ و تاب ملال و محن میں ہے واں اُن کو انتظار ہمارا وطن میں ہے	منہ ہم سے موڑتے ہیں یہ شوق جہاد میں ہیں بیقرار فاطمہ صغرا کی یاد میں
بند ۳۵ [illegible] علی اکبر [illegible] یہاں سے وطن کو جائیں [illegible] اور دوستوں کا [illegible] اک مہرباں سے [illegible]	بند ۳۶ زندہ رہے [illegible] وہ بیکس و غریب میری طرف سے پیار [illegible] [illegible] بھائی نے وعدہ بھلا دیا [illegible]	بند ۳۷ فرمایا شہ نے [illegible] [illegible] جان جا [illegible] [illegible] [illegible]
نکلے رسول رنج و صدمہ و آلام کر گئے روشن جہاں میں شمع صفت نام کر گئے	کہنا کہ موت آ گئی لینے نہ آ سکے آنا تو کیسا بات کی مہلت نہ پا سکے	پوچھو کہاں ہے منہ سے اُسی کا خیال ہے زینب حسینؑ مخبر صادق کا لال ہے

۴۶

پھر دیکھ کر سکینہ کی طرف رو کے زار زار
سر کو اٹھا کے بیٹے سے فرمایا میں نثار
تم دیکھ کر یہ بیٹے کے پھول اے عذار
یعنی خزاں ہوئی ہے چمن کی بہار
اس تحمل قد پہ برچھیاں کھانے کو جاؤ گے
کوثر پہ اپنی پیاس بجھانے کو جاؤ گے

۴۷

اس بات پہ اٹھے بیٹے شہِ انس و جان
زینب کی صدا آئی ناگہان
سب اٹھے ہیں سرو روان
سب ہے جگر کا داغ
کی عرض جلد رن کی رضا دیجئے مجھے
بہر رسول اذن وغا دیجئے مجھے

۴۸

روتے ہوئے بہن نے کہا شاہِ کربلا
بیٹھا ہے بھائی پھر کہیں جدا
پانی بات ملے
باپ نے ... نہ ہوا غضب
لب خشک تباہ ہو تلے زہرا کے ماہ کا
یاد و رہا نہ کوئی شہِ دین پناہ کا

۴۹

سرور کو گھڑی کا مہمان ہے
پیغمبر اب سر پہ شبیہ ہے
چھاتی پہ بیٹھا اب ... جوش غضب ہے
لوگو مرے پسر کو پھر اک بار دیکھ لو
ہم صورت رسول کا دیدار دیکھ لو

۵۰

دوڑے یہ سن کے سب ... سب
سب ... دل حزیں
بیٹا ... سب بین
چھاتی پہ ایک بی بی کی صدمے سے پھٹ گئی
آ کر گلے سے بالی سکینہ لپٹ گئی

۵۱

ہمشیر ... الوداع
اے ... غم خوار الوداع
اے ... الوداع
اے نور عین سید ابرار الوداع
پھولے پھلے نہ باغ جہاں میں خراب ہیں
آیا پیامِ موت کا عین شباب میں

۵۲

زینب نے ... الوداع
... جان الوداع
... نیزہ بان الوداع
... جان الوداع
فرقت کا داغ پالنے والوں کو دے چلے
ہم بیکسوں کو ساتھ نہ خدمت کو لے چلے

۵۳

زینب نے ... سلام
آخر ... والا مقام
... سلام
زینب زمیں پہ گرتے ہی بے ہوش ہو گئی
بانو اک آہ کھینچ کے خاموش ہو گئی

۵۴

... سلطان کربلا
... مصطفیٰ
... اٹھا دیا
... کا
دو حشن کی جو ایک جگر دشتی ہوئی
صحرا میں دھوپ چار طرف چاندنی ہوئی

۹۵۵

[illegible]

زخمی جگر کو اور بھی مجروح کر چلے
تیغِ غمِ فراق سے مذبوح کر چلے

۹۵۶

[illegible]

کہتے ہیں نہ آپ اب میں بہت بے قرار ہوں
کچھ دیجئے تو راہِ خدا میں نثار ہوں

۹۵۷

[illegible]

نکلی صبا عقاب بھی اڑ کر رواں ہوا
صحرائے سبزہ زار میں آہو رواں ہوا

۹۵۸

[illegible]

لرزہ جبال کو ہے تلاطم ہے بحار کو
شیروں نے ڈر کے چھوڑ دیا ہے کچھار کو

۹۵۹

[illegible]

بھاگی پناہ بھی سید روم و شام سے
تھا سر سے ہوش دور تو طاقت کلام سے

۹۶۰

[illegible]

جنات کوہِ قاف سے باہر نکل پڑے
تر دوں میں چونک چونک کے مرغ اچھل پڑے

۹۶۱

[illegible]

تھے سب کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے
بھاگے پناہ شام کے پل بے لڑے ہوئے

۹۶۲

[illegible]

کیوں ظلم و ستم زر کے واسطے کھوتے ہیں دین کو
زر کی ہوس میں مفت ڈبوتے ہیں دین کو

۹۶۳

[illegible]

صدمے عطش کے تشنہ لبوں پر گزر چکے
بن پانی ہائے اب کئی معصوم مر چکے

[illegible]

۶۴

سمجھوں نہ فاطمہ تمہیں سمجھو ابوالعاص کی زوجہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]

راضی رضا پہ فاطمہؑ زہرا کا لال ہے
گر آگیا جلال تو بچنا محال ہے

۶۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

باطل کو کس نے راہ دکھائی ثواب کی
کس نے بتولؑ کی دہر میں مٹی خراب کی

۷۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیا دیکھتا ہے فوج کا کچھ رنگ اور ہے
لازم ہے مکر و کید کہ اب ڈھنگ اور ہے

۶۵

اس کا پسر ہے فاطمہؑ زہرا کا لال ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اس کے پسر سے جنگ کا ہے حوصلا کہیں
اسلام جس علی کی ولا سے ملا کہیں

۶۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بھڑکے جو تھے نفاق کے شعلے فرو کیے
یہ تھی برش کہ شہپر جبرئیلؑ دو کیے

۷۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سبط نبی کی غم سے کمر ٹوٹ جائے گی
فوراً عنانِ صبر و رضا چھوٹ جائے گی

۶۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کعبے میں کس نے مدح شہ انس و جاں کہی
بیر العلم میں کود کے کس نے اذاں کہی

۶۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لاریب جانشین نبی بوترابؑ ہے
ہر جا ظہور جس کا ہے وہ آفتاب ہے

۷۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آفت سے ذبح کی وہ ابھی چھوٹ جائیں گے
پانی ملے گا راحت و آرام پائیں گے

۷۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا مال ہے یہ فوج ہمیں جس سے یاس ہو
دُنیا ہوا ایک جا تو نہ ہم کو ہراس ہو

۷۴

تنہا ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہم تحت دل میں اس اسد ذوالجلال کے
توڑا بتوں کو جس نے حرم سے نکال کے

۷۵

عالم میں ہم سے کوئی زیادہ نہیں جری

لاریب ہم ہیں وارث شمشیر حیدری

[illegible]

[illegible]

جتنے ہیں سرکشاں جہاں ہمسے زیر ہیں
ہم ضیغم اللہ کے بیٹے کے شیر ہیں

۷۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لاشے نہ دھیان میں سپہ بدنہاد کو
توڑا ہے جلکے تھانہ بغض و عناد کو

۷۷

چاہیں جو ہم تو رات ہو دن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

او نٹیں جو آستین تو یہ نقش نظر پڑے
عالم تمام پھر تہ و بالا نظر پڑے

۷۸

[illegible]

آل رسول [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہم سا کوئی جہاں میں اصلا نہ پاؤ گے
لے کر چراغ ڈھونڈھو تو ہم سا نہ پاؤ گے

۷۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یاں بھی جہان میں تیغ زنی پر تلے ہوئے
منھ ترکشوں کے ہیں سوئے حضرت کھلے ہوئے

۸۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شرمائی برق جلوۂ حسن و جمال سے
نکلی پری جمال عجب چال ڈھال سے

۸۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جوہر میں بھل تھا تیغ کا یا پیکر عروس
باہر ہوا حجاب سے گویا [illegible]س

۸۲

اُڑتی ہوئے پشتوں پہ سپر کی جال
نشتر سے ہوئے سپر بھی جانبِ ڈھال
پرزے گرے کہ جو درفشان ہلال ہے
تھرّایا آفتاب

زرہوں کے تن میں خوف سے سوراخ پڑ گئے
چار آئینے جھکنے لگے منہ بگڑ گئے

۸۳

جب ہوئی ہے تیغ اس کی ادا سے ترائی
تن کاٹ کر وہ خوں میں نہائی اتر گئی
کاٹے ہیں کسی کے ہاتھ بسپر اتر گئی
سر سے پہلوؤں کے شعلہ

ویراں تھیں صفیں تو رسالہ اُجاڑ تھا
شمشیر کا بناؤ عدو کا بگاڑ تھا

۸۴

[illegible]

ایسا سماں کسی نے بھی دیکھا زمیں پر
پھولی [illegible] خون سے شفق اس سرزمین پر

۸۵

ہاں کبھی ادا سے دامن میں وہ جان چلی
ابر سے کو آنکھ ہوتی بس وہ نشان چلی
بر زمیں ہو گاہ سو سے آسماں چلی
بر عیاں بجلی ہو تو چمک میں نہاں چلی

ہوتی اگر نہ ہاتھ میں اُس مہ جمال کے
ٹکڑے اُڑاتی بدر کے پرزے ہلال کے

۸۶

[illegible]

رُکتی نہ تیر سے بھی نہ کبھی چار پانچ سے
تن ناریوں کے جلنے لگے اُس کی آنچ سے

۸۷

[illegible]

دم بند تھا ہزار کا اُس خوش غلاف سے
آئینہ گرد تھا بدن پاک و صاف سے

۸۸

[illegible]

برپا تھا حشر چار طرف رزم گاہ میں
تھی ابتری یزید کی جنگی سپاہ میں

۸۹

[illegible]

بدلی ہراس و خوف کی لاکھوں پہ چھائی ہے
اب لشکرِ یزید کی دم میں صفائی ہے

۹۰

[illegible]

دم بند تیرے رعب سے ہو تلمیے دیو کا
کہتے ہیں تجھ کو لوگ سہم آورد گیو سا

۹۱

بولا یہ جھک کے وہ ملعون بد نہاد [illegible]
کیا اس میں نام ہو [illegible] ہیں مار کر ہزار
ابھی ہیں بیس بہتر ادھیاں لئے ہے دم
بابا [illegible] غصہ سے [illegible]
لڑکوں سے میرے کہہ کہ جری بھی جواں گیا
تینوں پسر دلیر بھی ہیں پہلوان بھی ہیں

۹۲

چھوڑا فرس یہ کہہ کے وہ نوش خصال نے
کاوا دیا سمند کو اس نوش جمال نے
دکھلا دیا آفتاب کا جلوہ ہلال نے
سمجھا شبیر کو غضب ذوالجلال نے
اس کا سمند شعلۂ جوالہ بن گیا
گرد شریر رخش جری ہالہ بن گیا

۹۳

بیٹے ہی دو [illegible] بپا ناہوا چلا
بھائی کے سر پہ [illegible] ہاتھ اٹھاتا ہوا چلا
دانتوں سے اپنے ہونٹ چباتا ہوا چلا
نیزے کو [illegible] ہلاتا ہوا چلا
غصے سے تھی جبین پہ شکن بد خصال کے
مارا دل حسین پہ نیزہ سنبھال کے

۹۴

بولا یہ اس شقی سے [illegible] نابکار
کیا دیکھتا ہے بیچ میں [illegible] ہزار
[illegible] سے پر ہے [illegible] ہتھیار
[illegible] شبیہ پیمبر کو [illegible] بار
رکھوا لحد میں فاطمہ دل لول کو
حاکم ہو شاد رنج ہو روح رسول کو

۹۵

تینوں سے دو طرف سے چلے وار بار بار
بڑھ بڑھ کے وہ کیے جو [illegible] آبدار
اس بے حیا کے روکے بڑے بن جن کے وار
[illegible] بڑھا وہ [illegible]
مارا غضب کا ہاتھ کہ پرکالہ دو ہوا
آواز دی اجل نے کہ فتنہ فرو ہوا

۹۶

نیزے [illegible] سر [illegible]
[illegible] میں بھائی کے [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible]
نیزے کا عہد باندھ کے رونے کا ذکر کر
ہونا تھا جو وہ ہو چکا اب اپنی فکر کر

۹۷

[illegible] مژدہ جو سن کے تھا دعویٰ [illegible]
[illegible] شیر کے [illegible]
[illegible] فاطمہ کے لال
آواز دی کہ [illegible]
مشتاق ہم ہیں جنگ شہ قلعہ گیر کے
دکھلائیے کمال جناب امیر کے

۹۸

دو ہو گئے تھا [illegible] زمین آلہ
[illegible] میں زمانہ ہو گیا
لاشوں کی [illegible] سے کلاہ
[illegible] ہوا [illegible] دو آہ
جا جلد قتل کر تو پسر کو حسین کے
برچھی کے پھل سے توڑ جگر کو حسین کے

۹۹

[illegible] خطا کار بے نشان
سنبھلا [illegible] پر بر فشان
مشغول کارزار ہوا [illegible]
[illegible] علی اکبر [illegible]
پھیری سمند کی غازی نے [illegible] کے
نامرد کو اٹھا لیا نیزے میں ٹھونک کے

۱۰۰

یہ کہہ کے جب بلند ہوا وہ خطا شعار
نامرد کو زمیں پہ پٹک کر بصد وقار
[illegible]
[illegible]

یکتا ہیں بے مثال ہیں صفدر ہیں شیر ہیں
شیروں کو صید کرتے ہیں ہم وہ دلیر ہیں

۱۰۱

غازی کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پہونچے ہیں اس کے ہاتھ سے صدمے بڑے مجھے
آرام آئے گا نہ بس اب بے لڑے مجھے

۱۰۲

[illegible] جل جلا
[illegible] جل جلا
[illegible] جل جلا
[illegible] جل جلا

تھا ہاتھ میں کمان اب اس کے لئے ہوئے
چلے میں تین بھال کا ناوک کسے ہوئے

۱۰۳

آیا تھا لے کے جب [illegible]
ازرق خطا شعار نے [illegible]
[illegible]
چمکی [illegible]

فن جنگ کے جو ہوں کو جری نے دکھا دیئے
تیر اتنے کاٹے رن میں کہ تودے لگا دیئے

۱۰۴

جب شہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دہشت سے کانپنے لگے طبقے زمین کے
دم بھر میں ہوش اُڑ گئے سر سے لعین کے

۱۰۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تن سے نکل کے ہونٹوں پہ جان اُس کی آ گئی
کھینچی ذرا جو ہاتھ زمیں میں سما گئی

۱۰۶

جب اس طرح سے قتل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ سن کے ہوش اُڑ گئے اُس نابکار کے
بیٹوں کے غم میں رونے لگا ڈاڑھیں مار کے

۱۰۷

جلدی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مثل تنور خود تھا سر پر دھرے ہوئے
اور دست چپ میں گرز گراں سر لئے ہوئے

۱۰۸

فولاد کی زرہ میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دہشت سے آب زہرہ سہراب و گیو تھا
انسان تھا یا کہ قالب انسان میں دیو تھا

۱۰۹

نعرہ کیا شقی نے جو دارا لئے دلیر
اب تیری موت آئی ہے میں صف شکن ہوں شیر
عالم کے پہلوانوں کو میں نے کیا ہے زیر
اژدر میں قید کر دوں اگر تیغ ہو سپر
لاکھوں ہوں گر تو میں نہ ہوں عاجز لڑائی میں
رستم کی طرح دھاک ہے ساری خدائی میں

۱۱۰

سن کر کلام لاف کے اس کو دیا جواب
تیوری چڑھا کے غیظ سے ہوئے وہ کامیاب
بس بند کر زبان کو او خانماں خراب
نازل نہیں تجھ پہ ہوا اللہ کا عقاب
ایسے سخن غرور کے زیبا نہیں تجھے
برق غضب نہ گر کے جلا دے کہیں تجھے

۱۱۱

آگاہ ہے کیا نہیں تو اے زشت خصال
ہم میں ہے جرأت و شجاعت و دم جدال
ہم سے جدا کرے سر کیا مجال
بجلی کا دم ہے ہم ہیں وہ تیغ برق مثال
جس جنگ پر چڑھے تو اسے دم میں سر کیا
فوجوں کو اپنی تیغ سے زیر و زبر کیا

۱۱۲

ہر جنگ میں صفوں کی صفائی ہمیں نے کی
خیبر کے در پہ زور نمائی ہمیں نے کی
بدر و احد کی فتح لڑائی ہمیں نے کی
غالب ہے سرزوروں میں جدائی ہمیں نے کی
روشن ہے سب پہ جیسے خدا کے ولی لڑے
بیرالعلم میں جا کے جنوں سے علی لڑے

۱۱۳

رو کھیل جنگ کا آساں نہ تو سمجھ
نیزے سے تیغ و گرز سے واقف اگر ہے تو سمجھ
جیسے کہ جھیلے ہیں جو زخم بھی تو سمجھ
کیا ہے سر کی کھال کہ تو سمجھ
یہ سن کے اپنا غیظ دکھانے لگا لعین
غصے سے دونوں ہونٹ چبانے لگا لعین

۱۱۴

نیزے کا اس لعین نے کیا جوش سے وار
سنبھلا ادھر عقاب پہ آیا وہ نامدار
نیزے کو روک کے کی طعن ایک بار
نشتر کا ہاتھ باندھا کوئی خطا نہ شکار
یہ وار کیا ہے لائیں جسے ہم خیال میں
لاکھوں سے رزم کرتے ہیں تنہا جدال میں

۱۱۵

بل کھا کے اس شقی نے کیا وار دوسرا
وہ وار بھی دلیر نے خالی دیا بچا
منہ پھیر کے اسپ کو آگے بڑھی صدا
لے روک میرے وار کو باری ہے اب مری
یہ کہہ کے نیزہ نیزے پہ مارا جو تان کے
نیزہ چھٹا تو ہوش اڑے پہلوان کے

۱۱۶

سنتے ہی چھینی اپنی وہ عنتر نے شعلہ بار
لی ہاتھ میں کمان کسی لی لبی کر
پہلو کمان میں تیر چلایا ہزار بار
نیزہ سپر پہ روکا ہے سر افتخار
یہ بات کہہ کے سر و کیا اس لعین نے تیر
دو ٹکڑے تیغ سے کیا اس مہ جبین نے تیر

۱۱۷

ناوک کشی لگا چکا جس وقت وہ لعین
خالی گئے سب سے کیا وہ عدوئے دین
نیزے سے معلوم غضب سے سب
نیزہ لگی کھینچ کے تیغ یہ بھی
حیدر کی طرح ہم کو بھی شوق جہاد ہے
دیکھوں تو کیسی تیغ زنی تجھ کو یاد ہے

۱۱۸

غصے میں تیغ کھینچ کے بولا وہ بدخصال
آئے جو وار سینے پہ رکھا دیو کی کھال
ششتوں سے تیغ باندھ کے بڑھنے لگی اجل
دیکھا اجل نے پیچ مری تیغ کے شپیال
کیا اصل دیو کی اسے مانا ہے کوہ نے
تیزی کو میری تیغ کی جانا ہے کوہ نے

۱۱۹

بولا کہ تو بڑھا کے تیغ کشتی سے کیا ہو وار
آئے جو بھی سپر کو وہ اڑ جائے بے شمار
بیکار جب سے ہو گیا بست شمشیر آبدار
یا ابد کا سب بیری شمشیر آبدار
یہ وہ ہے جس نے سیکڑوں کفار دو کیے
آتشکدے میں آگ کے شعلے فرو کیے

۱۲۰

کہہ کے یہ سپر کو بلند کیا وہ بدافعال آہ
تن کر گرا ہاتھ سے وہ پنجۂ شعلہ وار آہ
لاکھ سے جا پڑی کے غازی کی دوا آہ
بدبخت نے دی اجل نے تیرا نکالا آہ
حیراں مثال آئینہ بے پر ہو گیا
سکتے میں آ کے صورت تصویر ہو گیا

۱۲۱

آخر گری جو تیغ تو ادھر تیغ زن
کاٹا سپر کو دم میں پہ اس کے خود و تن
سر سے گلے میں پہنچی وہ زرہ بستہ دہن
صدر و دل و جگر کو دو نیم کر چلی
دو ٹکڑے ایک ہاتھ میں نامرد ہو گیا
دہشت سے فوج شام کا منھ زرد ہو گیا

۱۲۲

مارا گیا جو طارق ملعون بے حیا
کانپا نشان بیسر جوان نبرد تھا
تھرا کے فوج سے بیرسر کیا
جاری سے بیسلوں کو وہ غضب
آئے اگر یہ فوج پہ آنے نہ دیجیو
بسمل کے مار لو اسے جانے نہ دیجیو

۱۲۳

جب تک کہ آئے جانب عالی مقام ہم
بیٹوں کو کھینچ کے ال ہیں تیغ و دم ہم
دوڑے بڑھ کے تیغ تیر ہم
بیچی ادھر سے سب نے تیر ہم
تیروں کا مینھ برسنے لگا ہر طرف امام پر
بڑھ گئی چھ لاکھ نے ایک تشنہ کام پر

۱۲۴

تھرا کے راہوار کو روکا ان کی وقت امام
تن پہ گرا وہ ضرب کہ جن کا نشان شمار
پہلو پہ آکے اک اس کے اس سے کیا وار
پہ بیچنی ہی جو پہنچی ملب و جگر کے پار
صدمہ ہوا تو سینے میں دم آ کے رک گیا
تھرا کے راہوار کی گردن پہ جھک گیا

۱۲۵

تر ان کا تھا ہاتھ کا یہ شعلہ آن ابتر
نزدیک سے کہ لگا تھا ایک جان پر
زخمی ہے فوج کا تھا ایک جان پر
تن میں تشنگی کی وہ تب تر بنا
طاقت رہی نہ ہاتھ میں کیونکر وغا کرے
چھ لاکھ کی چڑھائی ہو جس پر وہ کیا کرے

۱۲۶

مارا کسی نے تیر کرا ان سے غش آگیا
تن پہ تیر سب شاہ دین پناہ
دو ہاتھ میں آہ سہارا وہ زمین پناہ
سمجھے یہ بیکس تیغ کا تھا حال
مرنے پہ سر جھکا کے پکارے امام کو
گرتا ہوں جلد آ کے سنبھالو غلام کو

۲۷

کہہ کے یہ صدقے ہوئی چھوٹی بہن نیاز ترا
جلتی ہوئی زمیں پہ لہو جائے بہا ترا
اک غل ہوا کہ ماہ شرف کا گہن ترا
یعقوب فاطمہ کا وہ یوسف لٹا ترا

ہاں کاٹ لو بدن سے سر اس تشنہ کام کا
پیارا پسر ہے سبط رسول انام کا

۲۸

روتے ہیں یہ صدا بیٹے ہیں جو مضطر
آواز دی کہ ہم آنکھیں یہ زار
بس جا بیٹھے ہو خاک پہ پیارا نہیں
پھر ایک بار سے یہ پکارا پدر پدر

آنکھوں میں نور عین بصارت رہی نہیں
یہ ضعف ہے کہ چلنے کی طاقت رہی نہیں

۲۹

بیٹے جوان بیٹے کا مرنا ابھی ہوا
کڑیل جوان کا خون میں بھرنا ابھی ہوا
ارمان بھرے بیاہ کا گزرنا ابھی ہوا
ہے غم جوان بیٹے کا کرنا ابھی ہوا

اس داغ کا مزہ دل سرور سے پوچھئے
باد خزاں کا ظلم گل تر سے پوچھئے

۳۰

تھا ضعف جلت در سے مسیحا کی تیغ
روشن تھا اس چراغ سے وہ عبرت
جاتا نہیں زمانے سے وہ عبرت
کھایا جو زخم سر پہ ہیں نیچے دنیا سے ابر

ہے غم سے جان لب پسر مرتضیٰ علی
جب اٹھ کے گرنے لگتے ہیں کہتے ہیں یا علی

۳۱

غم ہیں جوان بیٹے کے اے عالی رتبہ ذی حسب
رعشہ ہے ہاتھ پاؤں میں طاقت نہیں ہے اب
آنکھیں ہیں سر سے تیر لگی ہیں
ادھر ہے سب جہاں سے دن میں

سینے پہ ہاتھ رکھ کے جو فریاد کرتے ہیں
کیا کیا دل بتول پہ صدمے گزرتے ہیں

۳۲

لاشہ پسر کا دیکھ کے دل سے ہوا جوان
سنتے ہیں آہ کیا کرے دل اٹھ کے آہ جوان
کیا ہو گیا ہے آنکھوں میں اندھیرا ہے تشنہ جان
بیٹا ہمارا نہیں ہے

کیا آئی ہے فاطمہ کے نور عین پر
ہنستے ہیں سنگ دل مرے اس مہ جبین پر

۳۳

نالہ کیا کہ آئی رن پیارا فاطمہ
دولہا بنے ہو آج مرا دل ہے بے قرار
زخمی ہو تم نہ کھاؤ بھلا کیوں جدائی
آزاد ہوں ہم اب تو چلو

چھاتی سے اپنے تیرے پسر کو لگائے ہیں
زخمی بدن پہ دھوپ میں چادر اڑھائے ہیں

۳۴

دونوں طرف سے پیدا کیا آہ تشنہ لب
روتے ہیں اکبر جواں تھا
بیٹا ہے اک نیزہ عمر کا
ٹوٹا ہے خاک پہ

ہیں دونوں ہاتھ زخم جگر پہ دھرے ہوئے
گیسو تمام خاک میں خون میں بھرے ہوئے

۳۵

لاشے سے بیٹے دیکھ کے اٹھ کر آئے ہیں
دونوں تھمانے کی طاقت رہی نہیں
دیکھو تو آج کس کی عمر بسر ہے
آنکھیں ہیں خاک و خون میں
طفلان

پیری میں داغ اپنی جوانی کا دے چلے
اے لال اپنے ساتھ پدر کو نہ لے چلے

۱۳۶

[illegible]

غش میں پڑی ہے زینبؑ مضطر زمین پر
بانو پچھاڑیں کھاتی ہیں گر کر زمین پر

۱۳۷

[illegible]

تنہا تو ہم سے خیمے میں جایا نہ جائے گا
داغِ فراق دل سے اٹھایا نہ جائے گا

۱۳۸

[illegible]

بیتاب ہو کے شہ کے گلے سے لپٹ گئے
تڑپے تو گل سے جسم کے سب زخم پھٹ گئے

۱۳۹

[illegible]

انگڑائی لے کے مر گئے مولا کی گود میں
بیٹا تمام ہو گیا بابا کی گود میں

۱۴۰

[illegible]

یہ کہہ کے شاہ جن و بشر پیٹنے لگے
لاشا اٹھا کے خاک پہ سر پیٹنے لگے

۱۴۱

[illegible]

آفت میں چھوڑ کر ہمیں تنہا چلے گئے
صدقے پدر ہو اے مرے شیدا چلے گئے

۱۴۲

[illegible]

میدان سے خیمہ گاہ کو سرورِ زماں چلے
لاشے کے ساتھ احمدؐ و حیدرؑ [illegible] چلے

۱۴۳

[illegible]

قطرے لہو کے خاک پہ پیہم ٹپکتے ہیں
مجروح ہاتھ دونوں طرف کو لٹکتے ہیں

۱۴۴

[illegible]

ہتھیار سب جری کے ہیں [illegible]
ہیں زمیں پر عمامے کے ٹکڑے [illegible]

۱۲۷

[illegible]

وارث شباب تھا کہ جو موت آگئی تجھے
اے میرے شیر کس کی نظر کھا گئی تجھے

۱۲۸

[illegible]

اصغرؑ کا واسطہ علی اکبرؑ کا واسطہ
مطلب مرے حصول ہوں سرور کا واسطہ

۱۳۰

[illegible]

باغ شباب تو ابھی پھولا پھلا نہ تھا
مارا ہے جس نے صاحب اولاد کیا تھا

۱۳۱

[illegible]

لاؤں کہاں سے ڈھونڈھ کے آئینہ تجھے
لپٹاؤں پھر گلے سے چھپاؤں کہیں تجھے

نوحہ

۱

[illegible]

۲

[illegible]

۳

[illegible]

۴

[illegible]

۵

[illegible]

۶

[illegible]

۷

[illegible]

۸

[illegible]

زینب خستہ جگر کہتی تھی رو رو کر انیس
مرے عاشق مرے شیدا مرے شبیر حسین

نوحہ ۱
شہ کی یاتراں سے جب تشنہ پانی بجھو
ہر ہوا کا ہوا سے ہو مو پانی بجھو

۲
کیا زینب نے کہا اے غم زیادہ کرو نار
علی میں کیسے اب یہ سب غم پانی بجھو

۳
شاہ کہتے تھے کہ پیری میں لگا داغ کہاں اور
علی اکبر کے دیا داغ وہ پانی بجھو

۴
سب کو دو کھلا کے سناں ان ایس کیا تھا
نہیں کل بجا اس کے سر پیر کی نشانی بجھو

۵
کیا عالم نے کردوں خلعت و عالم راہی
آج ستم کا پہنا دلہے کو پانی بجھو

۶
کیا ترا بن کے دم جاؤں آں آ زمبر ہوا
وہ کہ پہنا دو پوشاک شہ پانی بجھو

۷
سب کو کیا کیا ہوا پاؤ تو بے سجاد
کیا پیوں پانی کہ بھاتا ہیں پانی بجھو

قطعہ ۸
بیٹھ کر سر کو بی بی تھی بر دم مرا
ہائے بابا کے کیا عجب بی پانی بجھو

۹
کیا عرصہ ہوا کوفے میں خدا جبر سے
کیا یہ تقدیر ہے ستاں کی نشانی بجھو

۱۰
شاہ کہتے تھے کہ اس وقت میں یہ تاکید
ہے جیب بھولی ہی کے نانا کی نشانی بجھو

۱۱
شاہ کہتے تھے کہ بہنا جو کہ مر کے
یاد جب آتی ہے اکبر کی جوانی بجھو

۱۲
دیں سب کو ہو ئے آہ اس کی تحریر
یاد جب آتی عمر شہ کی کہانی بجھو

فقط

۱

غل آمد آمد کا ہے میدانِ وغا میں
سر دینے کو جاتا ہے جری راہِ خدا میں
طاقت نہیں اب [illegible] شاہِ ہدا میں
شبیر ہے [illegible] اہلِ جفا میں

کہتا ہے ہر اک صاحبِ شمشیر کو دیکھو
کس غیظ میں آتا ہے ذرا شیر کو دیکھو

۲

ہے خوف کہ دلبندِ حسین ابنِ علی ہے
ہے شبیہ مقبولِ خدائے ازلی ہے
صفدر ہے بہادر ہے یہ عالی نسبی ہے
شبیر جری ابنِ ولی ابنِ ولی ہے

بھاگیں گے کہیں یہاں سے تو فرصت نہ ملے گی
اس شیر سے اک وار کی مہلت نہ ملے گی

۳

جاری ہوا دیدوں سے [illegible]
کھینچی ہے [illegible] ان میں تصویرِ پیمبر
تصویر وہ تصویر کہ عالم سے ہے برتر
[illegible] خالقِ اکبر

شکل پسرِ سرورِ دلگیر دکھا دوں
نزدیک ہے گر نور کی تصویر دکھا دوں

۴

کس طرح [illegible] جنبش ہیں ہم
اس عمر میں [illegible] دو عالم
ہے [illegible] جان [illegible] شاہ دو عالم
روباہ ہے [illegible]

کٹ جائے جگر اس کی جو تلوار کو روکے
کیا منہ ہے کسی کا جو کوئی وار کو روکے

۵

صورت میں رسولِ دوسرا ہے علی اکبر
جرأت میں شہِ قلعہ کشا ہے علی اکبر
[illegible] خدا ہے علی اکبر
صولت میں [illegible] حمزہ ہے علی اکبر

سرتاج شجاعوں کا ہے شیروں کا پسر ہے
روشن ہے کہ یہ برجِ شرافت کا قمر ہے

۶

اے ملک ذرا [illegible]
تصویر [illegible]
[illegible]
[illegible]

توصیف ہے فرزندِ حسین ابنِ علی کی
تصویر اتری ہے رسولِ عربی کی

۷

دیکھو تو عجب شان سے آتا ہے یہ صفدر
کاندھے پہ سپر [illegible] تیغِ دو پیکر
اس دم میں الٹ دے گا [illegible]
شمشیر کو چمکا دے [illegible]

کیونکر نہ کہیں اس کو کہ یہ حق کا ولی ہے
یہ زور میں حمزہ ہے شجاعت میں علی ہے

۸

اس وار میں [illegible]
ہے زور میں [illegible] سالار
[illegible] افلاک [illegible]
شمشیر ہے [illegible] زمین میں وہ تیغ [illegible]

مدھم ہے قمر چہرۂ گلفام سے اس کے
رستم کی لحد کانپتی ہے نام سے اس کے

۹

ہاں دیکھیں ذرا [illegible] کی تجلی
دیکھی نہیں ایسی [illegible] کی تجلی
ہے [illegible] حیدرِ صفدر کی تجلی
ہے یہ شبیہِ [illegible] پیمبر

وہ نور ہے اس چہرۂ پُرنور کے اوپر
موسیٰ نے بھی دیکھا نہ کبھی طور کے اوپر

۱۰

[illegible]

مضمون کشن تو نہیں مضموں نیا ہے
کہیے نہ جبیں آئینۂ نور خدا ہے

۱۳

[illegible]

اک نور کے دریا کی یہ دو موج بہم ہیں
کہیے نہ بھویں ان کو یہ محراب حرم ہیں

۱۶

[illegible]

یہ بینی پُر نور لطافت سے بھری ہے
انگشت نبی بیچ میں قرآں کے دھری ہے

۱۱

[illegible]

کیونکر نہ ہو الجھن کہ عجب دام رسا ہے
قرطاس بھی خامہ بھی مرا دل بھی پھنسا ہے

۱۴

[illegible]

ہیں تیر نہیں ترکش محبوب خدا کے
جوہر ہیں یہ ہیں تیغ شہ عقدہ کشا کے

۱۷

[illegible]

وہ دانت کہ قدرت کی جنہیں بھری ہے
یا سلک گہر دُرج تجلی میں دھری ہے

۱۲

[illegible]

ہوں گے نہ یہ کاکل ملک و حور و پری کے
ریشم سے یہ لچھے ہیں کہ گیسو ہیں جری کے

۱۵

[illegible]

گردش نہیں آنکھوں کی ستم پر یہ ستم ہیں
یہ آہوئے سبطین غزالانِ حرم ہیں

۱۸

[illegible]

دریا میں جو ڈوبا وہ نہ پھر تیر کے نکلا
اس چاہ سے اب تک نہ کوئی تیر کے نکلا

۱۹

[illegible] سے کی مرادی ہے کہ پیکر [illegible]
بانو کا سا ہے بہ جرأت و عزم [illegible]
اور دوش میں ہیں اس شیر کے [illegible]
ان شانوں کا آفاق میں دیکھا ہی نہیں [illegible]

کیا خوب ہے اس صاحبِ شمشیر کا پنجہ
اس شان کا دیکھا نہ کبھی شیر کا پنجہ

۲۰

[illegible] روشن علی اکبر کا ہے سینہ
[illegible] قدرت اسی صفدر کا ہے سینہ
ہے نور کی تختی یہ دلاور کا ہے سینہ
دیکھا نہ تھا وہ سرورِ انور کا ہے سینہ

چھٹنے پہ پسینے کے جو قطرے ہیں پڑے ہیں
خورشید کی تختی پہ ستارے یہ جڑے ہیں

۲۱

[illegible] ہے فانوس [illegible]
اک تار نظر ہے یہ سمجھے جو دیکھنے والا
اس جسم میں دل [illegible] مولا علا
یہ کون سی مضمون پہ [illegible]

وہاں پہنچا جہاں تھا نہ گذر پیکِ نظر کا
پر مجھ کو پتہ بھی نہ ملا موئے کمر کا

۲۲

ہیں وہ قدم پاک کہ جن کا نہیں ثانی
[illegible] دکھائے ہیں [illegible] کی روانی
[illegible] لاکھوں عجب [illegible]
ان پاؤں میں [illegible] عالم [illegible]

کرتے ہیں یہی سیر قدم باغِ ارم کی
تاجِ سرِ فغفور ہے نعلین قدم کی

۲۳

ایسا بھی [illegible] کا اظہار [illegible]
[illegible] سر [illegible] تاجِ سرور
[illegible]
[illegible]

یا ابرِ سیہ جھوم کے آیا ہے چمن میں
خورشید نے یا نور گرایا ہے جبیں میں

۲۴

[illegible] تیغ [illegible]
[illegible]
[illegible] زبان اور زبان [illegible]
[illegible] عالم میں [illegible]

کونین میں شمشیرِ خدا نام ہے اس کا
سر تن سے اڑا دیتی ہے یہ کام ہے اس کا

۲۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کس طرح میں نقشہ دمِ تحریر اتاروں
ٹھہرے جو کسی جا تو میں تصویر اتاروں

۲۶

اس طرح کا انداز [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اک پل میں چلا جاتا ہے افلاک کے اوپر
رکھتا ہی نہیں یہ تو قدم خاک کے اوپر

۲۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ڈھونڈا کیا سائے نے ادھر اور ادھر کو
یہ بھی نہ کھلا مجھ کو گیا اڑ کے کدھر کو

۲۸

اس اسپ پہ ہے جلوہ سلطان عرب کا
مرکب پہ نہ موجود ہے ہم شکل پیمبر
آمادہ وغا ہے ادھر شام کا لشکر
تلواریں چمکتی ہیں نظر آتے ہیں خنجر
دریا پہ پرا جم گیا افواج شقی کا
ہے شور کہ سر کاٹ لو ہم شکل نبی کا

۲۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تلواروں کے قبضوں پہ کھڑے جوم رہے ہیں
دل خوجوں کے دریا پہ کھڑے جھوم رہے ہیں

۳۰

میدان میں بجلی سی چمکتی ہے [illegible]
گھاٹوں پہ پرا باندھے کھڑا ہے [illegible]
[illegible] نشان [illegible]
میداں میں ہے [illegible]
تیغوں کی چمک جس پڑی دھالوں کی گھٹا پر
ناگاہ لگی چوب ادھر طبل و غا پر

۳۱

یہاں شور تھا [illegible] ہوئی علی اکبر
بانو کا عجب حال تھا سکتے میں تھیں مضطر
زینب پہ بیاں کرتی تھی یا حالت ابتر
یہاں سے اب تک نہیں آیا [illegible]
کیا وجہ جو ہم شکل پیمبر نہیں آئے
عرصہ ہوا اب تک علی اکبرؑ نہیں آئے

۳۲

یارب [illegible] آنکھیں
یارب [illegible] آنکھیں
یارب [illegible] آنکھیں
میدان [illegible]
ہوگا وہ مرے پاس تو آرام رہے گا
اس لال سے دنیا میں مرا نام رہے گا

۳۳

اے بیبیو [illegible] بلاؤ
میدان سے ہم شکل پیمبر کو بلاؤ
میدان سے جلدی مرے اکبر کو بلاؤ
تیار ہوں [illegible] بلاؤ
گر وہ نہیں آنے کے تو گھبراؤں گی ہی ہی
سر پیٹتی خیمے سے نکل جاؤں گی ہی ہی

۳۴

پھر عرش کی نصرت سے [illegible] علی اکبر
میدان میں کیا آئے [illegible] مراد
دنیا میں سلامت [illegible] اکیلا مراد
[illegible]
دنیا سے میں اس کو نہ گذرتے ہوئے دیکھوں
یارب علی اکبرؑ کو نہ مرتے ہوئے دیکھوں

۳۵

وہ بانو [illegible]
سب صبر [illegible]
میدان شہادت میں [illegible]
زندہ [illegible]
اب تک ہے کو وہ صاحب شمشیر جیے گا
بے سر دیئے میدان سے نہ [illegible] پھرے گا

۳۶

قتل علی اکبر کی عدو کرتے ہیں تدبیر
یاں ایک ہے واں لاکھ جوان [illegible]
یاں ایک ہے اکبر کی [illegible]
غربت ہے [illegible]
باقی یہ نشاں تک نہ رکھے فوج شقی کا
حیدر کی طرح نام ہو ہم شکل نبیؐ کا

۳۴

[illegible]

کیا آج کے دن بیکس و ناچار ہے شبیرؑ
زندانِ مصیبت میں گرفتار ہے شبیرؑ

۳۵

[illegible]

مرحب سے جوان مرد کا سر کاٹ لیا ہے
لاشوں سے بیابان و غابات دیا ہے

۳۶

[illegible]

بجلی کی طرح کوند کے جس صف پہ جھکے گی
جوں سیل فنا بھر نہ ہزاروں سے رکے گی

۳۷

[illegible]

خالی نہ گیا جس پہ کبھی وار کیا ہے
مرحب سے جواں مرد کو فی النار کیا ہے

۳۸

[illegible]

بجلی ہے قیامت ہے یہ آفت ہے بلا ہے
تلوار نہ سمجھو اسے یہ قہر خدا ہے

۳۹

[illegible]

بتلاؤ تو کس سمت سے جاؤ گے نکل کے
اک آن میں بھنس جاؤ گے بھندے میں اجل کے

۴۰

[illegible]

بیٹا ہوں یداللہ امام دوسرا کا
ثانی نہیں دنیا میں کوئی شیر خدا کا

۴۱

[illegible]

جوہر نہیں اس تیغ شرربار کا دیکھا
چلنا نہیں تم نے مری تلوار کا دیکھا

۴۲

[illegible]

چن چن کے صف جنگ میں ماروں گا میں تم کو
تلوار کے گھاٹ آج اتاروں گا میں تم کو

۴۶

ہم ہوں کہ نہ ہوں خوف کسی کا نہ پرایا
مہمان بلا کر انہیں پانی نہ پلایا
سید پہ یہ آفت [illegible] آیا
[illegible] علمدار کا خوں تیغ سے بہایا

ڈرنا تھا خدا کا نہ کیا خوف نبیؐ کا
کیا پاس کیا تم نے حسینؑ ابن علیؑ کا

۴۷

شمشیر جو پھر [illegible] نکلا
[illegible]
[illegible]
بجلی سی جب انداز سے [illegible]

بجلی سی تڑپتی ہوئی وہ میان سے نکلی
کس رنگ سے کس شان سے کس آن سے نکلی

۴۸

عاشور کو [illegible]
[illegible]
دیکھی [illegible] کی طرح تیغ [illegible]
ہرن [illegible]

سیداں ستم خون سے گلرنگ کیا تھا
جن جن نے شہ و داروں کو جو تنگ کیا تھا

۴۹

وہ شور کہ افلاک میں وہ زلزلے آئے
وہ فتنہ زمیں پر کہ [illegible] زلزلے آئے
بجلی سے تڑپتے ہوئے [illegible]
بیدل [illegible] کمان دار [illegible]

دبکے ہوئے اک سمت تو اسوار کھڑے تھے
سہمے ہوئے گوشوں میں کماندار کھڑے تھے

۵۰

دم [illegible] تھا غیظ سے تلوار کو دیکھا
جانا کہ چلی تیغ [illegible]
شعلہ سی لپکتی تھی وہ [illegible]
[illegible]

یوں آن کے گرتی تھی وہ دشمن کے بدن پر
جس طرح کہ شیر آتا ہے جنگل میں ہرن پر

۵۱

[illegible] اعدا کو [illegible] آتی
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گرتی تھی قطع خود و زرہ بر پہ بھلے پر
چھریوں کی طرح چلتی تھی دشمن کے گلے پر

۵۲

تھا شور کہ یہ تیغ تو جانے نہ زمیں دی
میدان میں [illegible] زمیں دی
[illegible] نہیں دی
[illegible] پاس [illegible]

بے ہوش بدن کا نہ ہمیں سر کی خبر ہے
بجلی ہے کہ آفت ہے کہ شمشیر دو سر ہے

۵۳

اب آ کے [illegible] کی تلوار کو اٹھانا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سر تن سے جدا کرتی ہے گر وار کو روکیں
کس طرح سے اس تیغ شرربار کو روکیں

۵۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ثابت نہ کوئی عضو بدن چھوڑ کے نکلی
چار آئینے شیشے کی طرح توڑ کے نکلی

۵۵
پہنچی جو فرق پر تو سر پر ارادہ تھا
سر سے جو بڑھی تو سینے پہ ارادہ تھا
چمکی بہر خود تو جگر پر ارادہ تھا
گردن پہ جو آئی تو کمر پر ارادہ تھا
ہر وار پہ اک اُس نے نیا رنگ دکھایا
راکب کو بھی مرکب کو بھی چورنگ دکھایا

۵۶
بجلی کی طرح تیغ جو چمکی ہوئی آئی
اڑتی ہوئی اور سنکتی ہوئی آئی
سر پہ کبھی دشمن کے لپکتی ہوئی آئی
خون میں کبھی شعلہ سی بھڑکتی ہوئی آئی
لشکر پہ گری اور کبھی کوند کے نکلی
ہر غول کو سبزے کی طرح روند کے نکلی

۵۷
زمیں پہ کبھی سر پہ کبھی سر نظر آئی
چمکی جو کبھی سب کے اندر نظر آئی
سینہ پہ کبھی اور کبھی اوپر نظر آئی
جوشن پہ کبھی شعلہ کبھی جوہر نظر آئی
پہونچا وہ سقر کو جو چڑھا گھاٹ پہ اُسکے
قربان ہوئے جاتے تھے سرکاٹ پہ اسکے

۵۸
چمکی بہر خود زرہ سے سبھی تیغ تو نکلی
گردن سے سبھی اور جگر سے سبھی نکلی
سینے سے کبھی اور کمر سے کبھی نکلی
پہلو سے جو نکلی تو ادھر سے کبھی نکلی
کیا چاٹ پڑی تھی کہ لہو چاٹ کے نکلی
بے خوف و خطر فوج کے سر کاٹ کے نکلی

۵۹
جب غول پہ بجلی سی کبھی تیغ در آئی
سر سے کی پھول لگا اس تیغ نے جا لی
ابھرا سپر جوں سے دریا میں تو واپس
سنگین عدو جائے پھر جا ابھر لائی
جینے کا نہ پھر اُن کو سہارا نظر آیا
بس ڈوب گئے سب تو کنارا نظر آیا

۶۰
گھوڑے کو سوار و صف آخر تہ و بالا
ہر دل سا پھٹا صاف سواروں کا ڈالا
اس تیغ نے ہر بار کا تھا کاٹ ڈالا
ہر بار جگر کاٹ کے باہر کو نکالا
اُس تیغ نے ایک ایک کا سرکاٹ کے چھوڑا
سرکاٹ لیا جب تو لہو چاٹ کے چھوڑا

۶۱
ہر وار پہ اس تیغ کے سر تن سے جدا تھا
اژدر کی طرح فوج پہ منہ کھولے ہوا تھا
سر جائے جو ہر خون کا پیاسا ہوا تھا
ہر ضرب میں خون اوس کا پیاسا تھا
پھر خوں میں نہا دھو کے جو وہ لال ہوئی تھی
سب فوج عدو خاک میں پامال ہوئی تھی

۶۲
جب صف کی طرف آئی تو سنبھلتی ہوئی آئی
ہر بار پہ شعلہ سی بپھرتی ہوئی آئی
جوہر کی طرح زہر اگلتی ہوئی آئی
اژدر بھی کہ ہر صف کو نگلتی ہوئی آئی
اسطرح سے لیجاتی تھی سرآکے بدن سے
جس طرح کوئی پھول اُٹھا لیوے چمن سے

۶۳
میدان میں جب لشکر بد بخت کا لاشہ نظر آیا
ہر جا پہ اک خون کا دریا نظر آیا
ہر جا پہ سر کٹ کے ہر جا نظر آیا
اک ڈھیر لاشوں کا ہر جا نظر آیا
جس جس کے نمو داروں کو بیجان کیا تھا
اب دم شمشیر نے طوفان کیا تھا

۶۴

چلا جو [illegible] نظر آیا
[illegible] نظر آیا
[illegible] نظر آیا
[illegible] نظر آیا

کیا وار کریں پھر تو نہ جرأت تھی کسی کو
دم لینے کی مہلت نہ ملی فوج شقی کو

۶۵

[illegible] دیکھا
[illegible] دیکھا
[illegible] دیکھا
نیزوں کے نیستاں کو [illegible] دیکھا

اس تیغ شرربار سے جیتا نہ بچے نار کا
[illegible] آگ تو سیماب تھے نار کا

۶۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کچھ فرق نہ تھا تیغ میں اور قہر خدا میں
بجلی سی چمکتی تھی وہ ڈھالوں کی گھٹا میں

۶۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لب پر قدر اندازوں کی جانیں نظر آئیں
سہمی ہوئی گوشوں میں کمانیں نظر آئیں

۶۸

[illegible]
[illegible] وہ غازی [illegible]
[illegible]
[illegible]

اک خون کی ندی تھی کہ جنگل میں بہی تھی
کشتی تن فوج عدو ڈوب رہی تھی

۶۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جوں موج نہ تلوار کہیں ٹھہر رہی تھی
مچھلی کی طرح تیغ دو دم تیر رہی تھی

۷۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اب کچھ نہ ثنا تیغ دو پیکر کی بیاں کر
غم اور شہادت علی اکبر کی بیاں کر

۷۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حالت ہے عجب پیاس سے اس بحر کرم کی
چھائی ہے ہر اک سمت گھٹا فوج ستم کی

۷۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جاتے ہیں پہ ہر راہ نہیں پاتے ہیں اکبر
غش آتا ہے جب ضعف سے تھراتے ہیں اکبر

۷۳
[illegible]
کیوں کرتے ہو خون جانِ حسین ابن علی کا
کیا پاس نہیں تم کو رسولِ عربی کا

۷۴
[illegible]
وہ چلنے کی یہاں اب تمہیں رخصت نہ ملے گی
بابا کے ملاقات کی مہلت نہ ملے گی

۷۵
[illegible]
اک ضعف سا طاری تھا دلِ پاک کے اوپر
زخموں سے لہو بہہ رہا تھا خاک کے اوپر

۷۶
[illegible]
اس رنج و مصیبت کی بچا لو مجھے مولا
گھوڑے سے میں گرتا ہوں سنبھالو مجھے مولا

۷۷
[illegible]
بہتا تھا لہو سر سے رخِ پاک کے اوپر
تھے دھوپ میں بیہوش پڑے خاک کے اوپر

۷۸
[illegible]
بیہوش پڑا خاک پہ [illegible]
سر اُس کا قلم ہوتا ہے کچھ تم کو خبر ہے

۷۹
[illegible]
اس وقت میں منہ آپ نے موڑا علی اکبر
پردیس میں یوں باپ کو چھوڑا علی اکبر

۸۰
[illegible]
پیری میں یہ کیا باپ سے تم کر گئے بیٹا
سبزہ بھی نہ آغاز ہوا مر گئے بیٹا

۸۱
[illegible]
پھر چاند سی وہ شکل دکھاؤ علی اکبر
کس سمت کو آؤں یہ بتاؤ علی اکبر

۸۲

ناگاہ صدا آئی کہ اے شیر ... داور
مولا کی طرف آئیے از بہر پیمبر
دم توڑ رہا ہے پڑا آ کے وہ دلبر
جلد آئیے بابا کہ ہے دم توڑتا اکبر
دیدار مجھے آن کے دکھلائیے بابا
اب آنکھ نہیں دم اٹکا ہے جلد آئیے بابا

۸۳

روتے ہوئے ... علی ...
بیجاں زمیں پر ... تڑپ کے ...
تھا ... نکلا ... صدقے ...
آغوش میں پیارے کو لیا ...
کیا حال ہے بولو مرے پیارے علی اکبرؑ
کیا درد ہے سینے میں تمہارے علی اکبرؑ

۸۴

کیا حال ہے کچھ منہ سے بیاں کیجئے جانی
... یوسف ثانی
بیٹے چلو اب جانب میداں ... جوانی
رو کر کہا اکبر نے ... تشنہ دہانی
آنکھوں کو بھی اب ضعف سے کھولا نہیں جاتا
یہ پیاس کی شدت ہے کہ بولا نہیں جاتا

۸۵

بس حال کہوں کیا کہ ... بیٹا
بیچھی کی ... تڑپ ... ماں کا بیٹا
اب ... ماں بخشا
معلوم نہیں دودھ بھی بخشا کہ نہ بخشا
فرزند وہی ہے جو ہو ماں باپ پہ صدقے
خیمے میں ہمیں لے چلیں ہم آپ پہ صدقے

۸۶

... کیسو والا
سنبھلے ... پکارا ...
بیتاب ... اکبر کا لاشا
جب ... آنسو بہا ...
پیاسے ہی جہاں سے گزر گئے بیٹا
باتیں ابھی کرتے تھے ابھی مر گئے بیٹا

۸۷

... بیٹیاں ...
سنبھلے ... لاش ...
گودی میں ... لاڈلے ...
ہمشکل ... دیکھا ...
اے بھائی یہ کس شیر دلاور کا ہے لاشا
زینب نے کہا زینب علی اکبرؑ کا ہے لاشا

۸۸

سینے پہ ... اعدا ... جوانی
... بہنوں نے ...
... صفائی
... بھائی
ہاے ... بیٹے ... ہائے

کس جرم پہ اس صاحب شمشیر کو مارا
کی کونسی تقصیر جو اس شیر کو مارا

۸۹

... سیدانیاں ...
لاشے پہ ... منہ ...
... بھی ...
دامن ... بھائی ...
پوشاک سب خون میں کیوں لال ہے بھائی
قربان سکینہ ہو یہ کیا حال ہے بھائی

۹۰

... داری
... علی اکبرؑ ... نہیں ...
... اس وقت ... سواری
... بھائی ... آرام ...
صدقے ہو بہن آنکھ تو کھولو علی اکبرؑ
کیا حال ہے کچھ منہ سے تو بولو علی اکبرؑ

۹۱

زینب نے بھتیجے کو بٹھایا گود میں رو کر
فرمایا کہ کیوں ولی ہو وہاں جان میں [illegible]
ماں نے کہی بی بی بہن بھائی علی اکبر
[illegible]

بے حشر کے اکبر کو نہ اب پاؤ گی بی بی
اب آج سے بن بھائی کی کہلاؤ گی بی بی

۹۲

سرتاج ہے لیلاں کے تناتے ہوئے جاؤ
آواز تو اماں کو سناتے ہوئے جاؤ
اے جان چلی ہیں منہ چھپاتے ہوئے جاؤ
پھر جانے بھی صورت تو دکھاتے ہوئے جاؤ

یہ پالنے والی تمہیں اب پائے گی کیونکر
میدان میں تمہیں خاک پہ ڈھونڈ آئے گی کیونکر

۹۳

[illegible]

بن بیاہے یہ دنیا سے سفر کر گئے لوگو
سہرا بھی نہ دیکھا تھا کہ یہ مر گئے لوگو

۹۴

بیٹے ابھی تک وہ معصوم پکاری
[illegible]
بھیا علی اکبر [illegible] پیاری
[illegible]

کیوں ساتھ نہ اپنے مجھے لیتے گئے بھیا
فرقت کا بس اک داغ ہی دیتے گئے بھیا

۹۵

سر پیٹ کے یہ کہا بانو نے بادل مضطر
[illegible]
دنیا ہے اب [illegible]
[illegible] لاش علی اکبر

رو رو کے میں اور خاک کو ماتھے پہ ملوں گی
سر کھولے ہوئے ساتھ جنازے کے چلوں گی

۹۶

[illegible] انیس [illegible]

جنت میں ترا گھر ہو یہی اس کا صلا ہے
مقبول ہو یہ مرثیہ تو نے جو کہا ہے

۹۷

اک شور ہوا یہ کہا بادل مضطر
[illegible]

چلاتی تھی بانو[3] کہ ہمیں چھوڑ چلے تم
اس پالنے والی سے بھی منہ موڑ چلے تم

۹۸

[illegible]

جاتا ہے یہ مشکل پسر[3] کا جنازا
اے لوگو یہی ہے علی اکبر[3] کا جنازا

رباعی

ہے شان علی سے حق کی قدرت پیدا
ہے آج ہر اک بات کی فضیلت پیدا
[illegible] انیس
[illegible]

نوحہ

۱
بیان کرتی تھی کلثوم کہ اے سکینہ ذرا دودھا
بابا یال گھر وہ سے ترا ہاں سر بیچ زیر دودھا

۲
جو بابا جاتے در بدر کرتے سے آکر کی بیابان کو
جو کٹ گیا ہے جس کا ہے بیرا سر دودھا

۳
چھپاں بیاں ہی بابا کی شہادت کی کا نام پر کی
تیری سے دو دشت ہے ہائے ہمارے سر دودھا

۴
بابا گھر کو ہی بھی کا دنیا میں ہمارا ہے
ہے مر کا جو ان دنیا کے لئے بیچ ہمارا دودھا

۵
دنیا پانی میں بہے ... بیچارے
ہے کہ ... دل گر دودھا

۶
بھائی عباس میں ... و ... بابا بی بی
بیچ ... سر ... دودھا

۷
نیا ہے آگے مرنے میں پیاسے کی
جو ... دنیا سے سو دودھا

۸
دلہن بیٹھی ہے ... بیٹا
... سر دودھا

۹
دلہن بن جا ... عمر دودھا
بیچاری ... دودھا

۱۰
جو ... بی بی ... جلا دودھا
... دودھا

۱۱
بیان کرتی تھی ... دل دودھا
گھر ... دودھا

۱۲
شاں ... دنیا سے
دو بارہ ... سر دودھا

۱۳
کوئی آئی ... دودھا
بابا ... دودھا

۱۴
بیان ... دل ... دودھا
... دودھا

۱۵
انیس ... دل ... دودھا
... دودھا

تمام شد

بے جوش کس کا زور کا میدان دکھا گیا
بے ہم کا یوم فتح پہ دریاں دکھا گیا
بے ستم کو وہ تیغ جری زبان دکھا گیا
ادراک جوہری زبان دکھا گیا

لکھ جائے دفتروں میں غازی وہ فرد کی
فصلیں جدا جدا ہوں کتاب نبرد کی

۴۳
حملے میں تھا شکل شیر غضبناک و تیغ دم
[illegible]
ہر دم تھی صف پہ صف [illegible]
[illegible]

محشر بپا تھا فوج ضلالت شعار میں
طبقے زمیں کے ہلتے تھے اک ایک وار میں

[illegible]

ذرے سا ہو بھی گھٹ گیا طاقت بھی گھٹ گئی
جو آستیں الٹ کے بڑھا صف الٹ گئی

[illegible]

یکتا جو وہ جوان تھا جلالت میں زور میں
لرزاں زحل تھا چرخ پہ بہرام گور میں

[illegible]

یوں دشمنوں سے وقت دغا انتقام لے
الیسوں کا نام لیکے لڑائی کا نام لے

[illegible]

ہاں کی جو اک جری نے پرے زیر ہو گئے
بزدل انھیں سمجھ کے اسد شیر ہو گئے

[illegible]

یہ تاکر دو نیم دم جنگ ہو گیا
گھوڑے سمیت دوسرا چورنگ ہو گیا

[illegible]

آقا پہ صدقے ہونے کی گفت و شنید تھی
تلوار اب گلے سے ملی یہ عید تھی

[illegible]

حملوں سے گھبرا اوٹھا کہ مہلت نہ پائیں گے
فتنوں سے غازی کہاں بچ کے جائیں گے

۱۰
[illegible]
باغی نہ وہ رہے نہ وہ گلفام رہ گئے
ایسے لڑے کہ تا بہ ابد نام رہ گئے

۱۱
[illegible]
مٹ جائیں رنگ کفر پرستی کے تو سہی
گل ہوں چراغ شام کی بستی کے تو سہی

۱۲
[illegible]
ہشیار رہنے بائیں بھی تھے پیش و پس بھی تھے
فارس جو تھے فہیم تو دانا فرس بھی تھے

۱۳
[illegible]
دیکھے تو دل میں رستم خارا جگر کٹے
لکھے جو حال حرب تو خامہ کا سر کٹے

۱۴
[illegible]
اس رنگ سے وفا کا عوض بر ملا لیا
بابا کے خون کا بیٹوں نے یوں خوں بہا لیا

۱۵
[illegible]
اس پر بھی فرق جب ہوا دل کی آہ میں
سر کاٹ کے شریر کا پھینکا سپاہ میں

۱۶
[illegible]
دعویٰ کئے ولائے امام جلیل کے
عاقل سمجھ گئے کہ ہیں پوتے عقیل کے

۱۷
[illegible]
کوفے کے پل جو پست دم جنگ ہو گئے
بالیدگی سے زرہیں بدن تنگ ہو گئے

۱۸
[illegible]
نکلیں نہ حسرتیں دل ناشاد کام کی
تلواریں ماریں گھاٹ پہ حارث نام کی

۱۹

[illegible]

طوراں کے تیوروں میں خدا کے ولی کے ہیں
چلائے خیبری کہ نواسے علی کے ہیں

۲۰

[illegible]

لاشے پہ لاشہ گرنے لگا رزمگاہ میں
خیبر کی جنگ پھر گئی سب کی نگاہ میں

۲۱

[illegible]

غل پڑ گیا ہٹو کہ ہیں جو یا شکار کے
بچے جھپٹتے ہیں اب اسد کردگار کے

۲۲

[illegible]

دشت وغا میں لاشے پہ لاشہ تو دیکھیے
بسمل پھڑکتے ہیں تماشہ تو دیکھیے

۲۳

[illegible]

واقف تھے بچپنے میں کچھ اونچ نیچ سے
تلواریں چھین لاتے تھے لشکر کے بیچ سے

۲۴

[illegible]

وہ آشتی وغا میں کسی سے نہ میل تھا
لاشوں کو روندتے تھے یہ بچوں کا کھیل تھا

۲۵

[illegible]

دن کھیل کے تھے ڈھنگ مگر بانکپن کے تھے
کیونکر نہ ہوں کہ طفل شہ بت شکن کے تھے

۲۶

[illegible]

گر کچھ شرارتیں ہیں تو باعث ذکی کے ہیں
کیونکر نہ شوخ ہوں کہ فرس کم سنوں کے ہیں

۲۷

[illegible]

گستاخیاں کریں نہ دلیروں کے سامنے
یہ جنگ کھیل سمجھے ہیں شیروں کے سامنے

۲۸

[illegible]

اوڑتا تھا بار بار سیاہ عدو کا رنگ
حیدر کے لعل کھیل رہے تھے لہو کا رنگ

۲۹

[illegible]

افواج روم و شام کی کیا ہست و بود ہے
باب العلم ہیں کود نا یہاں کھیل کود ہے

۳۰

[illegible]

رستم بھی صید گاہ کے نزدیک آئے تو
پنجے سے ان کے ایک بھی آہو چھڑائے تو

۳۱

[illegible]

وحشی غزال دنگ ہوں حیران پرند ہوں
اس دھوم کی وغا ہو تو ایسے سمند ہوں

۳۲

[illegible]

پھرتے تھے یوں لڑکے جب سپہ پرغرور سے
مادر بلائیں لیتی تھی ہنس ہنس کے دور سے

۳۳

[illegible]

حملوں میں صاف حیدر صفدر کا ڈھنگ ہے
عباس دیکھتے ہیں یہ بچوں کی جنگ ہے

۳۴

[illegible]

لڑنے میں بھوک پیاس کو بھی بھولے جاتے ہیں
لیکن بڑا غضب ہے کہ دم پھولے جاتے ہیں

۳۵

[illegible]

بازو جو تھک گئے ہیں تو حالت عجیب ہے
بھائی بہن کے لٹنے کی ساعت قریب ہے

۳۶

[illegible]

بے بس ہوئے کہ وار ہزاروں کے چل گئے
تیغیں چبائیں غصے سے اور روم نکل گئے

۳۷

چھوڑا جو باگ کو تو ہوئی جست گھوڑے کی بخت
آنکھیں غضب سے پھیر لیں شہ نے پاک ذات
دل کانپ اٹھا عروس کا جنبش سے ڈر گیا
سمجھے یہ سب کہ ...

تازہ ملے تھے داغ دل نامراد کو
مژدہ اُٹھا کے مرنے کا آئے جہاد کو

۳۸

وہ رنگ روپ تیغ کا وہ جوبن وہ سج بھی
وہ برق و شرر رن فلک چرخ کج بھی
وہ کاٹ کی سحر اور وہ پھبن سج دھج بھی
رن پہ ... فتح و ظفر بھی

جلوے سے فیضیاب جلال و حشم ہوئے
تیغیں جھکیں ادب سے سلامی علم ہوئے

۳۹

وہ حسن وہ ناز وہ صفا وہ حجاب
وہ جسم جان فزا وہ صاف کہ ... آب
باریک جلد وہ کہ فدا جس پہ آب تاب
جادو ... تاب حسن ...

چہرہ کا عکس سینے کو سب آشکار ہے
آئینہ جمال عروسی نثار ہے

۴۰

بیٹے کو داغ غیظ کا وہ دل پہ تھا نشان
دولھا بنے تھے ... صف کے ...
کاکل تھے ... زلف ... ہم شکل
سہرا اٹھائے ... شعلہ ...

لاشوں سے پاٹنے لگے دشت نبرد کو
ملنے لگی برات اجل لشکر فرد کو

۴۱

... ہیبت سے شان ادھر اودھر
نازاں تھا حضرت ... ادھر اودھر
ڈرتا تھا جو دلاور ادھر اودھر
جانوں کی پڑی ... ادھر اودھر

جمعیت سپاہ میں کیا ابتری ہوئی
خالی تھے جسم گرد اجل کی بھری ہوئی

۴۲

وہ حسن وہ ... نکل کے
... جان اور ... کی ...
... اسماں ...
... زمین ...

اسوار پھیر دے جو عنان حرم کے زین پر
پہونچے یہ عکس برق سے پہلے زمین پر

۴۳

آپہنچا جو اجل آکے ...
جانان تیغ ... لالہ زار
رخ پر شفق ... بہار
تازہ سماں تھا ...

بسمل جو ہر طرف سپہ خود فروش تھی
شکل عروس رن کی زمیں سرخ پوش تھی

۴۴

وہ جوش کا بڑی ادا وہ جوبن
مستانہ وہ نظر کہ تیغ جنگ فن
بیکل وہ ... زبان
بجلی کی ادا ... بانکپن

عشوہ نہیں ستم نہیں یا دلبری نہیں
پھر کون کہہ سکے کہ یہ تھوڑا اپری نہیں

۴۵

بڑھ تیغ موت ... ہنسی بھی
خوں آیا فوج کی ... تھی
ناز ... دکھانا ...
... سے ...

تھرا رہا تھا ... گیتی فروز بھی
دہشت یہ بڑھ گئی تھی کہ گھٹتا تھا روز بھی

۴۶

[illegible]

دہشت سے زلزلہ نظر آئے زمین میں
پڑ جائے کوہ پر تو در آئے زمین میں

۴۷

[illegible]

فرق آگیا حیات کے بھی رنگ روپ میں
بھولا تھا دم اجل کا بھی اس دوڑ دھوپ میں

۴۸

[illegible]

[illegible] سروں کو تن سے اتارا تو دم لیا
ارزق کے چار بیٹوں کو مارا تو دم لیا

۴۹

[illegible]

ضرب ایک انگلی پڑتے ہی فی النار ہو گیا
گھوڑے سمیت پیل دماں چار ہو گیا

۵۰

[illegible]

پھولے پھلے نہ گلشن دنیائے زشت میں
جوڑا پہن کے سبز سدھارے بہشت میں

۵۱

[illegible]

مجھ کو بچا ہے گر نہ ہو یار اثبات کا
دیکھو کہ آب ہے کہ زہر و دوات کا

مطلع ۵۲

[illegible]
نقشہ حنین و خیبر و خندق کا اب دکھا
[illegible]

حملے وہی ہوں شور تکبیر و بزن وہی
سکتے پڑیں دلوں پہ عیاں ہو چلن وہی

۵۳

[illegible]

اس دم جلال ہے خلف بوتراب کو
اے چرخ روک لے سپر آفتاب کو

۵۴

[illegible]

لو ناریوں نے ہاتھ اٹھایا لڑائی سے
لو شیر ہانپتے ہوئے بھاگے ترائی سے

۵۵

پھرنے لگی صفوں پہ علی الاتصال تیغ
بد اختروں کو کرنے لگی پائمال تیغ
بڑھ بڑھ کے جب چمکتی تھی شکل ہلال تیغ
[illegible] نگہباں [illegible] تیغ
شانہ تھا یا کمر و فرق و صدر کا
ہر ضرب میں سماں تھا عیاں جنگِ بدر کا

۵۶

[illegible] شمشیر لاجواب
[illegible] بد اختر کو کیا ہو تاب
[illegible] تیغ [illegible] آب
[illegible] اسد میں [illegible]
ضربت سے حال برق فلک کا سقیم ہو
پیکر زحل کا مثل دو پیکر دونیم ہو

۵۷

[illegible] حال کیا
[illegible] زوال کیا
[illegible] ڈھال کیا
[illegible] جبال کیا
پامال کر سکیں جو جنود مصاف کو
گھوڑے اڑا کے پست کریں کوہ قاف کو

۵۸

حیدر کا جوش شیر کی جنگ و جدل میں تھا
[illegible] دشت اجل میں تھا
[illegible] کا دست اجل میں تھا
قابو میں [illegible] ایک کا لشکر [illegible] میں تھا
گھیرے ہوئے تھا تیغ و الم بھی ہراس بھی
تشنہ تھی خون شمع سے پانچوں حواس بھی

۵۹

[illegible] دشمن [illegible] طرف
[illegible] لشکر [illegible] طرف
غل الاماں کا [illegible] دامن [illegible] طرف
بھاگے [illegible] لگی [illegible]
غل تھا کہ چار سو عمل اس شعلہ ور کا ہے
بھاگو ارے یہ دشت نمونہ سقر کا ہے

۶۰

[illegible] تھا [illegible] باب
[illegible] باب
[illegible] باب
[illegible]
مقتل میں ہر طرف تھا سماں لالہ زار کا
فصل خزاں دکھاتی تھی موسم بہار کا

۶۱

[illegible] تلوار [illegible]
[illegible] غدار [illegible]
[illegible] گلزار [illegible]
[illegible]
کم ظرف سرکشی کے عوض پائمال تھے
بعد فنا سروں کے بھی کاسوں میں بال تھے

۶۲

[illegible] جسم [illegible] تھا
[illegible] کا تن تھا
[illegible] تھا
[illegible] تھا
کیا پائمال لشکر باغی تھا دشت میں
گھوڑا بھی ہر سوار کا داغی تھا دشت میں

۶۳

[illegible] تھی
[illegible] تھی
[illegible] تھی
[illegible] تھی
بجلی جو تھم گئی تو فرس کوندنے لگا
سبزے کی طرح لاش عدو روندنے لگا

۶۴

بیمار ہی تھا آگ سے جوہر بھی شعلہ ور
اڑتے ہوا میں پھرتے تھے [illegible] مثل شرر
[illegible] اِدھر اُدھر
جلتی تھی جب [illegible] جلوہ گر
اُف اُف کا شور کرتے تھے ناری کھڑے ہوئے
ڈھالیں دکھا رہی تھیں پھپھولے پڑے ہوئے

۶۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تھے گرز بھی تپے ہوئے پیکاں بھی بھال بھی
کالی جھلس کے ہوگئی ایک ایک ڈھال بھی

۶۶

[illegible]
[illegible]
ساتھ اس بلا کے ایک بلا اور [illegible]
[illegible]
ظلم و جفا کا دونوں نے بدلا بہم لیا
اس نے لہو گلے کا پیا اس نے دم لیا

۶۷

[illegible] دور تھا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مضطر تھی روح سانس [illegible] میں تھی
رگ رگ کے ساتھ روح بھی ہر دم کشش میں تھی

۶۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اک دم میں ابن قلعہ شکن فتحیاب ہے
دیکھو بنائے خانۂ بدعت خراب ہے

۶۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
زرہیں تھیں دام مرگ لعینوں کی فوج میں
جکڑی ہوئی تھی نہر بھی زنجیر موج میں

۷۰

[illegible] لاجواب
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ڈر سے ہر ایک عربدہ جو خشک ہوگیا
پانی ہوا جگر تو لہو خشک ہوگیا

۷۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ٹھوکر تھی پیل مست کی اسکی جھڑپ نہ تھی
بجلی تڑپ رہی تھی زمیں پر تڑپ نہ تھی

۷۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا جان ہے کہ قوم بنی جان دنگ ہے
یاں دور قاف قاف کے دامن سے تنگ ہے

۷۳

[illegible]

برپا محل کہ دھیان کرو اسکے تنگ پہ
آیا ہی تو فرس بھی کمر کس کے جنگ پہ

۷۴

[illegible]

پاکر جو تن پہ ہے فرس لاجواب کے
پھٹا زرہ ہے جسم پہ اڑا اسباب کے

۷۵

[illegible]

غل ہے کہ یہ چمک نہیں دیکھی ہلال میں
دیکھو خدا کی شان کرن ہے ہلال میں

۷۶

[illegible]

آقا غلام ہے جو شہ نامدار کا
بل ہے کہ خانہ زاد ہوں دُلدل سوار کا

۷۷

[illegible]

روئیں تنوں پہ خوف کی شمشیر چل گئی
مرحب کی روح قعر سقر میں دہل گئی

۷۸

[illegible]

روکا جو گھاٹ کو سپہ بید ریغ نے
چھڑکاؤ خون کا کردیا شیر کی تیغ نے

۷۹

[illegible]

تھی بحر و بر میں دھاک جو تیغ خوش آب کی
دریا میں مچھلیاں بھی ہوئی ڈھالیں حباب کی

۸۰

[illegible]

آئی اجل تو وار ہر اک تو یہ چل گیا
بازو کٹے زمیں پہ گرے دم نکل گیا

۸۱

[illegible]

بازو شکستہ زدہ بدن کا گھٹا ہوا
ٹکڑے جگر قبا کا گریباں پھٹا ہوا

۸۲
عاشق تھی جو جنگ کے سید الالا وہ ابن ابی
جو تھا علی سے گھر کا اجالا وہ ابن ابی
طفلی سے جس کو جس پر وسی پالا وہ ابن ابی
پہونچا تھا جو بیچ ڈالا وہ ابن ابی
بھاوج سے کس طرح یہ خبر برملا کہیں
غم دوسرا یہ ہے کہ سکینہؑ سے کیا کہیں

۸۳
پہونچی جو جم سے [illegible] تباہ جگر
زینب کا تھا یہ سب بکل [illegible]
بھائی کی لاش بھیجے سلطان بحر و بر
ہے حال میں چاک گریبان دو دہر
پر خون علم جو صحن میں خیمہ کے گڑ گیا
شور و فغان و آہ سے کہرام پڑ گیا

۸۴
زینب نجیب ہے بس جعفر ابن الحال الطرف
بیکل تھی بنت شاہ وہ وضن اقبال الطرف
روتی تھی اور بلتے ہوئے بال الطرف
ہے جان بلب بیچ کے اطفال الطرف
گھر میں ہوا قلق جو شہ کربلائی کو
باہر نکل کے روئے بہت بھتیجے بھائی کو

۸۵
مطلع
جب آ کے جری کو ملی نصرت جلال
سنبار یہ ہے جیسے کہ نکلے بصد جلال
دل شہ آمر زبین شاہ خوش خصال
آ روں ابن کی طرف بوجہ قتال
پہونچے تو کانپ اٹھی زمیں بھی سپہر بھی
دہشت سے زرد ہو گیا تھرا کے مہر بھی

۸۶
تا قدم نمی شان سر مصطفیٰ
چہرہ یہ جلوہ رخ زیبا ہے مصطفیٰ
جلیب سب وہ ہو بہو تن سا ہے مصطفیٰ
مجبور در دو در آئے مصطفیٰ
بیکس سمجھ کے فاطمہؑ کے نور عین کو
نکلے ہیں قبر سے کہ بچا لیں حسینؑ کو

۸۷
خوش ہو کیا جری نے کہ یہ نوجوان ہے
میں تھا کسا راہ و یہ دل ہو بیکس مقام ہے
ان کا غلام ہوں علی اکبر جس کا نام ہے
ہا ہاں شبیہ احمد مرسل امام ہے
وارث ہوں ذوالفقار بدر و حنین کا
پوتا خدا کے شیر کا بیٹا حسینؑ کا

۸۸
زینب کا بن جسین سے ناز شہ جلیل
خادم ہیں ابن جسین کا بیکس و جبریل
دنیا میں جو حسین بن بنت بے عدیل
ہو جو جسین ابن الکے شبیہہ و سلسبیل
پردیس میں تباہ کیا جس حسینؑ کو
تم نے بلا کے لوٹ لیا جس حسینؑ کو

۸۹
صاحب گرو سر سجد میں فضل کے
تیکن وہ جرات اسد اللہ نامدار
ہمراہ بیچ ہوں تو نیابت ہو آشکار
تم میں سے کیا اک ہوں بھی ہو صفوں کے پار
ممکن نہیں کہ لاکھ جواں بڑھ کے روک لیں
تم کیا سبھی تمہارے فرشتے تو روک لیں

۹۰
سمجھے ہیں غضب آ ابن
دریا ہیں تیغ و تیر وہ ہیں سے لہو بہائیں
بھیجی ہیں روح الا امین آج
زینب کا بیٹا ہوں رو کے بھائیں
خالق بھی بوتراب کے پوتے کے وارے
ہمدم میں بچے رو گئی ہاتھ خوں کے دھارے

۹۱

حملوں میں تیغ تیز تھا جوہر کا چلن
اعدا کو پیش کرتا تھا تلوار کا چلن
بائیں تیغ قلب دیکھ کے تلوار کا چلن
سب ذوالفقار حیدر کرار کا چلن

ہل جائیں جس سے کوہ وہ سرکا اسی کا تھا
جھنکار ضرب میں تھی کہ سرکا اسی کا ہے

۹۲

جب غول پر جھپٹ کے سر تیغ جہاں گیا
ہیبت سے جان کو موت کا پیغام [illegible]
[illegible] صمصام آگیا
بھاگا کوئی تو [illegible] کام آگیا

ہر نخل باغ ظلم قلم ہوتا جاتا تھا
رہ رہ کے زور کفر کا کم ہوتا جاتا تھا

۹۳

تیروں میں تیغ [illegible] ادھر بھی تھی
شمشیر [illegible] ادھر بھی ادھر بھی تھی
سب فوج [illegible] ادھر بھی تھی
[illegible]

تازہ چمن کھلا تھا بیابان کی ریت میں
گلگوں شگفتہ پھرتا تھا لالہ کے کھیت میں

۹۴

[illegible]

تھے چشم پوش چشمۂ شیریں پہاڑ میں
صحرا چھپا ہوا تھا درختوں کی آڑ میں

۹۵

[illegible]

آئی تھی برق بن کے پری بن کے اڑ گئی
ٹکڑے گرے زمین پہ تو تن کے اڑ گئی

۹۶

[illegible]

ضربت کے ذرے سے کوہ بھی دامن سمیٹ لے
کس جس کو دیکھتا ہو کمر میں لپیٹ لے

۹۷

[illegible]

ہمرہ بھی ساتھ چلنے میں جس کے تنگ ہو
گردش وہ جس سے ابلق ایام دنگ ہو

۹۸

[illegible]

کیا ذکر یہاں کسی فرس لاجواب کا
مشکل عقاب کو ہے تعاقب عقاب کا

۹۹

[illegible]

نظروں میں پست اوج سپہر بلند ہے
ہم صورت رسول خدا کا سمند ہے

۱۰۰

[illegible]

سیفی سے تیز ہے کہیں سیف اُس جوان کی
بولی اجل کہ فکر کرو اپنی جان کی

۱۰۱

[illegible]

اُٹھ اُٹھ کے بار بار سوئے اشقیا گروں
میں برق آسماں نہیں جو ایک جا گروں

۱۰۲

[illegible]

فوجوں کی دہنے بائیں اگر بھیڑ ہو گئی
جب چھیڑ کر سمند بڑھے چھیڑ ہو گئی

۱۰۳

[illegible]

زرہ پوش درع پوش نہاں یکہ تاز تھے
گرزِ گراں قلم تھے گریزاں گراز تھے

۱۰۴

[illegible]

ہر مرتبہ وغا کا نیا رنگ ڈھنگ ہے
اب خیر ہو کہ برچھیوں والوں سے جنگ ہے

۱۰۵

[illegible]

نوکوں کی بیچ میں ہے یہ رنگ اُس خضاب کا
کانٹوں میں پھول ہوتا ہے جیسے گلاب کا

۱۰۶

[illegible]

کھینچا جو پھل تو درد سے جی سنسنا گیا
بہ کر لہو جگر کا رکابوں میں آگیا

۱۰۷

[illegible]

جرأت سے ضعف میں جو لعینوں پہ پھر پڑے
وہ درد اُٹھا تکان سے جگر میں کمر پڑے

۱۰۸

[illegible]

آگے بڑھے تو رنج و تعب لاتعد ہوا
باران کا شور فتح کا غل گوش زد ہوا

۱۰۹

کھا ابکی جو جھکے سلطان بحر و بر
بیٹے [illegible] پر گیا سر کی [illegible] نظر
سب نے کہا یہ تیغ ہوا [illegible]
دم توڑتا ہے خاک پہ [illegible] جوان ادھر
تن چور چور تیر کے پیکاں گلوں سے ہیں
سب برچھیاں یہ سرخ اسی کے لہو سے ہیں

۱۱۰

رکھا تھا [illegible] پہ سر زانوئے [illegible]
[illegible] بیٹے اب تنا [illegible]
نزع [illegible]
[illegible]
آنکھیں اسی طرف تھیں وہ جب تک تھا زین پر
حضرت کا نام لے کے گرا ہے زمین پر

۱۱۱

پہلو تک نیزہ لگے سلطان انس و جان
آنکھوں سے بہہ گئے اشک ہوا جوش ارغوان
آواز دی کہ بیٹے ہوا ہے اکبر جوان
ہیں یہ [illegible] کی نہیں برچھیان
دریا تمہارے زخم سے یاں خوں کے بہتے ہیں
یاں ہم بھی زخم تیغ زبان دل پہ سہتے ہیں

۱۱۲

[illegible] شاہ امم ہے
[illegible] درد و الم ہے
[illegible] اٹھا ہے [illegible]
سب جسم کانپتا [illegible] جب دو قدم ہے
آنکھوں میں بار بار جو آنسو بھر آتے ہیں
کچھ سوجھتا نہیں کہ کدھر دوڑے جاتے ہیں

۱۱۳

[illegible] ہے یہ حالت مظلوم سرنگوں
عریان سر و دیدہ گریبان [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہتے ہیں کیوں نہ ضعف کا ہم پر وفور ہو
بیٹا صدا سناؤ کہ اب کتنی دور ہو

۱۱۴

قابو میں دل نہیں ہے [illegible]
دنیا سیاہ ہے نظر میں [illegible] کروں
[illegible] اب [illegible] کروں
[illegible] اکبر [illegible] کروں
بدلے تمہارے زخم سناں ہم نہ سہہ گئے
ان حسرتوں میں ٹھوکریں کھانے کو رہ گئے

۱۱۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بیتاب ہو کے سرور دلگیر پھر پڑے
پھیلا کے ہاتھ پہلوئے اکبر میں گر پڑے

۱۱۶

آنسو بہا کے زانو پہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نقشہ ہماری زیست کا تبدیل کر دیا
وہ درد ہے کہ روح کو تحلیل کر دیا

۱۱۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خوں جم گیا ہے ہاتھ اٹھایا نہ جائے گا
بابا یہ منہ تو ہم سے دکھایا نہ جائے گا

۱۱۸
سنتے ہی یہ چھپ ہیں پدر ذی شان عجم
نزدیک ہیں صورت بسمل [illegible]
ہاں کہہ کے پکارا یہ شہ [illegible]
بیٹا جوان مر گیا بابا کے روبرو دم
کیا اس کا رنج خود جسے ہاتھوں سے کھو چکے
اب اپنا سر کٹائے اکبر کو رو چکے

۱۱۹
مایوس [illegible] سخن [illegible] دیا جواب
دیکھا فلک کو یاس سے اے [illegible]
خواہش فلک سے علی اکبر [illegible]
بیتاب درد [illegible] دل [illegible] بیتاب
رنج پدر سہا نہ گیا اس دلیر سے
سینے کا زخم چھوڑ کے اُٹھ بیٹھے پھر سے

۱۲۰
[illegible] نہ تیغ جفا [illegible] شیر نہال
[illegible] شجاعت [illegible] نہال
[illegible] عرب کے [illegible] حال
زیبا ہے کہ [illegible] تمہارا حال
مہماں ہو کوئی دم میں زمانے سے جاؤ گے
پھر دشمنوں سے باپ کو کیونکر بچاؤ گے

۱۲۱
اٹھ [illegible] تو نہ سنبھلا گیا [illegible]
[illegible] کی شاہ کی وفا
اور بلا ہو کے [illegible] ذی حرم تن
[illegible] بے وفا
آنسو ڈھل آئے دیکھ کے صورت حسین کی
بے نور آنکھیں ہونے لگیں نور عین کی

۱۲۲
[illegible] فرزند [illegible]
[illegible] روئے [illegible]
[illegible] ہاتھوں [illegible]
گردن ڈھلی [illegible]
ماں کو تباہ باپ کو برباد کر گئے
سر خاک تک پہونچنے نہ پایا کہ مر گئے

۱۲۳
جلدی [illegible] خاک [illegible]
[illegible] تیغ [illegible]
[illegible]
آواز دی [illegible]
یہ کیا ابھی تو جوش شجاعت تھا آپ کو
لو اب بچاؤ دشمنوں سے مظلوم باپ کو

۱۲۴
اے منصفو [illegible] کیا ہوا
[illegible] دل کیا ہوا
[illegible] کیا ہوا
[illegible] کیا ہوا
روکا پدر نے اس لئے خاموش ہو گئے
یا تین دن کی پیاس سے بیہوش ہو گئے

۱۲۵
اے نور عین [illegible] ہیں
[illegible] تمہارا [illegible] ہیں
[illegible] ہیں
اب زینب [illegible] ہیں
سینے میں دل تڑپتا ہے عرصہ نہ اب کرو
یا آپ آؤ یا ہمیں بیٹا طلب کرو

۱۲۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رو دوں تمہیں کہ حال پہ اپنے بکا کروں
مرنا تمہارا اور یہ محن ہائے کیا کروں

۱۲۷

بیکس پہ تیغ ہے ادھر سر قربان
آنے لگی یہ دور سے آواز ناگہان
بیکس ہوں ڈھونڈھتی ہوں نہیں پاتی نشان
لوگو کدھر ہے لاش علی اکبر جوان

ہر سمت شادیانے میں ہر سو ہجوم ہے
ہے ہے یہ میرے شیر کے مرنے کی دھوم ہے

۱۲۸

بچھڑا مرادوں کا پالا اٹھا لیا کدھر
یوسف تھا وہ گیسوؤں والا اٹھا لیا کدھر
بہر اجل یہ حسن نکالا اٹھا لیا کدھر
ہے ہے ابھی تو ہوش سنبھالا اٹھا لیا کدھر

غازی بھی بردبار بھی عاقل بھی ہو گئے
گھر سے نکل کے مرنے کے قابل بھی ہو گئے

۱۲۹

فریاد ہے کہ کھو گیا یاں اپنا لال لال
بچھڑا ہے ہو کے ماں سے اسی بن میں یہ غزال
کھیتی مری ہوئی اسی صحرا میں پائمال
پالا تھا جس کو پھیلا ہوا یہیں وہ نہال

زخمی ہوا وہ شیر اسی کارزار میں
میرا چمن لٹا ہے اسی خانہ زار میں

۱۳۰

ڈھونڈھوں کہاں تجھے مرے ہم شکل مصطفیٰ
آرام جان اے مرے ہم شکل مصطفیٰ
مرتی ہے ماں اری مرے ہم شکل مصطفیٰ
سن لے جوان اری مرے ہم شکل مصطفیٰ

اس مضطری سے مرنے کے زینب نثار ہو
میں تو یہ جانتی تھی کہ تم جان ہار ہو

۱۳۱

زینب ہوں گو کہ اک کھلی آنکھوں میں ہے حجاب
سن اے پسر کہیں نہیں لیتی ہے تاب
کیا جانے یہ دن ہوئے سر پہ بے حجاب
ہے ہے وہ دن ہوئے فلک سے اترا آفتاب
دیکھا گیا یہ

ہو جائے سب جہان یہ اندھیر تو خوب ہے
اے میرے آفتاب کدھر تو غروب ہے

۱۳۲

غش کر گئی یہ سنتے ہی زینب ناشاد و مضطر
صدمے سے یوں کہ اترا ہوئے شاہ بحر و بر
آواز دی یہ لاش پسر سینہ پیٹ کر
لاش پسر کی پیٹتی صبح

آخر قلق سے بنت علی کو نہ کل پڑی
بیٹا تمہاری پالنے والی نکل پڑی

۱۳۳

یہ کہہ کے دوڑی جانب عباس تشنہ دہان
یہ بیکسی کا غضب کیا آئی یاد بھی کہاں
جلائے کیا جا بجا طرف لشکر گراں
پھیلا ہوا ہے جا بجا تیر سے روح علی اکبر جوان

رو دی آ کے تم پسر کے تن پاش پاش پر
اب تم نکل کے رو دیو بھائی کی لاش پر

۱۳۴

جا کے سکینہ آگے گئے ہیں کو امام دین
بیٹھا ہوا امام ماہ جبین
بیٹھی ہیں سینہ پیٹتی سر پیٹتی ہیں
بس اے انیس رو کے بیاں ہے کہاں کہ ہوں

موقوف حال سرور عالی مقام کر
لازم ہے مرثیہ کو اسی جا تمام کر

رباعی

غیر فانی کا ہے
انہوں کا نکلنا نہ قصور ادراک کا ہے
ہوں سعی کی رب کریم
مغفرت عفو سے اے مالک
یہ اختیار ادراک کا ہے

یا علیؑ

جنگل کی طرح کٹ کنار دریا گذری
صدمے سہے دکھ اٹھائے ایذا گذری
اے اہلِ عزا تمہاری راحت کے لئے
گرمی میں مسافروں پہ کیا کیا گذری

خستہ شاد

۱
زخمی ہوئے میدان میں جب [illegible]
تاراج ہوا باغِ شباب علی اکبر
تنہائی تھی ہمراہ رہا کب علی اکبر
[illegible]
زخمی تھا جو راکب کا جگر نیزۂ کیں سے
ریتی پہ بہا جاتا تھا خون دامنِ زیں سے

۲
تھا پیاس سے [illegible] زباں منہ سے تھی باہر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رُک جاتی تھی جب سانس تو رُک جاتے تھے اکبر
دُکھ جاتا تھا جب زخم تو جھک جاتے تھے اکبر

۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تھا سوچ کہ اس فوج میں یا گھر گئے بابا
میدان میں ہیں ڈھونڈھ کے یا پھر گئے بابا

۴
اعدا میں تھا شور کہ اکبر بھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہم شکل محمدؐ کو کہاں پائے گا شبیرؑ
میدان میں پہونچے گا تو مر جائے گا شبیرؑ

۵
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کس دشمنِ دیں نے تمہیں غمناک کیا ہے
کیوں تم نے گریبانِ قبا چاک کیا ہے

۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا حال ہے کس رنج سے رعشہ ہے بدن میں
دل ہاتھوں سے تھامے ہوئے کیوں جاتے ہو رن میں

۷
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جینے سے ہیں اب بھائی کا دل سیر ہے بھیّا
اس وقت جہاں آنکھوں میں اندھیر ہے بھیّا

۸
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دل ٹکڑے ہوا جاتا ہے صدمہ ہے جگر پر
احسان کرو فاطمہ زہراؑ کے پسر پر

۹
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لو دیکھ کے پہچانو اگر ہوش بجا ہے
یہ برچھیوں میں خون اُسی زخمی کا لگا ہے

۱۰

کھلے ہوئے [illegible] نظر آتے ہیں بن میں
تلواریں چلیں ہیں بہت [illegible] اس تن میں
[illegible] ٹوٹے ہیں بدن میں
[illegible]

اب ہاتھ اٹھا بیٹھے ہیں نازوں کے پلے سے
رہوار اڑا لے گیا تیغوں کے تلے سے

۱۱

اعدا نے ترا [illegible] حال [illegible]
منہ موڑ کے فلک سے [illegible]
[illegible]
[illegible] اٹھارہ برس کا [illegible]

زہرا سے فدک لے لیا جاگیر کو چھینا
مجھ سے ترے محبوب کی تصویر کو چھینا

۱۲

[illegible] مصطفیٰ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جس طرح سے یعقوب ملا اپنے پسر سے
مجھ کو بھی ملا دے تو مرے نورِ نظر سے

۱۳

خالق سے [illegible] علی اکبر [illegible]
اے جان پدر [illegible] نبی [illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوش ایسے کسی باپ کے کم کھوئے گئے ہیں
ہم نے تمہیں کھویا نہیں ہم کھوئے گئے ہیں

۱۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بیٹا مجھے تیری ہی جوانی کی قسم ہے
شیریں تو ہے جان سب کو پہ [illegible] ہے

۱۵

تھا دھیان کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دنیا سے گزرتے ہوئے ہم دیکھیں گے تم کو
ان آنکھوں سے مرتے ہوئے ہم دیکھیں گے تم کو

۱۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تم دیکھتے کیونکر کہ تقاضائے قضا تھا
یہ داغ تو بابا ہی کی قسمت میں لکھا تھا

۱۷

[illegible] بابا
[illegible] اب جلد [illegible] بابا
[illegible] بابا
[illegible] رو دیا بابا

دم توڑتا ہوں بس مرا چلتا نہیں بابا
پھل برچھی کا چھاتی سے نکلتا نہیں بابا

۱۸

بابا کی صدا سن کے [illegible]
[illegible] آواز [illegible] زبان
[illegible] حال [illegible]
[illegible] مری جان

پہونچے تو عجب حال سے فرزند کو پایا
ریتی پہ تڑپتے ہوئے دلبند کو پایا

١٩

دیکھا جو زینبؑ نے [illegible] سوتے ہیں
بھائی بھی جاگے [illegible] نظر و دل میں آنکھیں
[illegible] آنکھوں میں درد سر [illegible] رہ گئے [illegible]
[illegible] بیٹے [illegible] لب تر نہ [illegible]

آنکھوں سے ترا حال یہ ہم کو نظر آیا
لو جس کو بلاتے تھے وہ بیکس پدر آیا

٢٠

بیٹا ہوا [illegible] اکبر جانی
اے فاطمہ دل والے [illegible]
اے گیسوؤں والے [illegible]
[illegible] داغ جوانی

جو حال کلیجے کا ہے وہ کس سے کہیں ہم
مر جائیں جو بیٹے تو نہ یہ داغ سہیں ہم

٢١

[illegible] آواز [illegible]
[illegible] دیدہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

ان ہاتھوں کو پھر مرتے دم آنکھوں سے لگا لوں
نعلین کو چوموں قدم آنکھوں سے لگا لوں

٢٢

حضرت نے کہا آہ [illegible]
[illegible] جان کو وارے
جب سر پہ [illegible]
[illegible]

تم خون میں سرتاقدم بھر گئے بیٹا
مجروح تمہیں دیکھ کے ہم مر گئے بیٹا

٢٣

اکبرؑ نے کہا [illegible]
بھائی [illegible] جلدی [illegible]
[illegible]
حضرت نے کہا [illegible]

کیا کم ہے یہ احسان تمہارا علی اکبرؑ
بابا کے لئے جان کو وارا علی اکبرؑ

٢٤

اکبرؑ نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چلاتی ہے کہہ دے کوئی زہراؑ کے پسر سے
اب ڈھونڈنے اکبرؑ کو نکلتی ہوں میں گھر سے

٢٥

[illegible] زبان
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ارمان جو تھا خاک میں وہ مل گیا بابا
اماں کا سنا حال تو دل ہل گیا بابا

٢٦

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

زہراؑ کی صدا آئی یہ اس تشنہ جگر کو
کس طرح سنبھالو گے برابر کے پسر کو

٢٧

[illegible] والدہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

برچھی جو لگی ہے تو لہو جاری ہے اماں
دنیا سے سفر کرنے کی تیاری ہے اماں

۲۸

سینے ... [illegible] لے علم اُن کو تھنبوالا
دم توڑتا تھا گود میں وہ نازوں کا پالا
تھا جسم ... [illegible] ... زہر ہوا لا
شبیر سے فرزند ... [illegible] ... سنبھالا

تھی چھاتی تو اُس زخمی کی صدرِ شہِ دیں پر
تھا دوش پہ سر پاؤں لٹکتے تھے زمیں پر

۲۹

[illegible] ... ہوئے تو آ گیا
بانو کو بھی زینبؑ کو بھی بعد اس کے بلایا
بیٹے ... [illegible] ... حضرت سے لپٹایا
... سفر ... اب ... [illegible]

تم سب سے نہ ملنے کا نہایت انھیں غم تھا
اب آنکھوں میں آیا تھا ابھی چھاتی پہ دم تھا

۳۰

ماں رو رو کے چلائی ... [illegible] علی اکبرؑ
اس پالنے والی کو بھی ... [illegible]
[illegible]
[illegible]

کیا غش میں ہو اے راحتِ جاں ہوش میں آؤ
چھاتی سے لگا لوں مری آغوش میں آؤ

۳۱

زینبؑ پہ بیاں کرتی تھی با آہ و زاری
اے رشکِ چمن ... [illegible]
... [illegible] ... ضربِ کاری
ہے ہے ... [illegible]

زینبؑ پہ فلک ظلم کا ٹوٹا علی اکبرؑ
اُمت نے نبی کی تجھے لوٹا علی اکبرؑ

۳۲

[illegible] ... زینبؑ ... بیٹھا پاس
دیکھا ... [illegible]
[illegible] ... ہوش و حواس
[illegible]

لے لے کے بلائیں کبھی غش ہوتی تھی بانو
منہ تکتی تھی اکبرؑ کا کبھی روتی تھی بانو

۳۳

تھا زانو پہ بیٹے کا ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شبیرؑ پکارے کہ سفر کر گئے اکبرؑ
زینبؑ نے کہا ہائے غضب مر گئے اکبرؑ

۳۴

بانو نے کہا ... [illegible] ... مرا جایا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ثابت ہوا اب شہِ والا نہ جئیں گے
اس داغ سے لوگو مرے بابا نہ جئیں گے

۳۵

[illegible]
[illegible] ... کا ماتم
[illegible] ... سلطانِ دو عالم
[illegible]

خاموش انیسؔ اب کہ جگر غم سے بھرا ہے
تیغِ غمِ اکبرؑ کا سدا زخم ہرا ہے

رباعی

سب سے اوّل ... [illegible] ... ہے وہی
حمد و صفت ... [illegible] ... لائق ہے وہی
[illegible] ... رازق ہے وہی
[illegible]

تمام شد

۱

[illegible]

[illegible] ہے کہ جسم میں طاقت نہیں بیٹا
دل زخمی ہے آنکھوں میں بصارت نہیں بیٹا

۲

[illegible]

بابا نے بہت دل کو سنبھالا علی اکبر
پر اب ہے کلیجہ تہ و بالا علی اکبر

۳

[illegible]

اس گلشنِ ایجاد میں پھولے نہ پھلے تم
صدقے یہ پدر پیاسے ہی دنیا سے چلے تم

۴

[illegible]
اے باپ کی پیری کے سہارے علی اکبر
[illegible]

دکھ میں نہیں بابا سے جدا ہوتا ہے بیٹا
ماں باپ کی پیری کا عصا ہوتا ہے بیٹا

۵

[illegible]

معلوم نہیں کچھ کدھر آیا ہوں کدھر سے
تم نور تھے آنکھوں کے سو پنہاں ہو نظر سے

۶

[illegible]

بابا کے کلیجے پہ رواں غم کی چھری ہے
سچ تو ہے کہ اولاد کی کیا آنچ بری ہے

۷

[illegible]

زخموں میں تصویرِ رسولِ دوسرا ہے
نیزوں میں لہو یہ علی اکبر کا بھرا ہے

۸

[illegible]

کوشش ہے عبث وہ مہِ انور نہ ملے گا
گر خاک بھی چھانو گے تو اکبر نہ ملے گا

۹

[illegible]

بیٹے کی تمہیں لاش تلک آنے نہ دیں گے
مردہ علی اکبر کا بھی لے جانے نہ دیں گے

۱۰

[illegible]

وہ لاش رہے خاک پہ یہ بے ادبی ہے
تعظیم پہ واجب کہ وہ ہم شکل نبی ہے

۱۱

[illegible]

سیّد کو ستاتے ہو غضب کرتے ہو کیسا
جب مر چکے اکبر تو ادب کرتے ہو ایسا

۱۲

[illegible]

خوں اس کا بہایا ہے دکھانے کو تمھارے
مارا ہے اسے ہم نے رُلانے کو تمھارے

۱۳

[illegible]

تن سے سرِ اکبر کو اُتارا نہیں ہم نے
مارا ہے تمھیں کو اُسے مارا نہیں ہم نے

۱۴

[illegible]

اب ہم تن تنہا ہوئے اولاد کہ جاں ہیں
قاسم ہیں کہاں اکبر و عباس کہاں ہیں

۱۵

[illegible]

جینا نہیں منظور ہے زہرا کے پسر کو
بیٹے سے گلے مل کے میں کٹواؤں گا سر کو

۱۶

[illegible]

انبوہ کو جب زیر و زبر کرتے تھے شبیر
ہر لاش پہ جھک جھک کے نظر کرتے تھے شبیر

۱۷

[illegible]

مارا ہے لعینوں نے مرے راحتِ جاں کو
زخمی نہیں دیکھا ہے کسی تازہ جواں کو

۱۸

[illegible]

بیکس ہے بڑا رنج ہے ناشاد و حزیں ہے
دن بیاہ کے ہیں پر ابھی بیاہا بھی نہیں ہے

۲۹

صورت کو تکا، پیٹ کے سر [illegible]

بیٹا [illegible]

چہرے کی [illegible] آنکھیں [illegible]

[illegible]

پانی نہیں ممکن ہوا جو ہیں پسر سے
پر اب بھی لب خشک ہیں نازک گل تر سے

۳۰

اب بھیگتی جاتی ہیں ابھی سبزہ آغاز

اک نور کا ہالہ ہے [illegible]

آنکھوں کی ضیا میں کف موسیٰ [illegible]

سبزہ بھی ہے آغاز [illegible]

اس رنج سے غش ہو مری چھاتی تو بجا ہے
غش آتا ہے، سینہ بھی برچھی سے چھدا ہے

۳۱

دیکھا جب بہن نے [illegible]

احسان کرو بابا [illegible]

جب [illegible]

[illegible]

آنکھوں سے بھی معذور ہیں کر گئے اکبر
دنیا میں ابھی ہیں کہ یا مر گئے اکبر

۳۲

لرزتی ہیں کبھی پاؤں [illegible]

پیاسا ہے کبھی [illegible]

زانو پہ [illegible]

[illegible]

کہو تیرے لاشے کو جو پاتا نہیں رن میں
پھرتا ہے پدر خاک اڑاتا ہوا بن میں

۳۳

کہتے تھے حضرت کہ صدا آئی [illegible]

اب بیٹے [illegible]

جلد آن کے [illegible]

غم ہے [illegible]

زخمی ہے جگر جینے کی اب آس نہیں ہے
دم توڑتا ہوں اور کوئی پاس نہیں ہے

۳۴

شبیر پکارے [illegible] علی اکبر

سینے [illegible]

[illegible]

دیکھا [illegible]

رخ زرد ہے لب خشک ہیں مجروح جگر ہے
گیسو ہیں اٹے، تن خون میں تر ہے

۳۵

بیتاب ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کس وقت میں دنیا سے سفر کرتے ہو بیٹا
افسوس پدر جیتا ہے تم مرتے ہو بیٹا

۳۶

زینب نے سنی غش میں صدا [illegible]

[illegible]

کی عرض [illegible]

چھاتی سے لگا [illegible]

اماں مری گر پوچھیں کہ کیا ہو گئے اکبر
کہہ دیجیو امت پہ فدا ہو گئے اکبر

۳۷

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پھیلائے ہوئے ہاتھوں کو مادر نکل آئی
زینب در خیمہ سے کھلے سر نکل آئی

۲۸

مادر کو جو فرزند کا لاشہ نظر آیا
اور شہ کو بھی سب ہونٹوں میں دبا پایا
سینے سے جلالی کو [illegible] جدا پایا
بازو پہ [illegible] جس کا سہارا پایا

ایام جوانی میں اجل آگئی ہے ہے
بچے کو مرے کس کی نظر کھا گئی ہے ہے

۲۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہم شکل نبی شیر سے مسند پہ پڑے تھے
اور اہل حرم کھولے ہوئے بال کھڑے تھے

۳۰

زینب کا یہ عالم تھا کہ [illegible]
بانو [illegible] اقبال
[illegible] لال
[illegible]

آواز بھی فرزند سنتا نہیں مجھ کو
لاشہ ہے کہاں کچھ نظر آتا نہیں مجھ کو

۳۱

ہے ہے مرے اکبر مجھے شکل دکھا دو
آواز بہن کی ہے ذرا سن لو صدا دو
[illegible]
[illegible]

پھر کا ہمکو صورت مجھے دکھلا جگر گیر
اب کے جو سدھارے تو نہ پھر آئیں گے اکبر

۳۲

رو رو کے کہا زینب نے [illegible]
[illegible] دیکھ لو [illegible]
[illegible] دل افگار
[illegible] دلدار

غش آیا ہے دادی کو جدا ہو گئے ماں سے
تقصیر ہوئی کیا جو خفا ہو گئے ماں سے

۳۳

[illegible] تمہارا
[illegible]
[illegible] میدان میں [illegible]
[illegible]

معلوم تھا یہ امر گوارا نہیں تم کو
بیتابی میں ڈیوڑھی سے پکارا نہیں تم کو

۳۴

صدقے گئی [illegible] تمہاری
[illegible] تمہاری
[illegible]
[illegible]

پانی نہیں ملتا ستم اہل جفا سے
چہرے کا لہو پاک کرو میری ردا سے

۳۵

اماں تری [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بلور سے بازو ہوئے شمشیر سے زخمی
یہ گردن پرنور ہوئی تیر سے زخمی

۳۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جب لوگ زیارت کے لئے آئیں گے بیٹا
تصویر محمد کی کہاں پائیں گے بیٹا

۲۷

ہے ہے مرے ناشاد مرے گیسوؤں والے
ہے ہے مرے بیکس مرے دکھ درد کے پالے
ہے ہے مرے بیٹے مرے اللہ کے حوالے
ہے ہے مرے ارمان کو مٹی میں ملانے

ہے ہے مجھے دولھا نہ بنایا علی اکبر
افسوس ترا قسمت نے دکھایا علی اکبر

۲۸

ناشاد و دلِ زار ہاں ہے مرے ارمان
دولھا بنے بیٹا مرے یہ تھا مرا ارمان
اے بیل یہ یاد رہی شادی کے ارمان
ہم مر گئے اب بیاہ کا کس کو ہے ارمان

زخموں میں یہ چہرہ نظر آیا مرے جانی
اس ماں نے نہ دیکھا ترا سہرا مرے جانی

۲۹

بچھڑے ہوئے یوسف تری صورت پہ میں صدقے
اے پیاس کے مارے تری تشنہ لبی کے صدقے
اے صابر و شاکر ترے بچپن کے میں صدقے
اے سبز قبا تیری جوانی کے میں صدقے

لاکھوں سے لڑے نام بڑا کر گئے بیٹا
مرنے کے مرے دن تھے سو تم مر گئے بیٹا

۳۰

ہے ہے مرے مہ پارے مرے جانی علی اکبر
اے نورِ نظر راحتِ دل ہائے علی اکبر
کیا ہو گیا تجھ کو مرے پیارے علی اکبر
وہ بیاہ کے ارمان سدھارے علی اکبر

تم داغ جوانی مجھے دے کے گئے داری
اس داغ کو ہمراہ نہ لیتے گئے داری

۳۱

تھی جس کی طرف ان کی نظر سے آسمان تک
غش کی یہی حالت رہی تاشب
خاموش اندھیرے میں یہی بین رہے تعبیر
خالق سے یہ کہتی تھی مرے مالک تقدیر

جس شے کی طلب ہے مجھے جلد اس کو عطا کر
اکبر کا تصدق مری حاجت کو روا کر

زوجہ ۱

زینب نے کہا بیبیو لو مر گئے بھائی
چادر میں لیا باپ نے بیمار سے آئی

۲

زخموں سے بدن جن کا ہے تن بیٹے ادھر ہیں
اس کس سمیر کے کرب میں اکبر مرے بھائی

۳

کیا فاطمہ کا حال ہوا جب کہ دم
جس وقت کہا مرتے ہوئے قاتل نے بھائی

۴

اے دار اسد غازی و حیدر دلاور
بیٹے تنہا ہیں اور تیرے سنے بھائی

۵

قاسم گئے عباس گئے عون و محمد
ہمراہ مرے اکبر و اصغر گئے بھائی

۶

وہ عید کے دن بہن نہ سکینہ کو دو تا
کاروان سے اب اس سے کوئی بھائی

۷

زینب نے کہا بھائی بھی تھا جیتا جگر وار
سب کو لٹا دیا سے سوگ کر گئے بھائی

وغیرہ وغیرہ

سلام بپا ہوئے امام زماں وامصیبتا ویران پڑا ہے سارا جہاں وامصیبتا	سلام ۶ جب سر تو لائے بانو یہ کہتی تھی رات سے وہ سر تو دیکھیں ہو بیاں وامصیبتا	سلام ۴ تمھیں آغوش میں پالا ہے کربلا سے رو رو کے پکارا ہے اٹھو کیا سوتے ہو بولو اصغر شبیر ترستا ہیں
سلام ۲ شور و فغاں ہے جب سے شہ تیر تو لائے بے سر وہ ذبح تشنہ دہاں وامصیبتا	سلام ۷ زینب جو پاس آئے سر ماں جائی تھی لئے ہیں ساتھ ہی شور زناں وامصیبتا	سلام ۵ اٹھا جب دفن کرنے لاشہ عباس دریا پہ بہت رویا سے عابد دلگیر ترستا ہیں
سلام ۳ گرمی میں پیاسے ساقی کوثر کے لعل کی بے وقت تشنگی سے زباں وامصیبتا	سلام ۸ نوحہ فرزند دفن ہوئے ہیں شاہ شہید دلگیر ترستا ہیں کھڑے سرپیٹتے ہیں شاہ حبیب ترستا ہیں	سلام ۶ کلیجا تھام کر بی بی کہتی تھی بانو بے مضطر دیا زار ام سے لائے اصغر بے شیر ترستا ہیں
سلام ۴ شکل سے لاش کے احمد مختار کے حرم لوٹے گئے اب ہوئے ہیں رواں وامصیبتا	سلام ۲ بہت رو دل بہت کٹی سر ابن زینب بے مضطر رکھا سجاد نے جب لاشہ شبیر ترستا ہیں	سلام ۷ تڑپ کر خوف سے شیعو فدا ہو بر کا دل ہیں مدد آکر کریں گے حضرت شبیر ترستا ہیں
سلام ۵ آئی ہے جن کی آیۂ تطہیر شان میں ہیں بے ردا وہ نوحہ کناں وامصیبتا	سلام ۳ کہا عابد نے رو کر لاشہ بابا کے سرہانے بتاؤ کیسے بابا دریں دلگیر ترستا ہیں تمہیں	سلام ۸ انیس خستہ کا اور دل خاک ثنا خوان ہے انیس جان کے خالق کی جاگیر ترستا ہیں تمام شد

۱ [illegible]	۴ [illegible]	۷ [illegible]
اللہ کے پیارے ہیں جگر بند نبی ہیں بچپن سے یہ مقبول جناب احدی ہیں	آنکھوں سے لگاؤں قدم اس کے تو بجا ہے شبیر مرا تاج سر عرش خدا ہے	مولود کا ہے جشن کے کچھ یاد ہیں اب بھی تو شاد جو ہے آج بہت شاد ہیں ہم بھی
۲ [illegible]	۵ [illegible]	۸ [illegible]
سب کے لئے کافی یہ اشارا ہی ہمارا اس کو نہ رُلانا کہ یہ پیارا ہے ہمارا	بیکار ہے دُنیا کے زر و مال کی الفت کام آئے گی عقبے میں مرے لال کی الفت	جبریل سے پوچھا کہ کچھ آفت ہوئی برپا کیا حشر کا ساماں ہے قیامت ہوئی برپا
۳ [illegible]	۶ [illegible]	۹ [illegible]
اس پر نظر لطف و عنایت ہے ہماری تم سب ہو نگہبان یہ امانت ہے ہماری	خواہش نہیں دُنیا کے زر و مال کی لازم اُمت کو محبت ہے مرے لال کی لازم	اللہ سے ہر شے کو ہدایت طلبی ہے گویا شب معراج رسول عربی ہے

۱۰

جبریل و ہمرہ زمیں سے فطرس کی کہی بات
احمد کے نواسے کی ولادت کی ہے یہ رات
جاتے ہیں یہ تہنیت افلاک سے کی جب
اس دن کو بھلا عید ہو [illegible]

شادی ہے در رنج و الم بند ہوئی ہیں
محبوب خدا صاحب فرزند ہوئی ہیں

۱۳

ستار ہے یہ بھی عاصیوں کی فاقہ [illegible]
بخشش امت کا سبب ہے یہ [illegible]
جب وقت زیارت میں یہ [illegible]
امت کی شفاعت کے لئے [illegible]

مقبول دعا اس کی ہے درگاہ خدا میں
گھر بار لٹا دیوے گا یہ راہ خدا میں

۱۶

فرزند کا منہ دیکھ کے حضرت نے رکھا
رونے لگے جبریل بہت [illegible]
اس عرض کو یہ پوچھنے [illegible] حسین نہ پایا
[illegible]

یکتائے جہاں حسن میں یہ غنچہ دہان ہے
پر دیکھئے مظلومی بھی چہرے سے عیاں ہے

۱۱

بنت الشرف فاطمہ ہیں عید کی صبح
طالع ہوا خورشید شرف [illegible]
جاتے ہیں زیارت کے لئے [illegible]
پہنچے ہی [illegible]

دیکھیں گے شباہت شہ مرداں کے پسر کی
طاعت ہے زیارت شہ مرداں کے پسر کی

۱۴

فطرس نے سنی جس وقت [illegible] شب
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اس قید سے برسوں نہ رہائی مری ہوگی
ہوگی تو یہیں عقدہ کشائی مری ہوگی

۱۷

جبریل نے پوچھا [illegible] بھائی
[illegible] بھائی
[illegible]
پیدا ہوا جب [illegible]

وہ بولا کہ اللہ کو خوشنود کریں گے
یہ تیغ تلے سجدۂ معبود کریں گے

۱۲

وہ عرش امامت کا ہے تابندہ ستارا
خالق نے اسے نور سے اپنے ہے سنوارا
حیدر کا بھی پیارا ہے محمد کا بھی پیارا
حوران جناں کرتی ہیں [illegible]

دل سب کے محمد کی مودت سے بھرے ہیں
پیچھے ابھی کتنے ہی فرشتوں کے پرے ہیں

۱۵

جبریل ادب سے [illegible] باادب آئے
[illegible] بھائی [illegible]
دی تہنیت اور [illegible] شہادت بھی سنائی
رو پڑے محبوب خدا [illegible]

فرماتے تھے جو حکم الٰہی ہے وہ حق ہے
پر فاطمہ زہرا نہ سنے اس کا قلق ہے

۱۸

حیدر نے بھی [illegible] آہ پیمبر نے بھی کی
[illegible]
[illegible]
جبریل نے فطرس [illegible]

تھے جمع ملک گرد رسول عربی کے
فطرس بھی لگا لوٹنے قدموں پہ نبی کے

۱۹

شبیر جہاں ہے وہ سرتاج قرآن ناطق
سب بعد ثنا و صفات یہ نظر سے کے بیاں
آ ان علی کے زیب بازو یہ بلوغ ثابت
کہ صدر و نہایت یہ ہی ان ہی کی آیات
حق کو کوئی پیارا نہیں اس طفلِ حسن سے
مس کر بدن اپنا مرے پیارے کے بدن سے

۲۰

[illegible]
حق کو کوئی پیارا نہیں اس طفلِ حسن سے
اوس عقدہ کشا پر یہ زمانے میں ستم ہوں
سینہ تو چھدے تیر سے اور ہاتھ قلم ہوں

۲۱

[illegible]
موجود تھے دربار میں حیدر بھی نبی کے
اصحاب بھی تھے جمع رسولِ عربی کے

۲۲

اس مرتبہ داور سے تو بلند ہے
مجبوب کو سپرد اس کی ادب سے ہے سمجھا
کی عرض کہ مشکل ہے جدا حضور کی بھی بابا
اس بچّہ پہ آہو میں ہوں نذر کو لایا
قابل نہیں ہر چند رسولِ دو سرا کے
کھیلیں گے تو خوش ہوں گے پسرِ شیرِ خدا کے

۲۳

[illegible]
سوچے کہ یہ تحفہ اُسے دوں یا اُسے دوں میں
دو بچوں میں اک بچّہ آہو کسے دوں میں

۲۴

[illegible]
مکتب سے سبق پڑھ کے جو ہم آئیں گے نانا
اس بچّہ سے دل کھیل کے بہلائیں گے نانا

۲۵

حضرت نے کہا ہم نے دیا ہاں کا کسے
[illegible]
شبّیر پکارے کہ دکھا دو ہمیں کیا ہے
بولے کہ یہ آہو ہمیں نانا نے دیا ہے

۲۶

[illegible]
خم گردنِ نازک کو کیا سامنے آ کے
تسلیم بھی کی شرم سے گردن کو جھکا کے

۲۷

[illegible]
ہاتھوں کو نہ پھیلائیے پڑھنے کے نہیں ہم
اب آج سے کاندھے پہ بھی چڑھنے کے نہیں ہم

٢٨

بولے یہ نبی آپ کے سلطان سمجھے
غصہ ہے بجا اور بجا آپ کا بیشک
ہو جائے وہ بس اب یہ جو بھی ہے بیتاب
جو لایا تھا پاس اس کے لئے بچہ بھی تھا بچا

آہو نہیں جو ڈھونڈھ کے لادیں ابھی تم کو
بچہ جو کہو اور منگا دیں ابھی تم کو

٢٩

نہ چھوٹے سے سینے سے انھوں کو لگے ہنسنے
اور پیاس سے بھی تشنگی لگی گھٹنے
ان کے قطرے اشک بھی جی اس کے سمجھنے
اس کے آنسو نکلے اور

کہتے تھے کہ کچھ کھانا ابھی کھانے کا نہیں ہے
بے ہرنی کا بچہ لئے جانے کا نہیں ہے

٣٠

روتا تھا ہوں بس پھڑ پڑا تھا سینے میں
سب جانوں ہیں پیش کی آگے نہیں پاس
خالق سے دعا جاتا نہیں حواس
تب جا کے ہو لائے خدا اس

یہ کہہ کے جو ہیں احمد مرسل نے دعا کی
اک شور اٹھا آئے ہیں قدرت سے خدا کی

٣١

تم سن کے تمہارے کہ ابھی جو تماشا دیکھا
اک ہرنی چلی آتی ہے اور ساتھ ہے بچہ
ہر دم ہے آ او وہ ہرن بھی ہے ساتھ
اور کہہ کے یہ بچہ بھی سینے سے لگایا

تھما ہے جو وہ دوڑ کے گھوڑی کی طرح سے
دم مارتی ہے پہلو پہ کوڑے کی طرح سے

٣٢

بیتاب ہے سینے میں نہیں سانس کی
اٹھتے ہیں اور ڈھلکے چلی آتی
کہ وہ بیتاب نہیں دودھ پلاتی
اور یاں سے ہے بچہ بھی ابھی

ڈھرکا ہے کہ ناداں نہ ہوں شاہ دوسرا سے
تھک کر کہیں دم لیتی نہیں خوف خدا سے

٣٣

بچہ لئے سمجھ میں ہوئی جبکہ وہ نازل
سمجھا ہوئی ایک ایسی طلب سے جو پیارا دل
مشکل سے دیں تک دودھ بھی ہوئی
بیتی ہوئی وہ

ایماں کی سند الفت اولاد علیؑ ہے
یہ نذر غزال حرم لم یزلی ہے

٣٤

رو رو کے یہ کہتے تھے بھیجے نانا کی زبانی
اک لوٹ رہا تھا آنکھوں کا اوجھل
اک بیچ ہی بیچ بیٹھا سجاد
اور بس انھی پاس میں

نہ گرگ کا نہ شیر کی بیداد کا ڈر تھا
پیتا تھا یہ دودھ اور مجھے صیاد کا ڈر تھا

٣٥

ارشاد ہوا حکم ہے یہ خدا ہے
بیتاب ہو جائے تو بے
بیتاب ہے اس دور
روتا ہے بچھڑا

گھبرا نہ فرشتے مدد اس آن کریں گے
مشکل کو مسافت کی ہم آسان کریں گے

٣٦

ہیں وہاں سے روانہ ہوئی
دیں پیتی خبر اس کی آسان
سب آن کے روتی ہوئی دنیا سے بیگان
تب جا کے فاطمہ کے لال نے پیمان

یاشاہ یہ بچا مری عزت کا سبب تھا
روتا پسر شیر الٰہی کو غضب تھا

۳۷

شبیر سے کہتے تھے کہ وہ مری اُن کی شفقت
یہ کہنے لگے سلطانِ رسالت
جانی سے ہے گر بعدِ الفت
تم جاؤ مری جاں بہت پیار کرو ہے یہ محبت
سمجھو اب

ماں باپ فدا تم پہ رسولؐ دوسرا کے
کیونکر نہ کروں پیار کہ پیارے ہو خدا کے

۳۸

تھا سورۂ والطاف و کرم فاطمہ کا لال
کیا عزت و توقیر تھی کیا حشمت و اقبال
نکلے کہ جب چار برس کا تھا سن و سال
روزہ رمضان میں جو رکھا غیرتِ مہ جمال

سمجھایا بہت بنت رسول دوسرا نے
روزے کو نہ کھولا پسر عقدہ کشا نے

۳۹

جو کچھ تو یہ سمجھو کہ بھیا پیاسا
شبیر آئی تھی نہیں کہ بس کو روزا
ٹھیرے ابھی وقت نہ رہا افطار کا
مکھڑے پہ علی کے ابھی روکنا پیاسا
مچلا

یہ کچھ جو نہ کھائے گا تو غم کھائے گی زہرا
اس کو جو غش آئے گا تو مر جائے گی زہرا

۴۰

سن کر یہ سخن شاہ کے رونے لگے ابرار
اور دو زانو سے گل آنکھ سے ٹپکے کئی بار
بولے یہ نواسے کو ابھی لے کے لیے پیار
سبھی تھا ابھی طفل اور ابھی بیمار

دھیان آگیا خنجر کا جو پیاسے کے گلے پر
رونے لگے منہ رکھ کے نواسے کے گلے پر

۴۱

گرمی تھی بہت مہر حرارت پہ تھا آیا
نیوں کا لب سے ابھی لگے غش آیا
چہرہ جو دیکھ کے زہرا نے کہا
شبیر نے پچھلے پہر ابھی کھانا نہیں کھایا
سمجھ

صدقے گئی ماں باپ کے دل کی بھی خبر ہے
لب سوکھ گئے اور ابھی دن چار پہر ہے

۴۲

جب گود میں فرزند کو لے کے
بابا نے فرمایا اے عاشق داور
جب اپنی برس سے نہ سہا ہے جگر
روزے سے بھی ہیں
مرتضیٰ

جلدی نہ کرو آج بجا عذر ہے سن کا
روزہ تو ابھی رکھنا ہے تم کو کئی دن کا

۴۳

اک دن تو وہ تھا اور ایک دن کا تھا سرور
تھی عترۂ شاہ تھا بہ شیشہ جبیں سرور
جب شاہ کا رونا تھا نہ اُن کو منظور
بھولا نہ اپنے ظلم ستم

کی شرم علیؑ سے نہ نبیؐ سے نہ خدا سے
اعدا نے اسے ذبح کیا تیغ جفا سے

۴۴

کی عرض کیا بات ہے زہرا نے ادب
سماں ہے پیاسا آج ہے اس کے غم ہیں
عادت ہو عبادت کی ابھی بس کو تب
کیا ہوئے گا پانی نہ پیا

بندہ ہے وہ پابند جو ہو حق کی رضا کا
دو دن رہیں پیاسے جو اشارہ ہو خدا کا

۴۵

شبیر نے کی عرض کہ اب آج تو سب
روزے کی بندش کا پانی نہیں ملے گا
جب اس کی آنکھوں سے برس نہ جائیں
سمجھے کیا لوگ مرتے ہیں

چھوٹا ہوں یہ روزہ مری عزت کا سبب ہے
خالق سے کروں وعدہ خلافی یہ غضب ہے

۴۶

سن کر یہ سخن پاس تھی بی بی کے نہ تھی تاب
کی عرض کہ رو رو کے یہ اے سبط اولی الباب
واں پہلے ہی جبریل نے دی تھی خبر آ کر
سب اشرف فاطمہ بیتاب ہے بستر

دیکھے جو لب خشک حسینؑ ابن علیؑ کے
یہ رو دئے کہ تر ہو گئے رخسار نبیؐ کے

۴۷

گودی میں نواسے کو لیا ہاتھ بڑھا کر
ہونٹ اپنے رکھے ہونٹوں پہ چھاتی سے لگا کر
شبیر نے نانا سے کہا اشک بہا کر
ہم روزہ داری میں ہیں اب پیاس سے مضطر

آئے گی بہت نعمت حق ہاتھ ہمارے
آج آپ بھی افطار کریں ساتھ ہمارے

۴۸

اس وقت فرشتوں کو ہوا حق کا یہ پیغام
ہاں صوم سے ہے فاطمہ زہرا کا امام
فردوس سے لے جاؤ زمیں پر کہ یہاں بھی
نعمت ہے جہاں بھر کی کرو جا کے مہیا

اک پل میں عجب شان الٰہی نظر آئی
یا دھوپ تھی یا شب کی سیاہی نظر آئی

۴۹

دیکھا سوئے افلاک شہ نے بہر گیاب
شبیر نے غش ہو کے کہا اے مرے دلدار
دن چھپ گیا اب نام ہے روزہ کا افطار
بھائی سے بہو بولا نہیں کہتے کوئی کچھ

مر مل رہے تا عمر تمنا ہیں اسی کی
خاطر جو تمہاری ہے نہیں اور کسی کی

۵۰

یہ سن کے خوشی ہو کے کیا سجدۂ باری
احمد نے بھی جب کی بہت گریہ و زاری
اس عید کے ... تقدیر کی جو ہو بہاری
... اے نور نظر ... جاری

فرمایا کلیجا مرا صدمے سے ہلے گا
جو بیس پہر جب اسے پانی نہ ملے گا

۵۱

لائے ملک ہیں ماحضر خلد بریں سے
ہے جس کی ہوا آل محمدؐ کے تئیں ...
جب لے کے شب دین تو کے ساتھ ...
... اور ...

اکثر جو چڑھے دوش رسولؐ دو جہاں پر
سر کاٹ کے اس شہ کا رکھیں نوک سناں پر

۵۲

جس وقت مہینا رمضان کا ہوا تمام
اور چاند سر شام ہوا عید کا ظاہر
خاصان خدا پاس کہاں دولت وافر
رونے لگا پیراہن صد چاک ...

کہنہ تھا شب عید جو رخت بدن ان کا
ماں دیکھ کے روتی تھی پھٹا پیرہن ان کا

۵۳

سمجھاتی تھی بیٹا مری گودی میں نہ آؤ
اے جان ابھی آج ... نہ جاؤ
... سر کو نہ جھکاؤ
... نیند سے آنکھوں کو لگاؤ

سب لڑکے محلے کے تو خورسند ہیں اماں
کل عید ہے اور کرتے میں پیوند ہیں اماں

۵۴

ماں ان کی ... نہیں میں واری
... تمہاری
... وہ پیاری
...

اس رات تو ہر طرح سے بہلائے دوں گی
ہوگی سحر عید تو میں کیسے اٹھنے دوں گی

۵۵

جب خواب سے بیدار ہوئے سید ابرار
بالا ہوئے جلوہ نما احمد مختار
شبیر کو گودی میں لیا اور کیا پیار
فرمایا میں صدقے یہ فدا تجھ پہ دلدار

کی عرض محبت آپ فدا ہوتے ہیں نانا
ہم رات سے کپڑوں کے لئے روتے ہیں نانا

۵۶

[illegible]
اور فاطمہ نے [illegible] دروازے پہ ناگاہ
دستک دی کسی شخص نے دروازے پہ [illegible]

بولا وہ نہ آیا تھا کہ کل تک نہ سئے تھے
خیاط ہے کپڑے جسے سینے کو دئے تھے

۵۷

[illegible]
جوان جو لی [illegible]
[illegible]

وہ کپڑے ہیں شاہوں کو میسر جو نہیں ہیں
آئی یہ صدا حلۂ فردوس بریں ہیں

۵۸

فرمایا محمد نے کہ ان کپڑوں کو لاؤ
[illegible]
شبیر نے [illegible]

ہم جو لی گلے ملنے کو جب آئیں گے بابا
ان کپڑوں کو سب دیکھ کے شرمائیں گے بابا

۵۹

[illegible]
عمامہ و پیراہن و یا جامہ و ردا
نورانی قبا و [illegible]

زیبا جو کیا خلعت نو جاند سے تن پر
سر تا بقدم ٹھیک تھا جامہ وہ بدن پر

۶۰

[illegible]
[illegible]

احمدؐ نے کہا حق کا کرم حال پہ میرے
اے فاطمہؑ اسپند کرو لعل پہ میرے

۶۱

[illegible] کی عرض کہ یا شاہ ابرار
[illegible]
[illegible]

نادمی ہے موجود تمہیں پڑھنے کو دن تھے
اے نور نظر آج تو ہم اونٹ نہیں تھے

۶۲

[illegible]
[illegible]

جھوٹے سے قدم ڈال دو جیبوں میں قبا کی
حاضر ہیں رکابیں بھی عنایت سے خدا کی

۶۳

[illegible]
[illegible]

دو شانے کے جو رو کا جگر و جانِ نبی نے
عف عف کہا دو بار رسول عربی نے

٦٢

[illegible]

رکھیں قدم اوس کے تن صد پاش پہ گھوڑے
دوڑیں کئی سو دیر تلک لاش پہ گھوڑے

٦٣

[illegible]

زندہ کوئی آغوش کا پالا نہیں ہے ہی
باز و بھی کوئی تھامنے والا نہیں ہے ہی

٦٤

[illegible]

میں اپنے گلے کو تہ شمشیر دھردوں گی
ساتھ آئی ہوں مرنے کے لئے ساتھ مروں گی

٦٥

[illegible]

تاج سر شاہان جہاں جس کے قدم تھے
جمال کی شمشیر سے ہاتھ اس کے قلم تھے

٦٦

[illegible]

فریادی ہوں سب میرے مددگار کہاں ہیں
حمزہ ہیں کہاں جعفر طیار کہاں ہیں

٦٧

[illegible]

غل تھا اسد اللہ کے پیارے کو گرا دو
ہاں عرش کرامت کے ستارے کو گرا دو

٦٨

[illegible]

سید کی مدد کرنے کو آتا نہیں کوئی
بے ہے مرے بھائی کو بچاتا نہیں کوئی

٦٩

[illegible]

ہم سب ترے بھائی سے نہیں دور ہیں بیٹی
پر مرضی اللہ سے مجبور ہیں بیٹی

٧٠

[illegible]

شبر بھی گریبان قبا چاک کئے تھے
محبوب خدا گود میں لاشہ کو لئے تھے

۴۲ چھوٹے نہ شمر سر جفا جو جسمِ حسین مظلوم
سجدے سے سر جھکا خاک پہ زینب شہ عالم
جیسا ہوا تیغ غریب آیا اوج ظلم
تھرائی زمیں کانپ گیا عرش معظم

سب بیبیاں خیمے سے کھلے سر نکل آئیں
بچے پیٹتے سیدانیاں باہر نکل آئیں

۴۳ تعجب جو پھر لے لگا کر دن شبیر سے یار
امت کی دعا کرنے لگے سید ابرار
فرزند پہ لیتے ہوئے تھے حیدر کرار
اور ادھر سے سر تن سے جدا ہو گیا یکبار

ماتم کی صدا آنے لگی کون و مکاں سے
غل تھا کہ اٹھے پنجتن پاک جہاں سے

۴۴ یہ وقت دعا کا ہے ہمیں زینب بنی مجلس
ہے فاطمہ کی روح عزادار دل
بابا دو دعا حافظ و ناصر ہو عادل
عالم میں ہو اقبال رہے بانی مجلس

ہر لحظہ فزوں دولت و اقبال و حشم ہو
غم ہو تو فقط فاطمہ کے لال کا غم ہو

نوحہ ۱

کہتی تھی رو کے زینب یہ رن میں ہائے زہرا کے پیارے حسینا
سر کٹ کے پڑا ہے تو بن میں ہائے زہرا کے پیارے حسینا
سر کٹ کے پڑا ہے تو دریا لہو کا بہا ہے

۲ خون جاری رگوں سے ہوا ہے بدن پر ہائے زہرا کے پیارے حسینا
تیر کاری لگے ہیں بدن پر مارتے ہیں عدو ہم سبھوں کو

۳ رونے دیتے نہیں غم زدوں کو رسن میں ہائے زہرا کے پیارے حسینا
پیٹیں کیونکر بندھے ہیں رسن میں اپنی چادر زمیں پر بچھاؤں

۴ تیرے لاشے کو کیونکر اٹھاؤں بدن میں ہائے زہرا کے پیارے حسینا
خاک صحرا بھری ہے بدن میں سر ملا یا

۵ ہم کو امت نے کیا سنایا نہیں حاکم کھلے سر ہائے زہرا کے پیارے حسینا
اور علی کو رلایا کفن میں چھپ گئی ہائے وہ شکل سرور

۶ اے زینب اب آ زرا خاک رو کر ہائے زہرا کے پیارے حسینا
چاند زہرا کا آیا گہن میں

ختم شد

ھو العزیز

رباعی

ڈھونڈھوں تو نہ صورت تجلی نکلے
کیا ورطۂ غم سے طبع عالی نکلے
سو بار بھروں تو شورِ بخت ایسا ہوں
دریا سے مرا جام بھی خالی نکلے

[illegible]

۱

[illegible]

۴ مطلع

[illegible]

۷

[illegible]

ہر سو نشانِ آمدِ خورشید گڑ گیا
گردوں کے چاند تارے کا خیمہ اکھڑ گیا

ہے ماہتاب ڈھونڈھتا اپنی بہار کو
تارے بھی یاد کرتے ہیں شمع ہائے تار کو

باغوں میں نغمہ سنج درختوں پہ طیر تھے
جنگل میں جانور بھی مصروفِ سیر تھے

۲ مطلع

[illegible]

۵ مطلع

[illegible]

۸

[illegible]

دیکھا رخِ قمر تو بہت شرمگیں ہوئی
لیلیٰ شب حجاب سے پردہ نشین ہوئی

خورشید کی ضیا سے زمیں چاند ہو گئی
ذرّوں سے اختروں کی چمک ماند ہو گئی

تازہ تھا دماغ گلوں کی شمیم کا
پھولوں سے تھا مشام معطر نسیم کا

۳ مطلع

[illegible]

۶ مطلع

[illegible]

۹

[illegible]

افلاک نے دریچۂ شب بند کر دیا
تاروں کو نورِ صبح پہ اسپند کر دیا

آمد ہے فوجِ خسروِ زرّیں کلاہ کی
رنگت اڑی ہوئی ہے قمر کے سپاہ کی

ہر شاخِ گل کو وجد ہوا جھومنے لگی
غنچوں کے منہ نسیم سحر چومنے لگی

۱۰

غنچے شگفتہ ہو کے جو کھلنے لگے دم بدم
پھیلی ہوئی تھی چار طرف نکہت ارم
بلبل بھی جوش میں تھی ادھر اور نسیم ادھر
نہریں بھی جاری تھیں

عالم تھا حسن کا شجر و برگ و بار پر
نازاں تھی خود بہار بھی اپنی بہار پر

۱۱

غنچہ ہر اک شگفتہ تھا مثل چراغ باغ
خود برگ زعفران سے جاں بخش بلبل تھا
سب لالہ و گل کے رنگ سے تھا داغ داغ
تھا نکہت ارم سے معطر ہر اک دماغ

نافے کھلے ہوئے تھے گلوں کی شمیم کے
تھے عطر سے بسے ہوئے کپڑے نسیم کے

۱۲

جھونکے نسیم صبح کے آئے جو دم بدم
سر سبز لگے ہونے نوا سنج ان پہ ہم
گلشن ادھر صبا ادھر
باغ جہاں تھا رشک سے باد صبا ادھر
بھینی بھینی

خنداں گلوں کو باد بہاری نے کر دیا
منہ موتیوں سے غنچوں کا شبنم نے بھر دیا

۱۳

کاندھی تھا اور جلوہ صحرا پہ یاد رفت
صحرا میں چار سمت تھی روئیدگی و زینت
سبزہ تھا وہ شگفتہ کہ گلوں سے تھی زینت
مخمل تھا کہ جا بجا سبزہ عابدوں کی تھی

شبنم گلاب پاش ہوا عطر بیز تھی
خوشبو ہر ایک خار میں پھولوں سے تیز تھی

۱۴

وہاں شان و شوکت بستان کی تھا
صدمے بھی تھی جس پہ گلشن و دوش
تلدر کا صاف تھا نقشہ کھنچا ہوا
صحرا تمام پھولوں سے تھا

خوشبو سے قدسیوں کے معطر دماغ تھے
سکان ہشت خلد کے دل باغ باغ تھے

۱۵

جب جا بجا تھا خیمہ سلطان دو سرا
آئی تھی پاس فرش زمیں سے الطاف کبریا
منبع وہ عرش سے تا آسماں
پھیلا ہوا تھا چار طرف نور کبریا

آنکھوں سے چومتے تھے ملک اس زمین کو
جھک جھک کے دیکھتا تھا فلک اس زمین کو

۱۶

تھی جلوہ گر زمیں پہ ہوئے مہر نمود
افلاک بھی ادب سے ہوئے پائمال سجود
اوج زمیں عرش اعلیٰ تھا
سر پہ فلک و دشت میں صعود

ٹپکا تھا عکس خیمے کا ہر دم جو عرش پر
دل قدسیوں کے لوٹتے تھے اس کے فرش پر

۱۷

جس دم ہوا فلک پہ ہویدا نشان صبح
طاعت گزار ہوئے نغمہ بیان صبح
روشن ہوئے سب لسان صبح
آ گئی جنود خدا میں اذان صبح

تھا انتظام طاعت رب ودود کا
جاری تھا ہر زبان پہ وظیفہ درود کا

۱۸

غازی ادان کا شور امام
ہونے لگا نماز جماعت کا انتظام
پانی وضو امام
بستر مصلے امام

خاک شفا کو مل کے جبین نیاز پر
جلدی سے آ کھڑے ہوئے سب جا نماز پر

۱۹

اکبر جو جا صفوں سے ہوئے دور کل شتاب
صاحب نے پہلے مصلّیٰ ترابی بچھا دیا
تشریف جانماز پہ لایا وہ مقتدا
قائم ہوئیں جب صفیں عقب شاہ دوسرا

نام خدائے پاک ہر اک کے دہاں پہ تھا
قد قامت الصلوٰۃ کا نعرہ زباں پہ تھا

۲۰

قانون سے گو زباں پہ تھی تسبیح کا کلام
رطب اللساں تھے یاد خدا میں وہ تشنہ کام
دل تھے رجوع سب کے سوئے مقتدی امام
رخ تھے بشان قبلہ نما جانب امام

تکبیر کے صفوں میں جو نعرے بلند تھے
کروبیان عرش خدا بہرہ مند تھے

۲۱

قرأت وہ قاریوں کی وہ تجوید عرب
سن سن کے آسماں پہ پھڑک جاتے تھے سب
فقرات افصح الفصحا تھے وہ سب
سب حسن سے زباں پہ جاری تھا تا بلب

داؤد کی صدا کا قرأت میں ڈھنگ تھا
لہجوں میں صاف نغمۂ بلبل کا رنگ تھا

۲۲

دنیا میں جب ہوئے وہ فضیلت وہ نماز
بسمل تھا ان میں یار و ملائک بے نیاز
طاعت میں تھا خدا سے عجب راز و نیاز
تھے دل سے وہ مقلد شاہنشہ حجاز

طالب خدا کے قرب کے سب حق پرست تھے
کھل جائے باب خلد یہی بند و بست تھے

۲۳

اس شان سے نماز جماعت ہوئی ادا
ہر ایک تھا حضور میں درگاہ کبریا
آتی تھی صاف عالم بالا سے یہ صدا
سنتے ہیں اس گروہ پہ ہے الطاف کبریا

ظاہر میں گو مصلیٰ وہ بیٹھے ہیں فرش پر
ایسے ہیں یہ کہ جن کی نمازیں پہنچیں عرش پر

۲۴

جب پڑھ چکے خضوع و خشوع سے وہ نماز
کی عرض رو کے خاک پہ سر رکھ کے با نیاز
رحم ان غریبوں پہ اے رب کارساز
پھیریں نہ جسے یہ قدم شاہ سرفراز

راضی رہیں حسین ہر اک جاں نثار سے
سرکیں قدم نہ معرکہ کارزار سے

۲۵

ہر ایک نے دعا کی جنت نصیب ہو
عزت زیادہ روز کی عقبیٰ میں ہو حبیب
لکھتے ہیں کے تری کے قریب
یہ تشنہ کام جو ان سب غریب

ایک ایک سرفروش رشید و سعید ہے
مرنے کی تیری راہ میں ان سب کو عید ہے

۲۶

دنیا سے اس جہاں کی سعادت ہوئی نصیب
دنیا کے جو ہیں یہ کہ انہیں جنت ہو نصیب
محشر میں جب ہو عد کے انہیں مشرف نصیب
کوثر پہ آپ کے ساتھ بھی کچھ ہو انہیں نصیب

محسوب ہوں ہمارے اطاعت گذاروں میں
کلک قضا لکھے انہیں طاعت گذاروں میں

۲۷

فارغ ہوا دعا سے جو فرزند بوتراب
غازی اٹھے مصلوں سے با دیدۂ پر آب
سجادے خادموں نے لپیٹے بصد شتاب
سر پر پھر جلوہ گر ہوئے شاہ فلک جناب

قبضوں پہ ہاتھ رکھ کے جری جھومنے لگے
بڑھ بڑھ کے شاہ دیں کے قدم چومنے لگے

۲۸

اللہ ری شان و شوکت زہراؑ [illegible]

زینب نے ان کے اوج [illegible]

ایک ایک وہ دلیر [illegible]

[illegible]

تھا لب پہ وصف شاہِ رُسل کے وزیر کا
دل میں تھا جوش بادۂ خُمِ غدیر کا

۳۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہے صبر شاق ہم کو غم نام و ننگ ہے
مولا بس ایسے جینے سے اب دل بھی تنگ ہے

۳۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کون اب بچائے فاطمہؑ کے نورِ عین کو
کیونکر ملے اماں مرے بھائی حسینؑ کو

۲۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آمادۂ جہاد ہر اک سر فروش تھا
دل میں بہادروں کے شجاعت کا جوش تھا

۳۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خیمے میں اہلِ بیت سے رخصت کو جاتے ہیں
کرلیں کسو جہاد یہ تم ہم بھی آتے ہیں

۳۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بے وجہ اہلِ ظلم کا رُخ ہم سے پھر گیا
سلطانِ دیں پناہ مصیبت میں گھر گیا

۳۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بر لب کنوتیاں دہن میں کف منہ سے ڈال کے
میدان کو دیکھنے لگے آنکھیں نکال کے

۳۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آفت میں مبتلا ہیں غموں سے ہلاک ہیں
تیرے حبیبِ خاص کی ہم آلِ پاک ہیں

۳۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آفت میں کوئی رُو رُو کے یوں حال کہتا ہے
زینبؑ تمہارے رونے سے دل کٹ رہا ہے

۳۷

[illegible]

وہ روز عیش اور وہ راتیں گذر گئیں
کیا ذکر اُن کا آج وہ باتیں گذر گئیں

۳۸

[illegible]

دُنیا سے ایک روز گذرنا ضرور ہے
جو ذی حیات ہے اُسے مرنا ضرور ہے

۳۹

[illegible]

مجھ کو نہ اُن سے رنج نہ کوئی ملال ہے
ایمان و آبرو کا ہمیشہ خیال ہے

۴۰

[illegible]

ہاں یاد حال رخصت خیر البشر کرو
زہراؑ کی بیکسی پہ ذرا تم نظر کرو

۴۱

[illegible]

مانگو دعا کہ چھوٹوں میں دنیا کے رنج سے
جلدی کہیں ہو کوچ سرائے سپنج سے

۴۲

[illegible]

قائم جہاں میں دین شہ انس و جاں رہے
دنیا میں میں رہوں نہ رہوں یہ بیاں رہے

۴۳

[illegible]

تم بھی تو وارث دار خدا کے ولی کی ہو
بیٹی ہو فاطمہؑ کی نواسی نبیؐ کی ہو

۴۴

[illegible]

دنیا ہوا ور سبط رسالت پناہ ہو
ایسا نہ ہو کہ دشت میں زینبؑ تباہ ہو

۴۵

[illegible]

برج شرف سے شمس و قمر کا ظہور تھا
پھیلا زمیں سے تابہ فلک ایک نور تھا

۴۶

اُڑ کر کھلا ہوا جو رخ آفتاب دین
روشن ہوئی زمین
چھپنے لگے ستارے
رشک ہرا

سینے تنے علم کے پھریرے کو چوم کے
تلواریں تولنے لگے سب جھوم جھوم کے

۴۷

اعلیٰ کے علم ہوئے نمایاں بھی یکبار
اُترے ہوئے زمین وہ انوار
جلوہ ہوئی زمین پہ جلی تجلّی آسمان
شان آسمان

وہ اُس کی چال حسن وہ ساز و یراق کا
آنکھوں میں صاف پھر گیا نقشہ براق کا

۴۸

کرسی پہ جلوہ گر تھے امام فلک مقام
تھے ہوئے ثبوت بجو ہجوم عام
لشکر خدا سوار
جنگ کا پیام

دیکھا یہ قہر ابن شہ قلعہ گیر نے
مانگا سمند خسرو گردوں سریر نے

۴۹

حاضر ہوا حضور میں شبدیز
گرمی ہوئے
جلوہ گر
بنے

کھولا علم جو بڑھ کے علی کے نشان نے
آ کر قدم پہ رکھ دیا سر عز و شان نے

۵۰

آگے ہوئی نقیبوں کی پیچ پیچ میں پکار
رن میں ہے پیمبر
جاتا ہے
جہاں

شبدیز خوش قدم نہ ذرا پیش و پس رہیں
باہم رہیں جدا نہ فرس سے فرس رہیں

۵۱

چمکی جوان کے کان میں
کھل کے
شہنشاہ
سلام

چلتے درود بھیج کے شاہ امام پر
جلدی سے آ کھڑے ہوئے اپنے مقام پر

۵۲

آنے میں رن کو
خنجر
نہیں
جھنڈا

چھایا ہے رعب لشکر نصرت مآل کا
لرزاں جگر ہے خوف سے دشت قتال کا

۵۳ مطلع

آمد ہے رن میں خسرو عالی مقام کی
مصروف ہے ثنا میں زباں خاص و عام کی
زیبا ہے اس امام فلک احتشام کی
جو ہے شبیہ رسول انام کی

آنکھیں ملک بچھاتے ہیں جھک جھک کے خاک پر
قدسی درود بھیجتے ہیں روئے پاک پر

۵۴

پہنچے جو اس گروہ کے رن میں شہ عرب
تشنہ لب
مولا نے ابن سعد
فرمایا

دُنیا میں سب کو حرمت مہمان ضرور ہے
مومن کو پاس قبلۂ ایمان ضرور ہے

۵۵

مجنوں منش لطف و دلاسا نہیں جو ہیں
محبوب رب کا کوئی شناسا نہیں جو ہیں
اسلام و دین حق کا شناسا نہیں جو ہیں
چلاتی ہیں زینب کہ رو کر پیاسا نہیں جو ہیں

مہماں پہ کیوں یہ ظلم و ستم کا وفور ہے
اتنا تو مجھ سے کہہ کہ مرا کیا قصور ہے

۵۸

لبیک دعا کا تھا جو یہاں تا بہ عمر وہ
روتے ہیں جان نثار دن کو بیاں تا بہ حشر وہ
تھرا رہا ہے دشت ستمگر ہے آہ وہ
کہ جان بہ لب ہے پیاس سے فلک شکوہ

کھائے ہوئے ملک ہیں نہ مشرقین کو
دیتی ہے روح فاطمہ پرسا حسین کو

۶۱

ملتی ہے یہ وہ زمین کہ جس پہ نشاں ہیں
اور سر زمیں پہ ہے یہ کہ بار کا گماں
اٹھا زمیں سے لب بیٹھے ہیں مقتل وہاں
زینب پکاری کہ صدا و آسماں

حدت سے عدوے مہر فلک تیرہ فام ہے
تاریک دن بسان دل اہل شام ہے

۵۶

تشنہ کے کلام حق پہ نہ ظالم نے کی نگاہ
جنت نہ ملے گی تمہیں شاہ دین پناہ
بے کسے اذن جنگ لڑے شیر ذی جاہ
وقت زوال تھا وہ ہوئی تنگ سپاہ

کچھ رشتہ دار رہ گئے سبط رسولؐ کے
تھے جن میں چند پھول ریاض بتولؑ کے

۵۹

ہے جان دکھاں در ہے نہ آئے جس پہ نگاہ
زخمی ہیں شیر ہے ابن اسد اللہ آہ
ہے سر پہ نیزے سلطان دین پناہ
سب رو رہے ہیں یا کہ لشکر ہوا تباہ

غم خوار اب کوئی ہے نہ ہمدم حسین کا
کیسا ہے جو اب نکلتا نہیں دم حسین کا

۶۲

دو دن سے پیاس ہے نہ ہو آب آفتاب
تنہا کھڑا ہے وعدہ میں تیرا کا اضطراب
چین کہیں نہیں ہے سعید زندگی زار ہے
ہے بیکسی دن سے جیتے ہیں بے تاب

دل مضطرب ہے سینے میں پیہم غش آتے ہیں
سوکھی زبان کو خشک لبوں پر پھراتے ہیں

۵۷

نکلے وہ بہر جنگ وہ شیران روزگار
ایسا لڑے کہ ران میں دیا امتحان کارزار
دنیا سے سوئے خلد سدھارے وہ جاں نثار
زندہ رہے نہ اکبر و عباس نامدار

قتل تھا حسینؑ دشت مصیبت میں لٹ گئے
سارے عزیز یوسف زہرا کے چھٹ گئے

۶۰

بسمل ہے لوٹتے ہیں زمیں پر تو آسمان گیر
غم سے جوان لاشے پہ فلک گیر
زینب پیاسا منتظر دشت نہ تشنہ ہم
نکلے آئے ہیں بیٹھے سے حرم

یہ درد ہے بیان نہ حق پرست میں
لاشے تڑپ رہے ہیں عزیزوں کے دشت میں

۶۳

بیکس پکارتے سب نہ آئے کوئی رفیق
غم سے لب خشک ہیں نہ کوئی بھی شفیق
ہے سر پہ ابن سعد جفا و شقی
ناچار وہ تنگ ہے پہ بیاباں نہ کوئی

تنہا یہ آہ نرغہ فوج کثیر ہے
بے جرم غم سے تیغ جناب امیر ہے

۶۴

گرمی سے جوش آب ہے جوہر ذوالفقار
رکھ لیجئے ہمیں کی آبرو اب شاہ نامدار
سب کا مری ہوں گر نہ کھینچی وقت کارزار
سینے میں جب ہے مرے اب [illegible] دو کار

میں بھی تو خادمانِ شہِ بحر و بر میں ہوں
یہ ظلم ہوں حضور پہ اور میں کمر میں ہوں

۶۵

بیکل تھا ذوالفقار کے سب پہلوان ہے
ہر دم تھا اوج پہ [illegible] آتش فشان ہے
تھا فلک پہ جس سے چمکی تو شان ہے
عمل حیدری میں یہ کہ امام زمان ہے

یہ چھایا ہوا تھا رعبِ شہِ مشرقین کا
تھا شش جہت میں شور و غائے حسین کا

۶۶

کیا خندق میں ادھر شیر ذوالجلال
تھرا رہا ہے خوف سے سب عرصۂ قتال
[illegible] ڈھونڈھتا ہے اجل [illegible] جدال
ہوتا بھی ہے وہ دستے بھی عاجز جلال

برپا ہے ایک غلغلہ محشر دہر میں
قہر خدا کی شان ہے مولا کے قہر میں

۶۷

دست حسین میں ہے وہ تیغ ذوالفقار
بجلی سی گر رہی ہے لعینوں پہ بار بار
تیغ لی ہاتھ میں [illegible] دلیرانِ نامدار
بیبی [illegible] دیکھئے [illegible] کارزار

آئے گی جنگ یاد وصی رسول کی
تاثیر دیکھیں شیر جناب بتول کی

۶۸

کانوں میں ہے [illegible] کھانے [illegible] ہیں
[illegible] تیغ [illegible] ہوں میں
[illegible] الغضب [illegible]
[illegible]

لرزہ ہے تحت و فوق کو میرے جلال سے
کیا سہل جنگ سمجھے ہو حیدر کے لال سے

۶۹

اس تیغ آبدار [illegible] طوفان اٹھا ہیں
ڈوبیں ہیں [illegible] ہیں
[illegible] تیغ [illegible] ہیں
[illegible]

شہرہ ہے تا بہ برج اس کے کاٹ کا
رہتا ہے شور عرش میں بھی [illegible] گھاٹ کا

۷۰

ہاں شعلہ ہو [illegible] ذوالفقار
[illegible] جس [illegible] کارزار
[illegible] شعب [illegible]
[illegible] عالم [illegible] کار

مقتل میں کھیت لاشوں سے کیونکر پڑے ہیں اس طرح
دنیا میں بھوکے پیاسے بھی لڑتے ہیں اس طرح

۷۱

مطلع

ہاں تیغ آبدار زبان شعلہ بار ہو
[illegible] کا ذکر [illegible] ہو
[illegible] زبان ذوالفقار ہو
[illegible] بیان [illegible] ہو

رکھ لیجو آبرو کہ یہ پیاسے کی جنگ ہے
محبوب کبریا کے نواسے کی جنگ ہے

۷۲

مطلع

ہاں صاحب [illegible] جان فزا
جام [illegible] الفت [illegible]
دو چار جام [illegible] الالفت [illegible]
[illegible] کا دور [illegible]

شائق ہے بزم تذکرہ کارزار کی
تیغ زبان میں ہوئے برش ذوالفقار کی

۴۷۳

[illegible] غضب [illegible]

[illegible] وادی سے صاف

پشت [illegible]

[illegible] فلک سے صدا الاماں کی [illegible]

اڑ اڑ کے آسماں سے ملک پیچھے ہٹ گئے
غل تھا اسی سے شہپرِ جبریل کٹ گئے

۴۷۴

بجلی جو رن میں تیغِ حسینی [illegible]

[illegible] صاف [illegible]

[illegible]

[illegible]

چھایا یہ رعب تیغ سے مشرقین کا
دونوں جہاں میں شور تھا ضربِ حسین کا

۴۷۵

جس دم چمک کے [illegible]

[illegible] وہ جنگ جو بھی

جس سمت [illegible]

[illegible] عدو کے خون کو [illegible]

بھاگے سوار خوف سے باگیں جو پھیر کے
لائی اجل لعینوں کو مقتل میں گھیر کے

۴۷۶

جس صف پہ جا پڑا اسدِ کبریا کا شیر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ردّ داروں سے نبرد میں منہ موڑتی نہ تھی
زندہ اجل گرفتوں کو وہ چھوڑتی نہ تھی

۴۷۷

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اک دم میں آبِ تیغ نے طوفاں اٹھا دیا
دشتِ وغا میں خون کا دریا بہا دیا

۴۷۸

جب صف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تیغِ ظفر بلند کی چھاتی پہاڑ تھی
فوجیں لٹی تھیں شام کی بستی اجاڑ تھی

۴۷۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

غل تھا کنارہ کش ہو صفِ کارزار سے
طوفاں اٹھا ہے آبِ دمِ ذوالفقار سے

۴۸۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رکتی ہے نہ زرہ سے نہ سپر سے نہ صدر سے
ممکن نہیں پناہ اس آشوبِ غدر سے

۴۸۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آفت کی تو زباں میں قیامت کی لاگ ہے
آبِ حسام تیز میں بجلی کی آگ ہے

۸۲

جز وفا آگے سر کوئی ثابت قدم نہ رہا
دی تیغ حیدر ادھر ادبدا [illegible] نہ رہا
بس گر کے اجل سے سر کے عدم نہ رہا
آتش میں بہا بے صبا غفران [illegible] نہ رہا

زندہ بچا نہ ظالم بد کیش بھاگ کے
ناری کو سرد کر دیا شعلوں نے آگ کے

۸۳

آئی جدھر وہ تیغ ہزاروں کے سر گرے
[illegible] بھی سر [illegible] گرے
بجلی [illegible] ہزاروں کے سر گرے
یہ سائے کے کالوں کے دشت پر گرے

لشکر پہ چھائی تیغ جناب امیر کی
صف جل کے خاک ہو گئی فوج شریر کی

۸۴

جب موج پہ ایک کے وہ تیغ چمکتی تھی
ہر تن سے جان ہو کے نکل [illegible] تھی
[illegible] زن کی بیٹھی وہ جل [illegible] تھی
نعمت تھی [illegible] سے جل [illegible] تھی
بجلی فلک [illegible]

آثار حشر صاف نمایاں تھے دشت میں
دوزخ میں روح قالب بیجاں تھے دشت میں

۸۵

جب کے ہوئے سوار تو وہ شعلہ فشاں تھی
بالائے سر بھی تیغ [illegible] نہاں تھی
اترے ہزاروں پہ پڑی آن کی آن تھی
[illegible] میں ذوالفقار [illegible] تھی

اک دم میں گھر ہزاروں کے برباد کر دیئے
صحرا و دشت لاشوں سے اک دم میں بھر دیئے

۸۶

[illegible] شعلوں پہ تیغ دو دستی کی جل گئی
پانی سے اس کے آگ [illegible] جل گئی
آئی جو اوج پہ [illegible] جل گئی
دریا جلا کے [illegible] جل گئی

شامی ہر ایک کشتۂ شمشیر تیز تھا
لاشوں سے سب بھرا ہوا دشت ستیز تھا

۸۷

جھانکی ہوئی جو تیغ تھی [illegible] شعلہ [illegible]
دو زخ تھا [illegible] سے سب [illegible]
[illegible] جان [illegible]
[illegible]

جھپکی ذرا جو آنکھ نظر سے گذر گئی
لشکر کے سرکشوں کو وہ فی النار کر گئی

۸۸

سر تن تھی جب وہ تیغ شرر بار موج پر
سرکش تھی اور [illegible] بھینچی تھی موج پر
سر تن تھی سب [illegible] لہرا کے موج پر
آئی وہ تیغ جل کے [illegible] موج پر
بجلی پہ تیغ [illegible]

قہر خدا کی صاف نشانی تھی ذوالفقار
پانی میں آگ آگ میں پانی تھی ذوالفقار

۸۹

[illegible] تیغ دو دستی کے جا رہا تھا
[illegible] لوٹے [illegible] تھا رہا تھا
[illegible] وہ ہلاکت تھا رہا تھا
وہ تیغ برق دم [illegible] ذوالفقار اٹھا رہا تھا

دریا تھا خون کا دشت میں کوسوں بڑھا ہوا
نیزوں تک تھا ذوالفقار کا پانی چڑھا ہوا

۹۰

جھنڈے [illegible] تیغ [illegible] تھے
[illegible] قدم ہزاروں [illegible] تھے
میدان میں [illegible] لاشوں [illegible] تھے
[illegible]

ٹوٹا ہوا تھا پل جو محیط نجات کا
تھا غرق بحر خون میں سفینہ حیات کا

٩١

عالم میں شور ضربِ امامِ زماں کا ہے
ڈنکا جہاں میں خسروِ عرشی نشاں کا ہے
طاری ہر اک پہ خوف شہِ انس و جاں کا ہے
غل سمت سمت نالۂ الاماں الاماں کا ہے

صدمہ جو اس تباہی کا روح الامیں پہ ہے
اک پاؤں آسماں پہ اور اک زمیں پہ ہے

٩٢

ناگہ صدا فلک سے یہ آئی کہ آفریں
جنت میں مدح خواں ہیں ترے شاہِ مرسلیں
رو رو کے کہتے ہیں یہ سلطانِ مرسلیں
ہنگام عصر آگیا اے میرے نورِ عین

فردوس کے جو آنے میں اب دیر ہوتی ہے
زہرا ترے فراق میں بیتاب ہوتی ہے

٩٣

بس اے حسین روک لے اب تیغِ دو دم
دہشت سے کانپتا ہے یہاں عرش تا قدم
ہلتی زمیں ہے جھکتے ہیں افلاک دم بدم
نکلے نہ آسمان کہ گھوڑے نہیں تھمے

راحت نہیں کسی کو زمین و زماں میں ہے
ڈر ایک تیغِ تیز کا دونوں جہاں میں ہے

٩٤

ہے زلزلے میں شور اجابت کی ہے ثنا
ڈر ہے کہ ہو نہ جائے ابھی دو عالم فنا
ہلتی فلک پہ برسے ہیں ابرِ بلا کی
صحرائے کربلا ہے کہ ہے وادیِ منا

تیغ دو دم سے ذبح ستمگار ہو گئے
دشت وغا میں لاشوں کے انبار ہو گئے

٩٥

نیچی ہوئی جو زن سے کمانِ میانِ تیغ
لبیک کہہ کے میان میں یکبار تیغ رکھ دیا
سب اسلحہ اتار کے گھوڑے سے پہ رکھا
رو رو کے ذوالجناح سے بولے

ممنوع جنگ سے پسرِ فاطمہ ہوا
بیکس کی کارزار کا بس خاتمہ ہوا

٩٦

ہر اک زخم کھانے کا صدمہ تھا کمال
تیر ابھی ہاتھ سے ... سنبھال
ہر بار اس کا اس کا نہ تھا کچھ خیال
... نہیں ہل سکے وہ نیم جاں انتقال

تجھ سا وفا شعار کہاں پھر میں پاؤں گا
دنیا سے تیرا رنج بھی لے کر میں جاؤں گا

٩٧

سن کر کے یہ بیان شہنشاہِ انس و جان
زانوں سے ذوالجناح جھکا شکلِ ناتوان
اپنی زبان میں کہنے لگا یہ وہ بے زبان
صحرا میں التفات سے اے شاہِ دو جہان

آفت ہے یہ پیا نہیں اس کا ملال ہے
اس حال میں بھی آپ کو میرا خیال ہے

٩٨

سن کر یہ ذرا تھم ہوئے شاہِ دیں پناہ
زینب ہی یہ نہیں تا سر کی کھال کھینچی
زخمی بھی ہے ... ہوا امت کا خیر خواہ
نوحہ سے ... ہوئے آہ آہ

یہاں شہ پہ دشتِ ظلم میں بیداد ہوتی ہے
خیمے کے در پہ زینبِ ناشاد روتی ہے

٩٩

اب پیاسے تھم گئے پیاسے شاہِ تشنہ کام
... آسمان تک
... بہا تھا فاطمہ کا

زخموں سے خون بہ کے جو آنے لگا زمین پر
جھڑ کا ڈھیر ہو رہا ہے لہو کا زمین پر

۱۰۰

[illegible]

غل تھا اماں نہ دیں گے شہِ مشرقین کو
تیغِ دو دم سے ذبح کریں گے حسینؑ کو

۱۰۱

[illegible]

بجلی سی فوجِ کین میں سنانیں چمکتی ہیں
تیغوں کی برق سے آنکھیں جھپکتی ہیں

۱۰۲

[illegible]

تھراتے ہیں قدم شہِ گردوں جناب کے
پاؤں سے نکلے جاتے ہیں حلقے رکاب کے

۱۰۳

[illegible]

زہراؑ کا لال خون میں ہے سب بھرا ہوا
آنکھیں ہیں بند ہرنے پہ سر ہے دھرا ہوا

۱۰۴

[illegible]

زہراؑ جو لپٹی دوڑ کے لاشِ حسینؑ سے
مقتل میں حشر ہو گیا حوروں کے بین سے

۱۰۵

[illegible]

سرخی ہے چھائی شامیوں کے تیرہ رنگ پر
جلاد تیز کرتا ہے تلوار سنگ پر

۱۰۶

[illegible]

لرزاں بدن ہے روح پہ صدمہ کمال ہے
رکتی ہے سانس سینے میں یہ غیر حال ہے

۱۰۷

[illegible]

پھٹتا ہے قلب حال شہِ مشرقین پر
کیا جان کنی میں گذرے تھے صدمے حسینؑ پر

۱۰۸

[illegible]

کھینچی جو آہ سینے میں برچھی سی گڑ گئی
مانگا جو پانی تیروں کی بوچھار پڑ گئی

۱۰۹

[illegible]

سینوں میں قلب رعب نگہ سے الٹ گئے
تلواریں پھینک پھینک کے ظالم پلٹ گئے

۱۱۰

[illegible]

اس غم سے چھاتی زینبؑ بیکس کی پھٹ گئی
خنجر سے بڑھ کے فاطمہؑ زہرا لپٹ گئی

۱۱۱

[illegible]

خنجر سے تیرے حلق پیمبرؐ کا کٹ جائے
ڈر ہے کہیں یہ دفتر عالم الٹ نہ جائے

۱۱۲

[illegible]

بہر خدا نبیؐ کے نواسے کو چھوڑ دے
اے شمر تین روز کے پیاسے کو چھوڑ دے

۱۱۳

[illegible]

کون اب بچائے فاطمہؑ زہرا کے لال کو
لوگو خبر کرو اسد ذوالجلال کو

۱۱۴

[illegible]

بستی اجاڑ ہوتی ہے شبیرؑ آلہ کی
کٹتی ہے بوسہ گاہ رسالت پناہ کی

۱۱۵

[illegible]

لٹتا ہے گھر نبیؐ و علیؑ و بتول کا
دنیا سے کوچ کرتا ہے پیارا رسولؐ کا

۱۱۶

[illegible]

بیکس کی زخمی چھاتی پہ قاتل سوار ہے
پیاسے کے خشک حلق پہ خنجر کی دھار ہے

۱۱۷

[illegible]

طاقت نہ تھی کلام کی اس تشنہ کام میں
ہلتے تھے لب کہ نکلی ہو کیوں اژدھام میں

۱۱۸ کرنے تھے ادا خاک پہ شاہِ زمن نماز ... [illegible]	۱۲۰ زینب کی لاش شہ پہ ... [illegible]	۱۲۲ ماتم نہیں ... [illegible]
تیغِ دودم قریب ہے قاتل قریب ہے یہ وقت امتحانِ حسینؑ غریب ہے	جنگل میں آہ بالی سکینہؑ کو چھوڑ کے فردوس میں چلے گئے منھ اوس سے موڑ کے	آنکھوں سے اپنی آپ کا دربار دیکھ لو دربار اور حضور کی سر کار دیکھ لو
۱۱۹ ... [illegible] دنیا سے ... لرزنے لگی زمیں	۱۲۱ ... [illegible] دنیا میں ...	رباعی ... آزادی ہے ... بربادی ہے حاصل ... عشقِ معبود ... ہیں
اس غم سے حال اہلِ حرم کا تباہ تھا اندھیر تھا جہاں میں زمانہ سیاہ تھا	کیوں کر قرار آئے دلِ بیقرار کو دے تسلی کون آ کے غریب الدیار کو	

ختم شد

۱

کیوں زلزلہ [illegible] زمیں کربلا کی ہے
کیوں خاک [illegible] کی ہے
کیوں صف الٹ [illegible] اشقیا کی ہے
ساری یہ دھاک تیغ شہ لافتا کی ہے

اک تہلکہ ہے زیرِ فلک ہر مقام پر
نزدیک ہے کہ برق گرے فوجِ شام پر

۲

[illegible]

آبرو یہ بل ہے دل میں شجاعت کی لہر ہے
اب دشتِ ماریہ میں تہمتن ہم تو زہر ہے

۳

[illegible]

ہے شامیوں کو یاس امیدِ ظفر نہیں
خیبر کے سرکشوں کو کچھ اپنی خبر نہیں

۴

[illegible]

فرق آ گیا ہے مہرِ فلک کے عروج میں
ڈر ڈر کے چھپ گئے ہیں ستارے بروج میں

۵

[illegible]

قمری رواں ہے بلبلِ رنگیں نوا کے ساتھ
پتے بھی بھاگے جاتے ہیں اُڑ کر ہوا کے ساتھ

۶

[illegible]

کہتے ہیں ترک ترک دعا میں پناہ ہے
زنگی پکارتے ہیں کہ دنیا سیاہ ہے

۷

[illegible]

الٹے ہیں غیظ سے جو حسین آستین کو
سارے پہاڑ دابے ہوئے ہیں زمین کو

۸

[illegible]

سینے میں ہر جگہ جو اُلٹتا ہے خوف سے
لب تک نفس بھی آ کے پلٹتا ہے خوف سے

۹

[illegible]

ضرب اس کی قہر ہے تو قیامت کی دھار ہے
بھاگے تھے جس سے ہم یہ وہی ذوالفقار ہے

۱۰

اُس دن تو تیغ ہے علمِ ارتفاعِ حال
دستِ قوی کا دی ہے یدِ بیضا نہاں
ہیبت اسی کی عرصۂ پیکار میں ہے دل کا حال
ترتیب دی ہیں کس نے جز و اسحال

دھڑکا یہ ہے کہ قہر میں پھر مبتلا نہ ہوں
دیکھو تو غور سے کہیں مشکل کشا نہ ہوں

۱۱

مضطر ہے خوف جان سے اُدھر شمر
چین جبیں پہ ہے کہیں ابرو ادھر سپاہ
تیغ علی کو دست ہے ایسا ہے علم
رن میں سبب ہے ...

رن پر ہے آفتاب امامت چڑھا ہوا
شوکت کا عرش سے بھی پایہ بڑھا ہوا

۱۲

طلعت ہے مہ لقا ہے دہن
قدرت خدا کی صبح ہے مطلع جبین
وہ جوش یہ برق کہ ہے زمین
سارا سواد یہ ہے کہ عزت یقین

عارض ہیں یا کہ باغ جناں کے ہیں پھول ہیں
سرخی گواہ ہے کہ یہ آلِ رسول ہیں

۱۳

پنج جبیں نشاں ہے شمس الضحٰی کا نور
چہرے سے آشکار ہے صبح ازل کا نور
دندان کا نور اور وہ دہن با صفا کا نور
جلوہ دکھا رہا ہے سراپا خدا کا نور

ہے انتخاب روئے کتابی حضور کا
نقطہ ہے آفتاب اسی حق کے نور کا

۱۴

ڈھالوں میں ہے چھپا ہوا ابن سعد نجس
چین جبیں کی زلزلے میں ہیں دل و جگر
تیر ان کے ہیں کہ تیغ ہے اور دھر
ہیبت سے ...

چو رنگ اب پیادے بھی ہوں گے سوار بھی
یاں دوسرے دہیاں بھی ہیں اک ذوالفقار بھی

۱۵

جرأت ہے ورثہ علوی نسب
ظاہر کلام سے ہیں افصح العرب
ہیبت ہے جس میں ضیغمِ حق کی ہے آن بان
شوکت سے آشکار ہے اللہ کا غضب

غل ہے کہ حق کے قہر کی شمشیر ہیں یہی
غربت پکارتی ہے کہ شبیر ہیں یہی

۱۶

سرو قدِ انتشار سے ہیں پیچ میں عباس
اتنی نہیں جمال کہ آ رہے ہیں اس پاس
ہو بار باب یاس کو حاصل ہے آس پاس
قاسم بہ پایان و طبع ہے نزدِ فلک اساس

گیتی ہٹے پہاڑ ہٹے آسمان ہٹے
اپنی جگہ سے عرش معلّی کہاں ہٹے

۱۷

نعرہ یہ ہے کہ بہر تعب و فتح مہ ہیں
خادم ہیں جن کے جن و ملک و نبی ہیں
منصور ہے وہ جس کا نگہبان ہیں
ظاہر ہے زوال ہے جو وہ محروم ہیں

بڑھتا رہے گا نور رسالت مآب کا
مطلع ہوں میں جہاں میں نو آفتاب کا

۱۸

بانو کی پیاہ اب نہیں عزت مآب ہیں
خالق گواہ ہے کہ شہادت طلب ہوں
والا حسب ہوں سید عالی نسب ہوں
ابن علی ہوں جان رسول عرب ہوں

بازو حسن کا فاطمہ کا نور عین ہوں
آگاہ جو نہ ہو وہ سنے میں حسین ہوں

۱۹

بتلاؤ مجھ میں شان پیمبر ہے یا نہیں
تیغ پدر سے جلالت حیدر ہے یا نہیں
ہر شئے علی کا دیکھ غضنفر ہے یا نہیں
سیدھا سراسر تیغ دو پیکر ہے یا نہیں

کشورستاں یہی ہے یہی تاج بخش ہے
جولاں جو مثل برق ہے یہ کس کا رخش ہے

۲۰

لاکھوں جواں پہ صف شکن و تیغ زن تھا کون
صفدر تھا کون مالک تیغ و ظفر تھا کون
ہر کوہ شر میں نام حق الیقیں تھا کون
بھاگا تھا کون کون احد میں سپر تھا کون

کس نے بزور زیر کیا شرق و غرب کو
لشکر جنوں کا مان گیا کس کی ضرب کو

۲۱

سمجھے ابھی نہ تم کہ وہ اللہ کا ولی
میدان تھا صاف تیغ ید اللہ جب چلی
معرکہ میں جو جرأت رہی جلی
بے حس وہ ناشی آگے نہ تیغ علی

آمادۂ نبرد بصد طیش تھے یہی
ہر جنگ میں مقدمۃ الجیش تھے یہی

۲۲

وہ بندوبست شہر کا خیبر کا وہ حصار
وہ اس طرف کا لادھکا وہ انتشار
مجمع وہ جا کے ہوئے نہ جس سرکا نثار
بیٹے نے جس کے ایک ہی پل میں یہ بار بار

کیونکر بغیر فتح خدا کا ولی پھرے
خیبر کا در اکھاڑ لیا تب علی پھرے

۲۳

بازو میں زور دست شجاعت شکن ہوں میں
فرزند شیر اسد ذوالمنن ہوں میں
ہر جا ہے جس سے تیغ وہ تیغ زن ہوں میں
فیض جس میں ہم عہد شکن ہوں میں

سمجھوں نہ خاک سد سکندر کی آڑ کو
فوجیں تو کیا جگہ سے ہٹا دوں پہاڑ کو

۲۴

پھیلی جو دشت کین میں تیغ شکن
جانیں کا سب جانب کے لگے ابن کا جو تھا
پیچا سے کہ جو لاشوں سے ہوا وادی ہو
خندق کا سر نظر آنے لگا ساہ فنا

لوٹیں گے بسمل اس کی تراش و خراش پر
سو سو کی لاش ہوئے گی اک اک کی لاش پر

۲۵

کیا اب بھی ہے بیان جہاں سخن کی جاؤ
اب بھی ہے جرأت جو غضنفری بتاؤ
غیرت ہے تم کو اگر تو ہوں سر گھاؤ
بےخطر ہے بھلا جو جنگ میں نہ جاؤ

ہے دشمن خدا و پیمبر عدو مرا
برسے گا خون فلک سے بہا گر لہو مرا

۲۶

محبوب کردگار کا پیارا ہوں یا نہیں
زینت دہ فلک کا ستارا ہوں یا نہیں
سب اہل بیت دل کا سہارا ہوں یا نہیں
ہمراہ آنکھوں کا تارا ہوں یا نہیں

مہماں تمھارے نہر کو تکتے ہیں پاس سے
سو گئے بہر ہوئے کہ پھڑکتے ہیں پیاس سے

۲۷

ہوئی عرب کی تیغ نبرد آزما نہ بود
مہماں کی کس نے جب ہوا ہیں دعویٰ نابود
اس بے ترے عداوت نابود
سب ہے جہاں ہر ستم ہے برنابود

حق کس کا میں نے لے لیا کس پر ستم کیا
تیغوں سے کس کے باغ کو میں نے قلم کیا

۲۸

غربت میں کیا کیا کسی بیدرد نے گمراہ
بازار کسی کسی نے محبت کی سر راہ
بیٹوں سے باندھی کسی بیخطا پر تیر و سناں
بیماروں کو کیا کسی نے قتل بے گناہ

ہاں کس نے میرے ہاتھ سے تکلیف پائی ہے
کس کے جوان بیٹے کو برچھی لگائی ہے

۲۹

پابند درد و غم ہوں مصیبت بلا ہوں میں
بیکلو پر بھی ہوں کسی سے آشنا ہوں میں
ماں بہن بھی ہوں گریہ بھی ہوں بینوا ہوں میں
منصف بنو خود غور کرو کیا ہوں میں

کہتا ہوں پھر کہ جان رسول انام ہوں
خون میں شریک نہو میں امام ہوں

۳۰

کرنا ہی کلام نہیں بہت جناب
ناصواب اہل جفا نے دے جواب
پیچھے بیٹھے سب کے یہ آئے تیر و تاب
بولی جام خنجر میں آگر بصد شتاب

سمجھے کہ قطع رشتۂ امید ہو گیا
رخ تھا جو رشک بدر وہ خورشید ہو گیا

۳۱

مولا سے جدال میں اہل بان نہ شمشیر ہے
نمودار بہت ہیں ٹینٹے نہ بڑے مہر ہے
نیزوں لیکے سر بیٹے وہ سو لکے ہیں نہر ہے
دامن سنبھالے ہوئے بیٹھے ہیں سر ہے

پھر کون ٹھہرے رن میں قدم اپنے گاڑ کے
تھمتا نہ وہ بھی پاؤں جو ہوتے پہاڑ کے

۳۲

تیغ ان کی چمکی برق پہاڑوں پہ نور اڑے
مغفر ہوئے دو نیم جلیں اور سپر اڑے
نکلے وہ تیغ سر ادھر اور ادھر دھڑ اڑے
بھاگے حرم کے گرد اڑی جانور اڑے

کھینچے سر اژدروں نے دروں میں پہاڑ کے
دریا چلا حبابوں کے خیمے اکھاڑ کے

۳۳

پائی جو ہوئے شمشیر ضرغام سرد و بار
بھاگے صفوں میں یار ڈرے سواروں کے ہاتھ
بچ کے صفوں سے نکلے کے یار
سنا کوئی ہوا کوئی اک جا نکلے لگا بیقرار

توڑا کسی نے باگ کے تسمے کو جاب کے
بھاگا کوئی دہن میں دبانے کو داب کے

۳۴

ہونے لگا الٹا کوئی ہاتھ ہیں آریا ہم
دوڑے سے پچھلے پاؤں ہٹا کوئی پرچم
رکاب سے گرے راہ کی آدمی تیغ در آہم
سوتے سے ہیبت ڈالا تھا کوئی بیچارہ

پہونچی کسی کے ہاتھ سے جھٹکا سوار کو
پٹکا کسی نے پھینک کے ٹپکا سوار کو

۳۵

ایسی لڑائی دی جہاں پایا ہم سوار
بھاگے پس سپر نہ بیٹھ سکے پھر سوار
ہیہات پڑی پائی کہیں سوئے الٹے دم سوار
برچھی کسی کی ران پڑی کوئی بے قرار

افتاد تھی غضب کہ سنبھلنا محال تھا
ہر بار بیدلوں کا پرا پائمال تھا

۳۶

غضب تھی تیغ شررفشاں
ہیں بھی سمجھی اس میں دل تو کھال
منعفر بھی تھی سپر بھی تو نشان ہیں
سپر زنگی دکھاتی تھی آتش فشاں ہیں

غل کشمکش میں تھا نئے ڈھنگ اس جدال کے
طائر پکارتے تھے کہ پھندے اجل کے ہیں

۳۷
شعلے کی طرح تیغ لپکتی تھی دم بدم
ہر صف جھپک جھپک کے سرکتی تھی دم بدم
خود سے ہراس کی آنکھ جھپکتی تھی دم بدم
کالی گھٹا میں برق چمکتی تھی دم بدم
برپا تھا شور چار طرف اُس کی باڑھ کا
سر کیا برس رہے تھے کہ مینھ تھا اساڑھ کا

۳۸
خوں میں نہا نہا کے نکلتی تھی بار بار
چلتی تھی بار بار ٹھہرتی تھی بار بار
اٹھکیلیاں ٹھہر کے دلوں سے کرتی تھی بار بار
دم الفت حسینؑ کا بھرتی تھی بار بار
پھرتی تھی جب چمک کے صف کارزار سے
حضرت بھی چوم لیتے تھے قبضہ کو پیار سے

۳۹
تھے چور سر سے تا بقدم اشقیا اُدھر
سر دور جسم سے تھے اُدھر دست و پا اُدھر
فوارے خون کے چھٹتے تھے جب جا بجا اُدھر
بھاگی تھی تھیر و تنگ آنکھوں سے ہوا اُدھر
مطلب یہ تھا کہ شاہ تلے ہیں جدال پر
چھینٹیں پڑیں نہ خون کی محمدؐ کے لال پر

۴۰
بیٹھا ہوا تھا نیمچۂ غازیِ دو بحال
ڈوری کسی کی تیغ تو چھینی کسی کی ڈھال
چاروں طرف اسد کی جھپٹ سے تھی سہم حال
یہ جان بلب وہ تنگ یہ بسمل وہ پائمال
منہ پھر گیا تھا جنگ سے اک اک دلیر کا
غازی کی ضرب تھی کہ طمانچہ تھا شیر کا

۴۱
چاروں طرف سے وار تھا اُس ایک جان پر
مجروح ہو رہے تھے سبھی آسمان پر
زخمی تھے تیغ سے سر و گردن اسی آن پر
زخمی تھی سب حسینؑ سے ہوئی نشان پر
تکیہ وفا میں دوشِ امامِ زماں پہ تھا
بجلی بنی ہوئی تھی دماغ آسماں پہ تھا

۴۲
گویا کہ تھی فراز میں ابرِ بلا بھی
دکھلا دیے رسولؐ کی بجلی ادا بھی
دیکھی تھی سب نے کہ وہ ذوالفقار بھی
بیباک پیدلوں کے سروں پر بلا بھی
چہرہ بگاڑ دے کوئی منہ پر اگر چڑھے
اُتری ہو جو کہ چرخ سے کون اُس کے سر چڑھے

۴۳
کیا ضرب تھی کہ موت سی لپکی تھی بار بار
آئی تو بس ہوا بھی ہلتی تھی بار بار
بجلی سے بھی جھپک کے پڑتی تھی بار بار
ہلتی تھی لرز لرز کے زمیں بار بار
اُس زلزلے میں خوف جو تھا انقلاب کا
تھمتی تھی نام لے کے زمیں بوترابؑ کا

۴۴
تھی شعلہ بار آتشِ تیغِ امامِ دیں
جھلسے تھے جسم آگ کے شعلے تھے آتشیں
بھڑکے تھے سب کہ جس سے تھے الامان میں
دامن بچا رہا تھا کوئی کوئی آستیں
دل بھی جلے تھے فوجِ جہنم مقام کے
غل تھا کہ آگ لگ گئی لشکر میں شام کے

۴۵
لشکر سے بھاگے جاتے تھے تیغ سے شعور دور
گر کر سنبھل رہے تھے گاہ امامِ غیور دور
جانیں تھیں لب پہ دور سروں سے غرور دور
ہر دم اجل پکارتی تھی کہ دور دور
یہ آگ وہ ہے جلتے ہیں جن جس کی آنچ سے
میں بھی پناہ مانگتی ہوں اس کی آنچ سے

۴۶

تھی خوں میں ذوالفقار امام جہاں زبوں
اور تیغ ہے عون میں تھی سرنگوں
بس شور تھا کہ ہوا ہے ابا [illegible] جنوں
سمجھے کہ ستم ہے ابھی برسات خوں

پانی گیا ہے بند جو پیاسوں پہ جبر سے
بارش ہے خون کی تیغ دو پیکر کے ابر سے

۴۷

جب تیغ نے اٹھائی [illegible] سر پہ خم
مرنا تھا بس کہ ہوا [illegible] دم
[illegible] تیغ دو پیکر [illegible] قدم
نعل [illegible]

ضیغم کا دل ہو شق وہ جھپٹ تھی وہ ڈانٹ تھی
تیغوں کے پھل قلم تھے نئی کاٹ چھانٹ تھی

۴۸

دم بھر میں صاف سیف صفا [illegible] دکھا گئی
کس کس طرح سے [illegible] وہ دکھلا گئی
[illegible] جدا [illegible] دکھا گئی
[illegible] دکھا گئی

گردش تھی اس کی کیا کہ اجل کا حصار تھا
پیتی تھی جنگ کے فن یہ نیا انکسار تھا

۴۹

فوج یزید میں جو نمودار [illegible] ہو گئے
دو ٹکڑے [illegible] ابن علی [illegible] ہو گئے
[illegible] قطب [illegible] قدم [illegible] گئے
لشکر بھگا دیا [illegible] میدان [illegible]

قربان جرأت شہ قدسی صفات کے
رہ جائے بات ہیں یہی معنی ثبات کے

۵۰

اندر جو [illegible] تلوار کی [illegible] قدم
جس کی [illegible] جنبش [illegible] دم
[illegible] عباس [illegible]
[illegible]

گردش کے وقت دَور جہاں ایک وہ تھا
شہباز تھا ہوا پہ زمیں پہ چھلاوہ تھا

۵۱

وہ بانکپن [illegible] سیاہ کا آشوب روزگار
[illegible] دیدہ [illegible] دار
[illegible]
[illegible]

زیر قدم ہے سیر سفید و سیاہ کی
دیکھے ہوئے ہی آنکھ رسالت پناہ کی

۵۲

وہ گرز وہ دبدبہ وہ ادعا وقار
[illegible] مظفر و شباب و [illegible]
[illegible] سوار
[illegible] رہوار

ہر دم تڑپ تھی برق جہاں تاب کی طرح
قطرے لہو کے اڑتے تھے سیماب کی طرح

۵۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بیجا نہیں جو اشہب مضموں روانہ ہے
خامہ کو جانتا ہے کہ یہ تازیانہ ہے

۵۴

[illegible] کی تیغ [illegible] سرنگوں
[illegible]
[illegible] تیغ [illegible]
[illegible]

اوچھا سا ہاتھ پڑ گیا شاید حباب کا
پھرتا ہے لوٹتا ہوا سر آفتاب کا

۵۵۵

دستِ امامِ دیں میں جو تھی تیغِ لاجواب
دریا میں سر جھکاتا تھا ڈر سے آب
مرغابیوں کو گھاٹ تک آنے کی تھی نہ تاب
دیکھا تھا جھیلوں کو تو مچھلیوں کو اضطراب

دھوتے تھے ہاتھ مردم آبی حیات سے
پانی بھی جا چکا تھا کنارہ فرات سے

۵۵۶

وہ ہاتھ وہ عمل وہ تلوار لاجواب
ضرب ید اللّٰہی کی طرح وار لاجواب
ہاتھی ادا میں وہ دمِ پیکار لاجواب
بے شک ہے بے نظیر جلو و رہوار لاجواب

اُس کی برش کا وصف لکھوں تو یہ حال ہو
میدانِ قلم کا خون مضامیں سے لال ہو

۵۵۷

آئی میاں میں کس کی قضا آزار کا سبب
مشہور شان قاطع ہر ملحد و جری
ہیں جیسے بلک وہی تلوار کے کار
تو سیف اس سے بڑھ کے نہیں ہے

حقا کہ آبرو تھی رب علا نے جو دی
گویا کہ اس کی برش میں تیزی خدا نے دی

۵۵۸

اس وقت ان ستمگروں کا تھا حال
روئے سیاہ زرد تھا خوش تھی ملال
ہاتھ میں ہلال کر اب تیغ ہے کی ڈھال
پیشانیوں پہ بل ہوئے بے ہمت نہال

سینے میں سوزِ غم سے پھپھولے پڑے ہوئے
دس بیس پہلوان بھی برابر کھڑے ہوئے

۵۵۹

بڑھ کر پسر عمر و پکارا کہ ایک ایک
کیوں اے بہادرو تمہیں کس بات کی جھجک
سمجھا ہے کہ جان لڑانے کی ہے جگہ
آفاق میں تیغ دو دستی تمہاری ہے دل

وصفِ سپہ گری میں لگا نام کھو دیا
ان سب نے اپنے ساتھ ہمیں بھی ڈبو دیا

۵۶۰

لا بات ان میں سعد نے جو جنگ کیا
ہے ہاں نام وری کا ہمیں شوق بھی ہوا
ہے جو تھا سامنے وہ بھی ہوا
نہایت فاقوں سے نڈھال سا ہوا

جانباز جان دیتے ہیں حاکم کے کام پر
جانیں نثار کرتے ہیں حاکم کے نام پر

۵۶۱

اولاد وہ پیارے وہ کیسے شجاع تھے
پیارا ہوں ان سے ... کے جدا وہ
زمیں جلے وہ جلے ہوں ان کی جائے
ہیں جو بھی ضرب کو ان کی ...

پڑ جائے تہلکہ یہ وہی کارزار ہے
یہ معرکہ یہ دن یہ وغا یادگار ہے

۵۶۲

بڑھ کر دو دیو بھی لڑ ... بڑھ رہے دو
منہ کی سکے ... کر بلندی
سب ہیں کہ جان لڑا کے عزیز
ہیں بیدار حوصلے کہ سب ...

بڑھ کر لڑائے کون قدم کس کے سرکے ہیں
اوچھکے صف شکار ہیں لو بڑھ کے اٹھے ہیں

۵۶۳

پھر ان سے ہم کلام ہوئے جو زبان ہو
ڈنکے بجا کے ایک بھی سب سے پہلوان ہو
جانے نہ پائے جان سے آن ہو
سر کاٹ لو جو ہیبتِ دشمن سے جوان ہو

ہیبت سے ہر شریر کا بدن کانپنے لگا
بھاگے گھمن ہوا یہ سماں کانپنے لگا

۶۴

چھوڑا زمیں کو پیل نے بالائی شیر دہ
کاہی جو جھپٹ کے رستم و سہراب کی سی حد
ہوتا نہ تو شیطان لعیں کی مدد
[illegible] تھا جانب اسد

ظلمت بڑھی مقابلہ کرنے کو ماہ سے
مرحب چلا نبرد کو شیر الٰہ سے

۶۵

وہ چودہ عمرو [illegible] بیان [illegible]
[illegible] دیو کا [illegible]
دعویٰ یہ تھا کہ سب سے [illegible]
[illegible]

کچھ فرق ہو تو منہ نہ کسی کو دکھاؤں گا
ہاں آج ذوالفقار علیؑ لے کے آؤں گا

۶۶

زیں پر سوار [illegible] بیٹھا تھا کمیں
چین جبیں پر چڑھی ہوئی [illegible] زمیں
[illegible] تھا وہ لعیں
[illegible]

تن یوں تھا چار آئینہ آبدار میں
جنات جس طرح سے گھسے ہوں غار میں

۶۷

زور اس پہ وہ کہ جبرئیل کا [illegible]
[illegible] دم ہو زبان [illegible]
[illegible] سمجھ کے نہ [illegible] دہان
[illegible] تھا کھلا ہوا اژدر کا دہان

بیک اجل جلو میں ہزیمت رکاب میں
اک تیغ دوش پر تھی تو اک تیغ ڈاب میں

۶۸

تھا سر [illegible] تابان تیغ [illegible] نگاہ
[illegible] جس طرف نگاہ
[illegible] سپاہ
[illegible]

ہنستی تھی برق قہر خدا اُس شکوہ پر
ناری سمند پر تھا کہ تھا کوہ کوہ پر

۶۹

تھا گرز [illegible] بار بار
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اک دم میں سرد ہو کے جہنم میں جائے گا
یہ آج ذوالفقار کا پانی بجھائے گا

۷۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بدبیں امام دیں پر نظر گاڑنے لگا
ہاتھی سا جھوم جھوم کے چنگھاڑنے لگا

۷۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اژدر ہوں دیو مست ہوں سیل دماں ہوں میں
برسے گا خون کہ سیف بن قہرماں ہوں میں

۷۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پشت و پناہ فوج ہوں افسر کی آڑ ہوں
ہر نبرد پاؤں جو گاڑوں پہاڑ ہوں

۷۳

فرمایا شہ نے نام تو رکھا ہے رعب دار
پر سیف حق کی سیف بھی ہے جوہر نگار
تو پیلتن اگر ہے تو ہم ہیں فلک وقار
تو ہے اگر پہاڑ تو بجلی ہے ذوالفقار
گر یہ کرے چمک کے ابھی نور کی طرح
سرمہ ہو جل کے کوہ گراں طور کی طرح

۷۴

بے اصل ہیں یہ سب ترے دعوئے بد خصال
جب کوہ تو ہے تو ہم ہیں شیر ذوالجلال
گر دیو ہے تو میں ہوں سلیمان ذی کمال
جن ہے تو جانتا نہیں ہے باب العلم کا حال
اژدر ہے گر تو پوچھ کہ طفلی کے عہد میں
حیدر نے چیر ڈالا ہے اژدر کو مہد میں

۷۵

تو کیا ہے اور لعین ترا قد طویل کیا
اژدر کی کیا بساط بیاباں میں پیل کیا
سیف خدا کے آگے ہے ذریت نقیل کیا
اور روسیاہ کہ سر پہ ہم جبرئیل کیا
بیٹھی پروں پہ جب یہ گراں قدر شان سے
ثابت ہوا پہاڑ گرا آسمان سے

۷۶

بولا بصد غرور وہ تکبیر وہ خیرہ سر
مجھ سا نہیں زمانے میں اب کوئی پُرجگر
ہے خیبر کہ جہاں پہ ہے شہرہ ہے ہر بشر
دنیا میں بے چراغ کئے میں نے لاکھ گھر
ہاں میرے سامنے نہ ٹھہرے گر پہاڑ ہو
جس جا مرا گذر ہو وہ بستی اجاڑ ہو

۷۷

فرمایا شمس ہونے میں تیرے نہیں کلام
آئے ہیں کہ چھوڑ دے تن سے جو تیرا نام
بوم آشیاں کو چھوڑ کے سر کر کے تمام
گلشن میں بیچ باغ میں بچہ جو ہے تمام
جس کھیت میں یہ گذرے تو ادخس و شوم ہو
سرسبز پھر نہ خلق میں وہ مرز و بوم ہو

۷۸

نخوت سے جو کہ سر تو ناری جلال سال
دیکھا وہ سیاہ پوش کی طرح لال
بولا غضب سے تن کے جو تنا ہوا بال
اب ہی کی پشت پر کیا جسم زبون جال
بھڑکی تھی آگ دل میں حسد کا وفور تھا
سینہ شریر کا تھا کہ روشن تنور تھا

۷۹

جھنجھلا کے بولا عمرو وہ کیا وہ کینہ جو
اس دم ہوا جواب میں کیا زور بازو
بیکار ہے یہ نرمی کہ سر کو تن سے جو
اب وار رو کے تیغ مرا سر تا بہ جو
لیکن نہ کھیت سے فرس تیز دم ہٹے
سادات آپ ہیں تو نہ پیچھے قدم ہٹے

۸۰

فرمایا ہم ہیں وقت کی جنگ میں نبرد
دیکھے اگر جلال تو ہو آفتاب زرد
پاؤں کیا بپا ہیں لے زمیں دے دیں گرد
پیچھے کبھی ہٹے نہیں اپنے قدم کی گرد
کیا دخل اس جگہ سے جو اب رکن دیں ہٹے
گر زلزلہ بھی ہو تو نہ اتنی زمیں ہٹے

۸۱

اس کم کی منعدی نہیں جھکی ابھی یہ ہیں
بچہ ہے سر کی یہ تیری تعلیاں
یاد ہم ... ستم ایجاد بد زباں
کیوں منتظر لگا ہے یہ وقت امتحاں
ہاں وقت پر نہ جنگ سے منہ موڑیو کہیں
ثابت قدم ہے تو نہ جگہ چھوڑیو کہیں

۸۲

اب سرکشی میں کس طرح بچے منکرِ جدال
دعویٰ تھا پہلوان سے دیکے کا وہ سنبھال
پشت فرس پہ جھوم کے بولا وہ بد خصال
حاصل مجھے سپہ گری میں ہیں سب کمال
سادنت بھی دلیر بھی ہوں صف شکن بھی ہوں
ہر چھیت بھی پھکیت بھی ناوک فگن بھی ہوں

۸۳

سرکش نے جب کہ سرکشی کی ندا نہیں
گھوڑا اڑایا گرد اڑی بل کستی ہیں
سمجھی کی طرح اٹھا وہ پٹا ہوا کمیں
آ پہنچا ضیغم اسداللہ کے قریں
بل کھاکے تیغ میان سے باہر نکال لی
شیر خدا کے شیر نے کاندھے سے ڈھال لی

۸۴

پالالیاں کبھی نہیں کبھی تھیں چھپا لیاں
کرتیلیاں اڑائیں کبھی کبھی پیں کھا لیاں
دکھلائیں جوہر و دست سے کی بنا لیاں
پھینکا جو نیمچا تو نقل جو تھیں سنبھالیاں
مختل حواس ہو گئے دل ٹوٹنے لگا
ہر چند تھا پھکیت پہ جی چھوٹنے لگا

۸۵

گرز و سناں و تیغ و تبر پر نہیں نگاہ
حربے ہیں سب ایک سے ابن زہرہ
نشتا ہوں اس کی کہ ہے تیغ بے پناہ
پیس بھی اور دل کا تیغ سے اڑا کاٹنے راہ
دم بھر میں فیصلہ ہے نہ جھگڑا نہ دیر ہے
تلوار کی جو آنچ سہے وہ دلیر ہے

۸۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نصرت تھی ابن حیدر کرار کے لئے
خفت پہ خفتیں تھیں جفا کار کے لئے

۸۷

ظالم نے کی جو جھپٹ کے ہوا ضرب گراں
اٹھا جو سے پہلو میں نکل آس کا نا کماں
[illegible] پیکاں
[illegible] کہا الاماں
تھرائے عضو قلب پہ برق الم گری
بالائے خاک ٹوٹ کے تیغ دودم گری

۸۸

فرمایا اٹھا کے ہاتھ پل تیغ کھینچ کے آ
چوٹیں جو ہوں بچی ہیں تو آج آن آزما
سنبھلا یہ سن کے تو وہ بانی جفا
حیلے جو اداؤں میں تیغوں کے ہوا
بچھا کر یوں دکھاؤ نہیں آن بان کے
بس حملہ کرو ساتھ نئی آن نئی شان کے

۸۹

ساکیا سنبھل سنبھل کے سپر وہ اٹھاتا تھا بار بار
چھوتی جھپٹ جھپٹ کے دکھاتا تھا بار بار
خالی جو وار تیغ کا جاتا تھا بار بار
سر کو بچا کے ہاتھ بچاتا تھا بار بار
کیا کیا نہ کس اٹھاتا تھا تیغ آزمائی میں
بے شرم زخم کھاتا تھا تیغ آزمائی میں

۹۰

گھوڑا اڑا کے قلب پہ ظالم نے دی صدا
او ابن سعد تمھیں ذرا سامنے تو آ
چپکے انہوں نے بھی دیکھا یہ ماجرا
جس نے آج نام کیا سب کے روبرو
ہم سے لڑے یہ جان ہے کس تیز دست میں
ہم سے بھڑے یہ جان کہاں فیل مست میں

۹۱

کھینچی نفس نے دوسری تلوار داب سے
گلگوں ہوا حسین کا چہرہ عتاب سے
بجلی جو ذوالفقار علی آب و تاب سے
نکلی تڑپ کے [illegible] بجلی سحاب سے

نامرد کو غضب میں نہ چین اک نفس پڑا
شورہ مثال رعد کیا اور برس پڑا

۹۲

حضرت سے وار کرتا تھا جرأت نا بکار
[illegible] کیا ڈھال [illegible]
حضرت [illegible] ڈھال سے سر کو اٹھا
باعث یہ دیا تھا کہ [illegible]

جب تک لڑے تو ڈھال پہ سب اس کے وار لیں
جی چھوڑ کر نبردے بھاگے تو مار لیں

۹۳

جھپٹی [illegible] طاقت میں کمی
[illegible] کیا باقی سر
کی ذوالفقار شہ نے جو [illegible] کر سر
ہیبت [illegible] ابروں پہ دم

جھپکا سپر کو منہ پہ سیہ کار دو کے
حضرت نے مسکرا دیا تلوار روک کر

۹۴

دونوں طرف سے چلنے لگے وار دم بدم
بجلی سے کوندنے لگے رہوار دم بدم
تلوار سے جو لڑتی تھی تلوار دم بدم
سر دونوں کے پار ہوتی تھی جھنکار دم بدم

اڑ کر شرارے گرتے تھے تارے سے ٹوٹ کے
غل تھا کہ چل رہے ہیں غضب وار چھوٹ کے

۹۵

سر [illegible] پہ سلطان بحر و بر
[illegible] تیغ [illegible]
[illegible] سر [illegible]
[illegible]

ظالم کے دل میں خارِ الم گڑتے جاتے تھے
اعضائے تن پہ تیغ کے خط پڑتے جاتے تھے

۹۶

گھوڑے [illegible]
نکلا [illegible]
[illegible]
[illegible]

سر سبز ہو گا کیا کہ ترا رنگ زرد ہے
تلوار ڈٹ کے منہ پہ جو کھائے وہ مرد ہے

۹۷

اس معرکے میں [illegible] تھی [illegible]
تھے مطمئن جناب [illegible] وہ چہرہ [illegible]
[illegible] تیغیں [illegible]
[illegible]

کوشش تھی دو طرف سے جو تیغ آزمائی میں
ڈھالیں بھی آنکھیں چار کئے تھیں لڑائی میں

۹۸

[illegible] ذوالفقار
[illegible]
[illegible]
[illegible] تلوار [illegible]

لشکر میں غل ہوا کہ جگہ ہے یہ حیف کی
لو اور دیکھو چھن گئی تلوار سیف کی

۹۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بدمست کیا وہ خواب تھا اب جاگنے لگا
فوجوں پہ طعن کرتا تھا خود بھاگنے لگا

۲۰۱

پُر شکل ہے لوہے کے تن میں ہر کڑی اٹھا
آئے کہیں نہ زور شجن میں ہر کڑی اٹھا
اور تیغ دل ایک جوشن میں ہر کڑی اٹھا
فولاد کی زرہ ہے بدن میں ہر کڑی اٹھا

ہاتھوں سے آبرو نہ کہیں دے کے جائیو
نامرد ذوالفقار علی لے کے جائیو

۲۰۲

گھوڑے سے جھپٹ کے پکارا علی کا لال
اونچی تیغ تیز زمیں پر سر چال شمال
کیوں کا ٹپکا ہے جسم ترا پہلے سے کر ادھر خیال
تلوار میں دو نامہ ہاتھ میں

تعمیل حکم کرکے رضا مند کر اسے
بازو قلم ہوا ہے قلمبند کر اُسے

۲۰۳

سن کو بتائے کس سے لڑے گی سپاہ
اندھیر ہو گیا وہ گھٹا چھا گئی سیاہ
نکل تھا کر ان بلیغ کی اب دکھ تباہ
ٹپکا امیر لاؤ سر شاہ دیں پناہ

دیکھو فراغ ہوگا جو قتل حسینؑ سے
تب ابن سعد رات کو سوئے گا چین سے

۲۰۴

ظالم کو بیان ہوتے سے یہ بھٹی سے پڑی جب
جرأت میں ہے پہلے ہی سے آگاہ اٹھی تب
آیا جلال میں خلف سرور عرب
نیائے پہ ہاتھ تیغ سے مارا بغضب

بازو زمیں پہ کٹ کے گرا ایک وار میں
ہاتھ اُس کا شہ نے چھین لیا ذوالفقار میں

۲۰۵

ظالم کے سر پہ تیغ پھر آئی کیا ہے ہاتھ
چھپر سے پہ دو پیادہ نے رکھا جو جیب ہاتھ
چلے ہی تیغ تھی شہ جن و ملک کے ہاتھ
گردن پہ تیغ بہار کی ادا ایک ہاتھ

مرکب سے مرکے دیو میان سقر گرا
جس جا گرا تھا ہاتھ وہیں دھڑ سے سر گرا

۲۰۶

نہیں تمہاری بہن میں کرو قتال بعد
ہاتھ آئے آج خلعت و انعام ابن سعد
گر زلالدوں سے کرتے گا ظفر بعد
دولت بھی لوٹی ہے علی کی ظفر کے بعد

چلنا ہے بارگاہ شہ مشرقین میں
جلدی ضرور چاہیے قتل حسین میں

۲۰۷

اونچا کیا جو دست مبارک بصد وقار
نکلا ہوا تھا نوک میں بازوئے نابکار
سرتن کی تھی نہ کلیت سر دست آشکار
دم تھا ابھی تو ہاتھ کو جنبش تھی بار بار

لشکر میں غل ہوا کہ یہ معنی ہیں جنگ کے
مچھلی پھڑک رہی ہے دہن میں نہنگ کے

۲۰۸

پورے بھجے ذرا ہوا لشکر گراں
آئے چلا کے گرز سے جنگ آزما جواں
سے دکھا کے انہیں تیغ خونچکاں
آزردہ کر اور کوئی آئے پہلواں

تنہا کوئی نہ سامنے آیا دلیر کے
لاکھوں سمٹ کے آگئے گرد ایک شیر کے

۲۰۹

ان ظلم پایا ہے نہ ہیر آرزو ناز بہ
تلوار رو کے کس لیے ہے گھبرا زو غاز بہ
نیزے کا کے شیر نیزہ باز نیزہ
بچے پھرے نہیں تھا کو غازیہ

پاؤ اگر قریب نہ اس خستہ حال کو
پتھر لگاؤ دور سے زہراؑ کے لال کو

۱۰۹

ناگاہ شہ پہ فوج کے حربے چلے تمام
ٹکڑے ہوا جبیں سے قدم تک تن امام
جب گر گیا فرس سے تو یہ بولے شہ انام
اے ذوالجلال حق ہے یہ شایان کلام
گھیرے ہوئے ہے فوج اجل سدِ راہ ہے
جائے گا اب کہاں کہ یہی قتل گاہ ہے

۱۱۰

گو پاس میں ہوں غرق جراحت سے جاں بلب
چاہوں تو ایک حملے میں ہٹ جائے فوج سب
لیکن مجھے تو اپنی شہادت کی ہے طلب
ثابت قدم رہوں کہ دمِ امتحاں ہے اب
قائل ہو سب جہاں کہ انھیں کا یہ کام ہے
ایوب بھی مقر ہوں کہ صبر اس کا نام ہے

۱۱۱

مضطر نہ ہوں لگیں تو لگیں ناوکِ ستم
تیغیں جو پڑ رہی ہیں پڑیں اس کا نہیں ہے غم
اب ہیں نہ دم جو تن سے ہو سو بار ستم
راحت یہ ہے کہ سمجھتے ہیں راہ خدا میں ہم
پیدا ہوئے ہیں درد و مصیبت کے واسطے
یہ سب قبول ہے ہمیں امت کے واسطے

۱۱۲

[illegible] قتل ہونے کا غم ہے نہ [illegible] ملال
کھٹکا ہے اک فکر یتیموں کا ہے خیال
[illegible] دربار ذوالجلال
[illegible] ہوتا ہے [illegible]
مرسل بھی تھرتھراتے ہیں اس بارگاہ میں
کیا نذر لے کے جاؤں جناب الٰہ میں

۱۱۳

یوسف تھا جو [illegible] خون میں تر تو کیا
بے جان ہوئے برادر عالی گہر تو کیا
مارے گئے جوان [illegible] پسر تو کیا
ان سب سے پہلے جاؤں اگر اپنا سر تو کیا
ہاں ایک اس امید پہ دل مستقیم ہے
بندہ ہوں جس کا میں وہ کریم و رحیم ہے

۱۱۴

[illegible] سر پہ لگی تیغ آب دار
نیزہ سناں کا ہو گیا سینے کے وار پار
سرک گئے جو زیں سے امام فلک وقار
[illegible] رہوار
غش میں جگر پکڑ کے بدرد و الم گرے
سنبھلا گیا نہ خاک پہ شاہ امم گرے

۱۱۵

[illegible] پسر سعد کو خبر
گھوڑے سے گر پڑا اسد اللہ کا پسر
[illegible] بولا وہ بے جگر
[illegible] جا جلد جا کے تن سے [illegible]
غل ہو دلاوری کا تری شہر شہر میں
خنجر وہ کھینچ لے جو بجھایا ہو زہر میں

۱۱۶

خنجر [illegible] شمر بڑھا آستین چڑھا کے
بولا یہ ابن سعد کہ خولی بھی ساتھ جائے
دونوں لعین جو لاش [illegible] پاس آئے
[illegible] فاطمہ نے صدا دی کہ ہائے ہائے
خنجر لیے ہوئے ستم ایجاد آئے ہیں
چونکو حسین ذبح کو جلاد آئے ہیں

۱۱۷

بیکس کا کوئی یار ہے اس دم نہ غم گسار
[illegible] گھڑی ہے [illegible]
[illegible] ہیں بار بار
[illegible] ہاں نثار
بولے حسین ذکر خدا کر رہے ہیں ہم
امت کی مغفرت کی دعا کر رہے ہیں ہم

۱۲۰

روح جناب فاطمہ زہرا نے دی صدا
صدقے میں ان لبوں کے اس آواز کے فدا
اس کا نہیں خیال کہ کٹتا ہے اب گلا
ہے صبر جا مرے مظلوم مرحبا

ٹکڑے ہے جسم پیاس سے ہونٹوں پہ جان ہے
اے لال مرتے وقت بھی امت کا دھیان ہے

۱۲۱

نائب کردگار وارث دو جہاں کو
زہرا کے لال والی زمیں آسماں کو
کرتے ہیں ذبح اہل ستم بے زباں کو
یا مصطفیٰ بچاؤ مرے بھائی جان کو

شمشیر چل نہ جائے پیاسے کے حلق پر
رکھ دیجیے اپنا حلق نواسے کے حلق پر

۱۲۲

زینب نے سر حسینؑ کا دیکھا جو زیر تیغ
پھیلا کے دونوں ہاتھ وہ دوڑی برہنہ سر
دی شمر کو صدا کہ ستمگر ذرا ٹھہر
بھائی کا میرے سر ہے تجا یا بکار کر

تھم جا کہ شہ کو بانوئے ناچار دیکھ لے
بالی سکینہ باپ کا دیدار دیکھ لے

۱۲۳

جدا پاک تن سے کیا جب فرزند بوتراب
اس وقت عرش ہل گیا ملک کو رہی نہ تاب
آندھی سی آئی چھپ گیا گردوں پہ آفتاب
زیر و زبر تھا ارض و سما کو ہوا انقلاب

آوازِ الحفیظ کی گردوں کے پار تھی
بسمل کی طرح رن کی زمیں بے قرار تھی

۱۲۴

سجدے سے ہوئے قتل شاہ امم چلی
تنہا پہنچی ہوئی آل بادرد و غم چلی
سب بھی در رن سے سر کی چلی
ادھر واں گلے شاہ پہ تیغ دو دم چلی

پہنچی تو خاتمہ تھا شہِ مشرقین کا
شمر لعیں کے ہاتھ میں تھا سر حسینؑ کا

۱۲۵

شہزادہ پنجتن سے تاکل ابن بو تراب
سب منہ سے کہتے ہیں پنجتن کا نصیب
بیاں سے ... تھا پانی غریب
لو دیکھ لو حسینؑ کا دیدار ہے قریب

پاتا ہے اب محال امام سعید کو
یہ سر روانہ ہوتا ہے نذرِ یزید کو

۱۲۶

کیونکر کہوں شقاوتِ شمرِ شقی شعار
پیاسے گلے پہ پھیری تیغ آبدار
چلائی زینب جب سر سے کہ ایک بار
بھائی کی نعش کی طرف سے گھر کے ادھر

حلقِ حسینؑ کٹتا ہے خنجر کی دھار سے
یا مرتضیٰ علی نکل آؤ مزار سے

۱۲۷

گودا ہوا تھا خوں میں علی کا منیر
بیٹوں کے خط غبار چہرے پہ جبیں
نیزوں پہ تھی زباں شہ آسماں سریر
پیاسے تھا کر رونے پیاسے دم اخیر

الجھی ہوئی تھیں خاک میں زلفیں اٹی ہوئی
خشکیدہ تھیں گلے کی رگیں سب کٹی ہوئی

۱۲۸

جس دم ہوا بلند سرِ شاہ کربلا
سر سب کے خون تازہ ٹپکتا تھا جابجا
سر تیغ پر ہوا تھا جو بھی نظر پڑا
نیزے پہ بھی تھی سر پہ سبھی خون تھا

بلوے میں ننگے سر جو بہن آئی سامنے
آنکھوں کو بند کر لیا اپنے امام نے

رباعی

احباب کا مجمع ہے بہارِ غم ہے
کیا خوب فضائے چمن ماتم ہے
سینے میں کھلے ہیں گُلِ داغِ غمِ شاہ
گرمی سے عرق تن پہ نہیں شبنم ہے

رباعی

ایوانِ فلک جناب دیکھا ہم نے
فردوسِ بریں کا باب دیکھا ہم نے
جا پہنچے نجف میں خاک ہو کر صد شکر
دربار ابوتراب دیکھا ہم نے

بیت

چلاتیں سر کو پیٹ کے زینب جگر فگار
بھیا ابھی تو نیند میں ہے یہ سوگوار
بازو موں میں دیکھ لے خواہر کا حال زار
باہمت بہنیں سر کو پٹک کر پاؤں پہ گر کے ہیں نثار

دیکھو کے کس طرح بجھے اُس اژدہام میں
جاؤں گی جب بندھی ہوئی دربار عام میں

بیت

اے مرحبا انیس یہ نظم اور یہ بند و بست
پیوند شعر کا حسن یہ الفاظ کی نشست
ذہن میں اوج نظم ترا ہے جس سے پست
معنی ہیں تمام بیان فوق پرست

ظاہر ہے نظم و نسق میں تیرے کلام سے
ہوگا جہاں میں فرد عطائے امام سے

رباعی

ناچشم ہے سکھ داؤد نغمن لٹیا ہوں
تیغوں چڑھ کے دوست سب کی تن لٹیا ہوں
جیتی نہیں بڑے دوستاں پک رنگ
ہے شوق کو ہاں کے پھول تن لٹیا ہوں

ٹیپ

۱
جب قتل ہوا طفلک اسلام تک
جنت میں سب گیا شاہ خوش انجام تک
شبیرؑ تھے اور صدمۂ آلام تک
اک چاند کو گھیرے ہوئے تھا شام تک

جو زینتِ پہلو تھے وہ مقتل میں پڑے تھے
لاکھوں میں اکیلے شہِ مظلوم کھڑے تھے

۲
ہرچند کہ زخمی نہیں حضرت کا تن پاک
بالیں میں سر اک ایک کا سینے میں جگر چاک
تنہا ہے کس طرح سے سنبھلے دلِ غمناک
پالا جسے چھاتی پہ وہ سویا سرِ خاک

کیا لطف جو فرزند نہ ہو بھائی نہ ہووے
دشمن پہ بھی یہ عالمِ "تنہائی" نہ ہووے

۳
دے کون صدا رستے میں ہیں عباسؑ علمدار
بیکس کا نہ یاور ہے کوئی اور نہ مددگار
نیزہ کبھی تھاما ہے تن پہ کبھی تلوار
ڈوبے ہوئے ہیں خون میں سر تا بہ قدم یار

نیزوں سے بچاتے نہیں مجروح بدن کو
دولاکھ جواں گھیرے ہیں اک تشنہ دہن کو

۴
زہراؑ کا مرقع تھا جو سب درہم و برہم
تھا قبلۂ عالم وہ عجب یاس کا عالم
بیکس ہیں بیاباں تھا چھپا کہیں بے دم
یاں شمع کا غل تھا ادھر اولاد کا ماتم

زہراؑ کا چمن سامنے آنکھوں کے لٹا تھا
پیری میں برابر کا پسر شہ سے چھٹا تھا

۵
رفقا سبھی مارے گئے ہیں عباسؑ کی کمر ٹوٹی
ہم نیزوں میں ہیں ان کے ستم سے سینہ
اس رنج میں بھائی کی نہ بھائی کی خبر لے
نزدیک ہے اب یہ کہ جدا جسم سے سر ہو

ایسی بھی کسی کو نہیں نیند آتی ہے بھائی
اٹھو کہ سکینہؑ تمہیں چلاتی ہے بھائی

۶
جب عرش کو ہلتی ہے بہت تشنہ دہانی
تشنہ ہے تلوار اٹھاتے ہیں پانی
سیراب ہیں دریا سے ادھر ظلم کے بانی
دو روز کے پیاسے پہ یہ اللہ کا پانی

رحم ان کے دلوں میں جو نہیں پاتے ہیں شبیرؑ
ہونٹوں پہ زباں پھیر کے رہ جاتے ہیں شبیرؑ

۷
اس داغ سے ہر صاحبِ اولاد ہے آگاہ
دل سینے میں تھراتا ہے العظمۃ للہ
پوچھے کوئی یعقوب سے یوسف کی ذرا چاہ
ہاں اپنا دل اور یہ کرو تصویر جانکاہ

تصویرِ پسر دل سے بھلائی نہیں جاتی
یہ آگ وہی ہے جو بجھائی نہیں جاتی

۸
لوگو ذرا بھائی کی تنہائی کو دیکھو
بازوؤں میں اس کے دل کی توانائی کو دیکھو
اس شاہ کے لشکر کی صف آرائی کو دیکھو
عالم ہے یہ صبر اور شکیبائی کو دیکھو

دیر اب نہیں آتا ہے تو آؤ کہ چلے ہم
اک دم میں گلا رکھتے ہیں خنجر کے تلے ہم

۹
اللہ رے پالا ہو کوئی اولاد کے شبیب
پالے ہیں بڑے ناز سے بھی ہوں پھر نصیب
انصاف سبھی تمہیں ہے فرق نہ تب ہے
ہم آپ ہی ہیں تباہ ہوں بتا دیں جو نہ ہے

احسان ہیں بڑے تم پہ رسولِ عربیؐ کے
کیوں ہاتھ سے کھوتے ہو نواسے کو نبیؐ کے

۱۰
کچھ میں نے تمھاری جو خطا کی ہو تو کہہ دو
تم میں سے کسی پر جو جفا کی ہو تو کہہ دو
گر شرطِ محبت نہ ادا کی ہو تو کہہ دو
وعدے پہ جو میں نے نہ وفا کی ہو تو کہہ دو
اس وقت تلک ترکِ محبت نہیں کرتا
گھر لُٹ گیا اور شکوۂ اُمت نہیں کرتا

۱۱
لو اب بھی میں کہتا ہوں کہ للہ اماں دو
ہادی ہوں میں [illegible] مری راہ اماں دو
مظلوم ہوں اے فرقۂ گمراہ اماں دو
اب بہرِ نبی و اسد اللہ اماں دو
لو میں نہ مدینہ میں نہ مقتل میں رہوں گا
ناموس کو لے کر کسی جنگل میں رہوں گا

۱۲
تنہا ہوا اب مجھکو وطن سے نہیں کچھ کام
گھر ہی ہو جائے مسافر کو جہاں شام
[illegible] لے اب مجھے آرام
[illegible] زباں سے کبھی شہر کا لوں نام
زاری غمِ اکبر میں تو دن رات کروں گا
تا زیست کسی سے نہ ملاقات کروں گا

۱۳
لو بھیجئے سر اب جو کبھی میں نہیں آؤں
اُمتی جو تمھاری ہو تو جنگل کو بسا دوں
جنگل میں بسر راضی ہو تو کہہ دو میں چلا جاؤں
ہے آج کسی طرح اماں قتل سے پاؤں
ناموسِ نبیؐ بے کس و ناشاد نہ ہوئیں
مطلب یہ ہے بچے مرے برباد نہ ہوئیں

۱۴
[illegible] اور سکینہ
[illegible] پہچان لو یا کیوں [illegible]
ان تیروں سے [illegible] سکینہ
[illegible] نہ [illegible]
ابرار ہوں ہادی ہوں درِ رحمتِ حق ہوں
حجت نہ رہے کوئی کہ میں حجتِ حق ہوں

۱۵
سن کے پکارا پسرِ سعد جفا کار
[illegible] نہیں آپ کو [illegible]
حضرت نے کہا پانی تو دے مجھکو ستمگار
رو رو کے کہا پانی نہیں ملنے کا زنہار
حضرت نے کہا خیر اب ہم کچھ نہ کہیں گے
حجت تو ادا ہو چکی پیاسے ہی مریں گے

۱۶
پوچھو کہ کیا تم نے کہ تکرار اٹھایا
فرزند بھی کو نہیں اب جنگ کا یارا
اب تیغ زنو ہوگا بڑا نام تمھارا
پہلو سے جب پالے کے لال کو مارا
اب خاک پہ دو روز کے پیاسے کو گرا دو
گھوڑے سے محمدؐ کے نواسے کو گرا دو

۱۷
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سب نے [illegible]
تر خون میں سر تا بہ قدم ہو گئے شبیرؑ
برچھی جو لگی پشت پہ خم ہو گئے شبیرؑ

۱۸
[illegible]
[illegible] ناچار
جب گر کے لگا خاک پہ وہ بیکس [illegible]
[illegible] صدا آئی کہ [illegible]
گھیرا ہے لعینوں نے اکیلا اُسے پا کر
گرتا ہے مرا لال مدد کیجیے آ کر

١٩

گھوڑے سے جو دیکھا کہ سنبھلتے نہیں سرور
سب ہٹ گئے ایک ایک کے گھوڑوں کو زمیں پر
برچھوں سے وہ تھا چور تنِ سبطِ پیمبر
نیزے سے گئے رہوار سے نیچے اُتر کر

افراطِ جراحت سے بدن رشکِ چمن تھا
سب فوج کے حربے تھے اور اک شاہ کا تن تھا

٢٠

دس برس کا کا لاڈلا اک سینۂ شبیر
برچھی کا جواں زخم تھا اک تھا دہاں تیر
رانی سے نکلنے جب لگی تھی شمشیر
زینب سے یہ وارث کے نہ ... دلگیر

تم کھاتے ہو تلواریں موئی جاتی ہوں بھائی
اب سینہ سپر ہونے کو میں آتی ہوں بھائی

٢١

اُس وقت پسر ماں سے کرتے تھے اشارا
بس جاؤ بہن بیکسی نہ خدارا
زینب سے ... تو ہے تمہارا
دم تن میں ہے جب تک نہیں ... گوارا

لِلّٰہ نہ اس دم تنِ صد پاش پہ آنا
سر تن سے اُترے تو مری لاش پہ آنا

٢٢

جب گھر گیا بادل میں مہِ برجِ خدا کا
تھا شام سے جیسے بادل میں شبیہِ خدا کا
برچھے ہوا نیزوں سے کہ ... خدا کا
نکل تھا کہ بس اب لٹتا ہے گھر شیرِ خدا کا

اکبر نہیں عباسؑ سا غم خوار نہیں ہے
اب کوئی مسافر کا مددگار نہیں ہے

٢٣

تھی رانڈوں پہ ڈیوڑھی پہ عجب گریہ و زاری
سر کھولے ہوئے روتی تھیں سب بیبیاں ساری
سر پیٹ کے کہتی تھی سکینہ کہ پیاری
مسجد بھی دکھا دو مرے بابا کی سواری

یہاں چھوڑ کے ہم سب کو چلے جائیں گے بابا
کیوں روتی ہو کیا گھر میں نہ اب آئیں گے بابا

٢٤

ڈیوڑھی سے ... تن سے نکلتا ہے ... دم
بس جاؤ ماں ... جان ... باہم
سر پیٹتی تھیں بیبیاں ... ہوتے تھے باہم
اصغر کی طرح ... ماتم

وہاں چلتی ہیں تلواریں کہاں جاؤ گی بی بی
بابا کو بس اب حشر کے دن پاؤ گی بی بی

٢٥

ناموسِ نبی میں تو قیامت تھی بپا
سر کھولے ہوئے بیٹی تھی زہرا کی ...
سر پیٹتا ہے کہہ کے میں لٹ گیا ہوں کیا
راوی نے کہا آلِ نبی میں حسین ... نکلا

آنکھیں کہیں آہو کی بھی آنکھوں سے بڑی تھیں
منہ چاند سا تھا ہنسلیاں گردن میں پڑی تھیں

٢٦

چلی تھی ... کیا زلفیں مسلسل
پھرے پہ ... ہوئے ہے چاند سا بادل
ظاہر تھا کہ ہیں بال ... زینب کا ہلال
تھا طوق گلو ... کان میں ...

کُرتے کا عجب رنگ تھا اُس گل سے بدن کا
معلوم یہ ہوتا تھا کہ شبنم ہے چمن پر

٢٧

ماں ڈیوڑھی پہ ... کو اٹھا کر پکاری
جنگل ... تو سب کہاں جاتے ہو واری
پھر آ کر تو بیتاب ہوں میں درد کی ماری
بیوہ ہوں کرو ... صغریٰ بیچاری

کہنا مرا مانو نہ ارادہ کرو رن کا
میں واسطہ دیتی ہوں تمہیں بنتِ حسن کا

۳۰

وہ کہتا تھا اماں ہمیں نہیں نہ دلاؤ
ہم گھر میں نہ اب آئیں گے تم خیمے میں جاؤ
بابا کو کسی طرح سے داغ ہمارا بھی اٹھاؤ
اب پہنچی تھی اک بات تو سن لو ادھر آؤ
لاکھوں میں کہاں جاتے ہو اس آن اکیلے
وہ کہتا تھا ہیں میرے چچا جان اکیلے

۳۱

دروازے پہ پہنچے تھے تڑپتی رہی مادر
جنگاہ میں جا پہنچا وہ لخت دل شبّر
بڑا کہیں تھیں اور چھوٹے تھے سبط پیمبر
ٹکڑا پسر فاطمہ زہرا کے وہ دلبر
کہتا تھا کہ سب خون سے بدن لال ہوا ہے
اے قبلۂ کونین یہ کیا حال ہوا ہے

۳۲

یہ سنتے ہی تھے حضرت کہ بڑھا ایک جفاکار
چاہا کہ زمیں آن کے حضرت پہ کرے وار
ہاتھ اس نے سپر کر دیے آگے سر سرکار
بچہ کہاں ہاتھ کہاں علم کی تلوار
ریتی پہ وہ ننھے سے گرے ہاتھ کٹ کر
غش ہو گیا شبیرؑ کی گردن سے لپٹ کر

۳۳

[illegible]
بس صبر کرو قید ہوں کیا خیمے میں آ کے
فردوس میں اب جائیں گے ہمراہ چچا کے

۳۴

پہنچا جو علی شاہ دو عالم غش سے سنبھلے
کیوں آپ جھکے جاتے ہیں زانو پہ یہ سر ہے
چہرۂ اقدس پہ ہے
بچے بھی پھوپھی جان بھی
سب روتے ہیں اس وقت نہیں ہوش کسی کو
پیٹتی ہیں یہ سینہ کہ غش آیا ہے چچی کو

۳۵

[illegible]
لپٹا جو تڑپ کر وہ شہ تشنہ گلو سے
تر ہو گئیں سب ہنسلیاں گردن کے لہو سے

۳۶

چلائی تھی رو رو کے وہ بیوہ جگر افگار
صدقے میں ابھی لوٹ کے تڑپنے لگے دلدار
کس طرح لڑو گے نہ سپر پاس نہ تلوار
بیٹا تو ترا جنگ کے قابل نہیں زنہار
وہ کہتا تھا قربان شہنشاہ اُمم ہیں
کیا ہم علی اصغر سے بھی کچھ عمر میں کم ہیں

۳۷

فرمانے لگے کھول کے آنکھیں شہ ذی جاہ
کیوں گھر سے نکل آئے یہ کیا تم نے کیا آہ
ان ننھوں سے اے لال بچاوے تمہیں اللہ
خیمے میں اب جاؤ کہ ہم ہوتے ہیں ہمراہ
کٹتا ہے گلا تیغ دو دم سے کوئی دم میں
گھر میں تمہیں لے چلنے کی طاقت نہیں ہم میں

۳۸

منہ زرد ہوا جان نکلنے لگی تن سے
خوں چھلکے لگا ساتھ اٹھا تھا دہن سے
جب وقت نزع آیا تو ہمت کے چمن سے
رونے کی صدا آنے لگی خیمۂ تن سے
فردوس سے زہراؑ بصد افغان نکل آئی
خیمے سے ادھر خاک بسر ماں نکل آئی

قطعہ

سمجھا ہے کہ جب گریۂ بلقیس دل شب غضب
بارہ ستم ایجاد پہ ہے سلے سے
سر سیدہ پہ بجلی در جیسے
تیغ شمانہ پہ شمانہ ہونے سے تیغ چادر

شروع ہوئے زینبؑ دل گیر کے آگے
بھائی کا گلا کٹ گیا ہمشیر کے آگے

قطعہ

فانوس ہیں آپ بہت طول ہو یعقوب
بن جائے وہ بات جو ہو خلق کو مرغوب
ہیں بند تو تھوڑے پہ ہے بات وہ بہت خوب
تمہید ہوئی عرض تری سے ہے مطلوب

ہوگا وہی اس سال جو کچھ ہے ترے جی میں
کمتی نہیں سرکار حسینؑ ابن علیؑ میں

رباعی

ہر دم ہے خیال عذر خواہی دل میں
مطلق نہیں کچھ خوف الٰہی دل میں
بارہ کی طرح خطا میں گذری سب عمر
باطن پہ سپیدی ہے سیاہی دل میں

رباعی

افضل ہے اگر ایک تو اعلیٰ ہے ایک
گر غور کرو تو موج و دریا ہے ایک
ہاں نور محمدؐ و علیؑ ہیں واحد
ہیں اسم تو دو مگر مسمّٰی ہے ایک

رُباعی

جس پر کہ نظر لطف کی شبیرؑ کریں
ادنیٰ اعلیٰ سب اس کی توقیر کریں
جس سنگ کو چاہیں وہ بنائیں پارس
جس خاک کو چاہیں ابھی اکسیر کریں

ہو المستغنی

رباعی

سوز غم و دردی نے جلا رکھا ہے
آہوں نے کنول دل کا بجھا رکھا ہے
بیکل ہیں جلد عمر آخر ہے انیس
اس ہند سے نیت میں کیا رکھا ہے

۱

جب لوٹ لیا باغ پیمبر کو خزاں نے
رستہ لیا جنت کا ہر اک غنچہ دہاں نے
تنہا رہے فاطمہ کے سرو رواں نے
رن کا کیا عزم امام دو جہاں نے

اس شوق سے رہوار پر چڑھ کر گئے رن میں
جس طرح کوئی سیر کو جاتا ہے چمن میں

۲

اس شان سے میداں میں جو پہنچے شہ ابرار
اک شور ہوا کھائے ہوئے دریا سے خبردار
تن میں بجا جا کے سیل سے تھے یک بار
اعدا کے بڑے ہوئے ارادہ پیکار

اک دل ہوئے سب قتل شہ جن و بشر پر
فوجوں کی گھٹا چھا گئی زہرا کے قمر پر

۳

حربوں کو نیاموں سے ستمگاروں نے کھینچا
چلوں کو کمانوں سے کماں داروں نے کھینچا
نیزوں کو بصد غلغلہ اسواروں نے کھینچا
سر چیخ جو ڈھالوں صاعقہ تلواروں نے کھینچا

چل برچھیوں کے رن میں چمکتے نظر آئے
نیزے صف دشمن میں چمکتے نظر آئے

۴

حضرت نے جو دیکھا ادھر لشکر اعظم
سب ناد علی پڑھ کے بڑھے ملجائے عالم
فرمایا کہ تم لاکھوں ہو اور ایک ہیں ہم
پر لشکر روباہ سے ڈرتے نہیں ضیغم

جب کھینچی ہے تیغ دو زباں کھیت پڑے ہیں
اکثر شہ مرداں بھی اکیلے ہی لڑے ہیں

۵

چھپتا نہیں غزوۂ خندق سے زیادہ
اسوار ہوں میں آج وہ اس دن تھے پیادہ
جس وقت کیا عمرو نے لڑنے کا ارادہ
سنتے تھے ہزاروں لب خاک شادہ

نصرت کی خبردار خبر لے کے پھرے تھے
اور شیر خدا عمرؔ کا سر لے کے پھرے تھے

۶

سب خلق کو خیبر کی لڑائی کی خبر ہے
شبیر اسی حیدر صفدر کا پسر ہے
اور دودھ ہے زہرا کا بھی رگ رگ میں اثر ہے
پہ سیف خدا ہوں کے ہی تیغ میں ظفر ہے

بچپن سے تن زار میں طاقت ہے نبیؐ کی
چوسی ہے زباں میں نے رسولؐ عربی کی

۷

تیروں کا ابھی نقش نشانہ تم کو بتادوں
جوں ضرب غلط صفحۂ ہستی سے مٹادوں
سب فوج کو شمشیر کی آتش سے جلادوں
اعجاز سے پر جھر کے ابھی تمہیں کیا دوں

منظور ہے مجھکو کہ رضا مند خدا ہو
میری تو ظفر یہ ہے کہ سر تن سے جدا ہو

۸

[illegible]

واقف ہے خدا تم نے جو کچھ جبر کیا ہے
اس جبر پہ شبیرؑ نے کیا صبر کیا ہے

۹

دل سوختہ ہیں داغ جگر کس کو دکھاؤں
چھالے لب اور دیدۂ تر کس کو دکھاؤں
چپکے لب اور داغ پسر کس کو دکھاؤں
ہے حیرت لٹی ہوئی گودی میں کس کو دکھاؤں

دل جس سے قوی تھا وہ برادر بھی نہیں ہے
قاسمؑ بھی نہیں ہے علی اکبرؑ بھی نہیں ہے

۱۰

اس عالمِ فانی سے عدم کو گئے سارے
اب [illegible] کوئی نہیں پاس ہمارے
جو نائبِ صادق تھے وہ دنیا سے سدھارے
فرزندِ نبیؐ اُن کو کہاں جا کے پکارے
پھر جاتی ہے ہر ایک کی تصویر نظر میں
آنکھوں سے نہاں ہو گئے سب تین پہر میں

۱۱

روتے ہیں کہ اب [illegible] نہیں کرتی
اب [illegible] کی تصویر دکھاتا نہیں کرتی
[illegible] نہیں کرتی
[illegible] نہیں کرتی
ہم وہ ہیں کہ سب کے تنِ صد پاش پہ روئے
اتنا نہیں کوئی کہ مری لاش پہ روئے

۱۲

روئے ستم آرائی تن سے [illegible]
اس وقت [illegible] گئے حضرت شبیر
[illegible] نہیں تقصیر
[illegible]
لو اب بھی تم اس صابر و شاکر کو اماں دو!
مظلوم کو سید کو مسافر کو اماں دو

۱۳

ہے خوف اسی میں کہ [illegible] شر سے بچاؤ
مظلوم کو اس ظلم کے لشکر سے بچاؤ
اس بیکس و ناشاد کو خنجر سے بچاؤ
[illegible] سے بچاؤ
یثرب میں نہ کوفے میں نہ بطحا میں رہوں گا
میں آج سے گھر چھوڑ کے صحرا میں رہوں گا

۱۴

صحرا کے بیاباں میں [illegible]
[illegible] راہ خدا
[illegible]
[illegible] پکارا
طوفِ حرمِ خالقِ اکبر کو بھی چھوڑا!
لو گھر کو بھی اور قبرِ پیمبر کو بھی چھوڑا

۱۵

[illegible] میسر
[illegible] میسر
[illegible] میسر
[illegible] میسر
صحرا میں جگہ خاک پہ سونے کو بہت ہے
اور کوہ کا دامن مرے مرنے کو بہت ہے

۱۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
میں یہ نہیں کہتا کہ نواسا ہوں نبیؐ کا
زوّار تو ہوں قبرِ رسولِ عربیؐ کا

۱۷

[illegible] نہیں سکتا
[illegible] نہیں سکتا
[illegible] نہیں سکتا
[illegible] نہیں سکتا
کپڑا بھی تکلف کا نہیں زیبِ بدن ہے
ہے ایک عبا چھال کی اور رختِ کہن ہے

۱۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
غش آتے ہیں پر حق کی عبادت نہیں جاتی
فاقوں میں بھی قرآں کی تلاوت نہیں جاتی

۱۹

مختار دو عالم ہوں پہ کیا ہم سے کیوں ملال
نانا سے بھی سوا ہے یہاں کثرتِ اقبال
دنیا کا طلبگار نہیں فاطمہ کا لال
مرغوب ہو خالق کو ملا کچھ جو زر و مال
واں ہوگا تہی دست جو یہاں سے نہیں جاتا
اسباب جہاں ساتھ کوئی لے نہیں جاتا

۲۰

بولا یہ لعین ابن نمیر ستم آرا
زینب کی نہ بابا کی چلی [illegible] ہمارا
سمجھیں گے یہ حجت [illegible]
چھپتا نہ رہا ہے نہ [illegible] تمہارا
شرمندہ ہوں گو احمد مختار کے آگے
سر کاٹ کے لے جائیں گے سرکار کے آگے

۲۱

پکار کر صف جنگ سے وہ اک ظالم غدار
کہنے لگا کیا دیکھتے ہو [illegible]
[illegible]
[illegible]
دریا سے تو یہ شام کا لشکر نہ ہٹے گا
پیاسا ہی گلا آپ کا خنجر سے کٹے گا

۲۲

بچے بھی بلکتے ہیں حرم سب ہیں سوالی
سائل کبھی اس در سے نہیں جاتا ہے خالی
[illegible] رہتی ہے بحالی
بیکس کی کبھی بات نہیں منہ سے نکالی
کچھ کام انھیں لذت دنیا سے نہیں ہے
کہنہ تو ردائیں ہیں غذا نان جویں ہے

۲۳

اب پیاس سے [illegible]
اور گرد ہیں دو لاکھ جواں [illegible] مردود
حضرت نے کہا [illegible]
[illegible]
عادل کبھی فاسق کی اطاعت نہیں کرتے
سر دیتے ہیں دیندار پہ بیعت نہیں کرتے

۲۴

حضرت نے کہا [illegible]
اس وقت ترائی سے [illegible] خالق اکبر
[illegible]
بچہ ہو اُدھر پیاس کا [illegible]
پاس اس کے ہر اک شخص کے جاتا تھا پانی
کم ہوتی نہ تھی پیاس پئے جاتا تھا پانی

۲۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گھبرائی ہوئی خیمۂ ویران میں پھریں گی
سر پیٹتی لاشے پہ مرے آ کے گریں گی

۲۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
میدان میں اب حشر بپا کرتا ہے شبیرؑ
عاجز نہیں حجت کو ادا کرتا ہے شبیرؑ

۲۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جلتا تھا وہ پیاس مری آہ بجھاؤ
اب خانۂ تن جلتا ہے للہ بجھاؤ

۲۸

تھی پیاس کی گرمی سے زباں جان کے لالے
ساحل پہ ترا جا کے زباں منہ سے نکالے
حیرت سے کھڑے تھے اُسے سب دیکھنے والے
پانی جو پیا حلق میں ہوں ٹوٹتے چھالے
ہر موج کا خم اُس کے لئے ناگ ہوا تھا
پانی کا بھی اُس وقت مزاج آگ ہوا تھا

۲۹

بھنور سے کہ نکلے تھے حبابوں کا تھا حال
موجوں کے طمانچوں سے ہوا جاتا تھا نڈھال
دریا سے بڑھے [illegible] تھا پامال
[illegible] اٹھاتا تھا وہ [illegible]
جھکتا تھا جو پینے کو تو ہٹ جاتا تھا پانی
بڑھتا تھا وہ تو خاک کو گھٹ جاتا تھا پانی

۳۰

آخر نہ بجھی پیاس اگر نہر میں ہے [illegible]
دریا میں ہوا شور کہ [illegible] دشمنِ شبیر
گرداب بلا طوق ہوا [illegible]
ہر موج بنی موت کی [illegible]
قطرہ بھی نہ اک حلق جفا کار میں پہنچا
پانی میں لعین غرق ہوا نار میں پہنچا

۳۱

دیکھا پسرِ سعد نے جس وقت یہ اعجاز
گھبرا کے جفا جو نے یہ دی فوج کو آواز
ہے آلِ رسولِ عربی میں یہ ممتاز
شبیر کا سر لاؤ جو ہونا ہے سرافراز
جب حلق سے شبیر کے شمشیر ملے گی
منصب تمہیں ہاتھ آئے گا جاگیر ملے گی

۳۲

جس وقت شقی پسرِ سعد کی [illegible]
میداں سے بڑھے چند قدم حضرتِ شبیر
[illegible] نکلا خود [illegible]
[illegible] انہیں [illegible]
تو نے جو بلایا تو مدینے سے ہم آئے
تجھ سے نہیں ہوتا کہ ادھر دو قدم آئے

۳۳

گھبرا کے یہ بولا پسرِ سعد جفا کار
اس دم ہے جلال آپ کا [illegible]
[illegible] دیجئے تو [illegible]
حضرت نے کہا [illegible] نہیں [illegible]
ہم سا تو کریم آج زمانے میں نہیں ہے
شیوہ یہ ہمارے تو گھرانے میں نہیں ہے

۳۴

نکلا وہ لعین خنجرِ [illegible]
پاس اُس کے حسین ابنِ علی دھوپ میں [illegible]
بیٹھا وہ شقی سینۂ سلطانِ جہاں پہ
فرمایا کہ [illegible] آنکھ چرائے
پانی کا نہ طالب ہوں نہ سائل ہوں اماں کا
غم ہے مجھے ناموسِ رسولِ دو جہاں کا

۳۵

تو بھی ہے قریشی تجھے لازم ہے مرا پاس
تنہا ہوں نہ اکبر ہیں نہ قاسم ہیں نہ عباس
[illegible] مطلق نہیں [illegible]
[illegible] ناموس [illegible]
جب رونے میں دل پہ چھری چلتی ہے غم کی
آیا ہوں ترے پاس سفارش کو حرم کی

۳۶

[illegible] کوئی [illegible] نہ بولے
رانڈوں کے سروں سے کوئی چادر کو نہ کھولے
[illegible]
[illegible]
دنیا نہیں رہنے کی اُسے گر تعب آیا
چادر سرِ زینبؑ سے چھنی اور غضب آیا

۳۷

جب بعد ظفر شمر لعیں لوٹنے جائے
[illegible]

ہو تجھ سے جو یہ امر تو احسان ہے تیرا
ورنہ مرا ہاتھ اور گریبان ہے تیرا

۳۸

[illegible]

مردوں کو نہ رہتی ہے ہوس اور نہ طلب کچھ
جب جا کے ملے خاک میں پھر خاک ہے سب کچھ

۳۹

[illegible]

غل تھا کہ نہ قلزم پہ یہ برق اجل آئے
ساحل سے اُدھر مردم آبی نکل آئے

۴۰

[illegible]

غارت شہ لولاک کی پوشاک نہ کیجو
عریاں مرا لاشا تہ افلاک نہ کیجو

۴۱

[illegible]

حضرت نے تو اُس برق مجسم کو سنبھالا
کروبیوں نے عرش معظم کو سنبھالا

۴۲

[illegible]

لرزاں دل پیاں کون نہ تھا کون و مکاں میں
آثار قیامت نظر آتے تھے جہاں میں

۴۳

[illegible]

تو دست تعدی کو نہ کوتاہ کرے گا
راشدوں کی حمایت مرا اللہ کرے گا

۴۴

[illegible]

عالم کو دو عالم کا شہنشاہ بچائے
اس برق جہاں سوز سے اللہ بچائے

۴۵

[illegible]

کھل جائے گا احوال دم جنگ تمہارا
اس میں بھی مرا نام [illegible]

۱۴۶

سرزد یہ جو اللہ کی تھی اب یکا یک پکارا
دو لاکھ میں ہر ایک تھا اک سپہ سپارا
مردود کے سر آ گئی اجل آئی جو ٹھٹھا مارا
نکلا صف لشکر سے ستمگر ستم آرا

کافر کو غرور اپنی شجاعت کا بڑا تھا
اک صف لشکر سے اکیلا وہ لڑا تھا

۱۴۷

پہنچا جو سر جادہ وہ آہن و جوشن و بکتر
اور کمر تک اتریں وہ تنا لے کے بھی پیکر
اور ڈھال پہ تلوار دیو سا پیکر
اسپ بھی سے برچھا و شمشیر سے تو تیر و تبر

ہونٹوں کو چباتا تھا غصے میں بھرا تھا
پیچھے ستم آرا کے سواروں کا پرا تھا

۱۴۸

تڑوا دیے جب ہاتھ کا نیچے کا پکڑ کے
ادھر وہ لشکر سے اٹھے جس کا وہ
سر دشت کا تھا اور نو پنجہ اجل تیر
وہ ان سے بڑھا ابن علی بڑھ کے حضرت شبیر

تھرائی زمیں چوب لگی جھل و غا پر
حملہ کیا نامرد نے شاہ شہدا پر

۱۴۹

سمع اڑنے لگے سپاہ چو کیا دفع و خونخوار
تلوار سے ووکر دیا ترکش نے لیے کہا
چلا کماں سے کے وہ پر پیش دو دھار
لو اب یہ پیام اجل آتا ہے خبردار

سایا جو پڑا شاہ کی تیغ دو زباں کا
ترکش تھا نہ چلّا تھا نہ حلقہ تھا کماں کا

۱۵۰

جس وقت کہ ترکش تیں ترکش کے لیے تیر
نے کماں اس سے لے کے بے پیر
تیغ وہ جگر بے سبب کیا آ تک وہ شمشیر
نیزہ میں جا چھیدے کیا عجب شمشیر
سر کے جب وار ہے حضرت شبیر

اک جست میں سر پر فرس تیز قدم تھا
کھنچنے بھی نہ پائی تھی کہ بس ہاتھ قلم تھا

۱۵۱

پھر سر کو چمکا کر وہ برق اجل آئی
تل نصب فالق عزّ و جل آئی
گردن سے جو تیغ کی نے بغل آئی
کہ سیدھا جو نکل بغل سے نکل آئی

پہلے تو سلامت ستم آرا نظر آیا
گھوڑے سے گرا جب تو وہ پارا نظر آیا

۱۵۲

زینب نے دیکھا ادھر سے کیا جو یہ پیکاں
چلائی کہ بیٹا بہن اس ضرب کے قرباں
پیاسے کی تیغ ران کی جو ضرب اور حیراں
عباس آ کہ اب تن سے نکلتی ہے مری جاں

بچہ جو چھٹے باپ سے پالا نہیں جاتا
اب مجھ سے سکینہ کو سنبھالا نہیں جاتا

۱۵۳

خوش ہو کے کہا پاس آ کے سکینہ پیاری
اے بیٹی تری ابن علی باتیں پیاری
گھر جائے خدا آپ کی نہایاں سوکواری
زینب آ کر بلاتی ہیں اس ہی کی تمہاری

اماں کا مری آہ عجب حال ہے بابا
دل تیر غم شاہ سے غربال ہے بابا

۱۵۴

بیچ لشکر علی اصغر کے سے جانے لگے
پھر آ کے دیکھا تو جو سب بے جانے
اب آپ ہم شرکی صحن کو عرش آئے
زینب ستم سے آ ایک بنے سکینہ تو بلائے

گودی میں دیا کس کی کدھر کھو گئے اصغرؑ
دریا کی ہوا کھاتے ہی کیا سو گئے اصغرؑ

۵۹

میداں میں تھی [illegible] تکبیر کی زاری
عابد تھے کہ تھے چشم سے آنسو ہوئے جاری
بچی کو پکارے کہ [illegible] مری پیاری
اب ہوگی قیامت میں ملاقات تمہاری

فرزند یہیں ہیں یہیں مر جائیں گے بی بی
اصغر نہ جئیں گے نہ اب ہم آئیں گے بی بی

۶۰

واں سے جو چمک کر کسی سفاک پہ آئی
سر کاٹ کے ظالم کا [illegible] پہ آئی
واں سے جو چلی توسن چالاک پہ آئی
زین کو بھی دو کرتی ہوئی خاک پہ آئی

اُس تیغ نے کفار کی ہستی کو جلایا
اُتری جو بلندی سے تو پستی کو جلایا

۶۱

حضرت نے سواروں کے رسالوں کو نہ چھوڑا
[illegible] صف جنگاہ میں بھالوں کو نہ چھوڑا
[illegible] برچھیوں والوں کو نہ چھوڑا
[illegible] ڈھالوں کو نہ چھوڑا

کس کا یہ کلیجہ تھا کہ جو روک کے لڑتا
کیا منہ تھا کہ اک وار کوئی روک کے لڑتا

۶۲

چین سے گئی بیٹھنے نہ زینب مضطر
[illegible] غضب ظالم لشکر
واں شہ پہ [illegible] نیزہ و خنجر
[illegible]

ٹاپوں سے پیادوں کو کچلنے لگا گھوڑا
بجلی سا ہر اک صف سے نکلنے لگا گھوڑا

۶۳

اک صف سے گئی دوسری صف سے نکل آئی
[illegible] اس طرف سے نکل آئی
[illegible] تیغ غضب سے نکل آئی
[illegible] شاہ نجف سے

اک برق گری اُڑ کے جدھر آگیا گھوڑا
بسمل ہوئے تن مڑ کے جدھر آگیا گھوڑا

۶۴

رن میں جو قدم [illegible] نہ ٹھہرے
[illegible] نہ ٹھہرے
[illegible] نہ ٹھہرے
[illegible] اسوار نہ ٹھہرے

زندوں کو بھی مُردوں میں قلم بند کیا تھا
اک تیغ نے دو لاکھ کا دم بند کیا تھا

۶۵

اس تیغ سے دشمن کو [illegible] دیکھا
وہ بچ گیا [illegible] دیکھا
نیزوں کی [illegible] دیکھا
[illegible] ڈھالوں کا [illegible] دیکھا

بجلی جو اچکتی کسی بے دین کے اوپر
اسوار تو نیچے گرا سر زین کے اوپر

۶۶

جب شاہ کو اسواروں کا رسالا نظر آیا
[illegible] نظر آیا
دم میں نہ نظر آئی نہ بھالا نظر آیا
[illegible] نظر آیا

گھوڑے تو الف ہو کے سواروں پہ گرے تھے
اسوار پیادوں کی قطاروں پہ گرے تھے

۶۷

[illegible] صفوں کو
پامال کیے دیتا تھا [illegible] صفوں کو
[illegible] تلوار صفوں کو
[illegible] صفوں کو

ہر سو تن بے سر تھے سر بے تن نظر آئے
میدان میں نہ اسوار نہ توسن نظر آئے

۶۴

کیا پشت تھا کہ آتا کوئی تلوار سے آگے
شمشیر کوئی تیغ شرربار سے آگے
سرنیزے کے گرے فوج کے سردار سے آگے
اسوار کو وہ کر دیا رہوار سے آگے
گرتے ہوئے اور اس کو نہ جاتے ہوئے دیکھا
یوں پھر کے چلی وہ کہ نہ آتے ہوئے دیکھا

۶۵

جب ضربت سرور کی لعیں لا نہ سکے تاب
چلائے کہ اے ابن نبی [illegible] تاب
[illegible] تیغ [illegible] ابر کے اب
ہر [illegible] آب
جیتا نہ یہ چھوڑے گی کسی پیر و جواں کو
للہ بس اب روکیے تیغ دو زباں کو

۶۶

[illegible] کی لب [illegible] غذا ہی
[illegible] علی [illegible] کی دہائی
[illegible] آئی
[illegible]
[illegible] جان کرو تم!
اب سوئے محمد کی طرف دھیان کرو تم!

۶۷

تم قول کے صادق ہو نہیں جنگ کا پیغام
صدقے ترے اے ناصر [illegible]
[illegible] ہمارا ابھی کر دو سلام
سب ضبط ہوئی جنگ کہ ہو میان میں صمصام
یہ چاند سی گردن تہِ خنجر بھی دکھا دو
اللہ کو اب صبر کے جوہر بھی دکھا دو

۶۸

بچوں کو نہ زندوں کو کہیں رہنے بھی دیتے ہیں
محبوب خدا کا [illegible] بیاں کرتے ہیں
[illegible]
[illegible]
سرسبز کرو صادق الاقرار ہو تم تو
امت کی شفاعت کے طلب گار ہو تم تو

۶۹

آواز یہ آئی کہ نہ اب وار کرے گا
[illegible] اسوار کرے گا
[illegible] تلوار کرے گا
[illegible] کرے گا
فرمایا اب اٹھے گا نہ ہاتھ اہل جفا پر
موقوف رکھا ہم نے یہ انصاف خدا پر

۷۰

یہ دیکھ کے سب لوٹ گئے آہ جفا جو
[illegible] ہے خون میں
[illegible]
نیزوں سے [illegible]
سب خون میں محمد کی قبا لال ہوئی تھی
چھاتی کا یہ عالم تھا کہ غربال ہوئی تھی

۷۱

[illegible] عاشق [illegible] آہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تھا شوق عبادت دمِ آخر شہِ دیں کو
سجدے میں رکھا خاک پہ مجروح جبیں کو

۷۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پانی بھی کوئی منہ میں چوانے نہیں آیا
ہے ہے کوئی بیکس کو بچانے نہیں آیا

بند

چلاتی تھیں فاطمہ کہ نہ رہے حیدر
قاتل نے رکھا حلق پہ مظلوم کے خنجر
سیدانیاں خیمے سے نکل آئیں کھلے سر
تھی چاک گریباں شہ مظلوم کی خواہر

خنجر کے تلے باپ کو تکتی تھی سکینہؑ
چھاتی سے لپٹنے کو بلکتی تھی سکینہؑ

بند

کس کس کو نہ معصوم سکینہ نے پکارا
سب بیٹھے تھے آس بچی کا رونا تھا گوارا
نکلا وہ تن سے سر شبیر اتارا
خاموش ساعت کو انیس نبی پیارا

مذبوح جفا کشتہ خنجر ہوئے شبیرؑ
تھا عصر کا ہنگام کہ بے سر ہوئے شبیرؑ

رباعی

کس نے بجز حق کے اتارا ہوگا
مرجائے جوان کو جس نے مارا ہوگا
ملعون سے آل نبی کی سبحان اللہ
جب سر سے نبی کا سر دو پارہ ہوگا

بند

چلاتی تھی لوگو شہ والا کو بچاؤ
بیکس کو بچاؤ سرو کو بچاؤ
سیمیں کو نبی زادے کو بچاؤ
ناموس پیمبر کے سر بابا کو بچاؤ

بھیا علی اکبرؑ مرے اس آن کہاں ہیں
سر کٹتا ہے بابا کا چچا جان کہاں ہیں

بند

زانو سے دیا سر کوئی پارہ سا سینہ
ہے شمر دلیر چڑھ کے اور سینہ
بھیا تمہاری ہے اشک بابا سے بہنا
ہے بس کہ بابا سے چھپٹی سکینہ

میں سوؤں گی پہلو میں شہ جن و بشر کے
کاٹے کوئی میرا بھی گلا ساتھ پدر کے

رباعی

گھر میں ڈھونڈو نہ انجمن میں ڈھونڈو
مرقد میں نہ ڈھونڈو نہ کفن میں ڈھونڈو
گلزار نجف میں مدح خواں ہوگا انیس
بلبل کو جو ڈھونڈو تو چمن میں ڈھونڈو

رباعی

میزان کرم میں جرم تل جاتے ہیں
فردوس میں مثل بوئے گل جاتے ہیں
انگشت علی سے باب خیبر کی طرح
عقدے جو ہزار ہوں تو کھل جاتے ہیں

[illegible]

وقت زینب ہوا جب دوپہر و ہم رن میں
شور اٹھا شہ کے حرم شاہ دو عالم رن میں
بلوے کرنے لگے شیعیان و اشمر رن میں
بانو کے سب تھے غزا اُن کے جو غم رن میں
[illegible]

بعد مردن بھی ستم تھا شہ دیں کے اوپر
سر تھا بالائے سناں لاش زمیں کے اوپر

[illegible]

کروں کس سے میں بیاں آہ کوئی اتنا کا حال
سب پہ ظاہر تھی اولاد کی پریشانی تھے بال
سب یہ کہتی تھی بعد نبی رنج و ملال
بیبی سکینہ کے گئی تھی بعد نبی کا اقبال
ریت میں ڈھونڈ لیا بابا کو گیا [illegible]

مر گئے تشنہ دہن سرورِ عالی ہے ہے
آج بن ہو گئی بے وارث و والی ہے ہے

[illegible]

اس طرف میں پیاری تھی ملال کی حالی
آج بیٹیاں تھے جو ٹھہرے ہیں دیکھا لی
سر کی لاش کے سر سے تیغ سے آئی
آئے تو کرب ہوئے بیٹوں کی آئی

سر کٹا تن سے بدن تیغوں سے صد چاک ہوا
ہائے پردیس میں گھر فاطمہ کا خاک ہوا

[illegible]

[illegible] تھے پیارے پیارے ابا سہر
[illegible] کے سر لے کر شاہ و عالم
[illegible] میں بیٹی ہوئی بیٹیاں اور غم
اس طرف [illegible]

وہاں تو کوسوں دف و قرنا کی صدا کا غل تھا
اس طرف ہائے حسینا کی صدا کا غل تھا

[illegible]

دیکھو بابا ہے یہی سرتن کی شمع بیاں
[illegible] کے پڑی فریاد
[illegible] بہت کرو بیاں
[illegible]

علی اکبر تھے سو ان کا بھی سہارا نہ رہا
ہے غضب کوئی مصیبت میں ہمارا نہ رہا

[illegible]

آج کیا اٹھ گئے زینب کے سر سے سایہ
آج چھوٹ گیا جو ہیں بہن سر پر ہیں
آج سر سے گئے [illegible]
آج ہمارے گئے [illegible]

کون وارث ہے بہن جس کو پکارے بھائی
خلق سے پنجتن پاک سدھارے بھائی

[illegible]

تھی تو کرتی تھی فرزند تھے افواج میں پیار
اس طرف بیٹی تھی زینب پہ [illegible]
[illegible]

ایک اک اُمّ نہیں کے گلے ملتا تھا
اس طرف بانڈوں کے رونے سے فلک ہلتا تھا

[illegible]

[illegible] سے آتا ہے
[illegible] سر پر آتا ہے
[illegible] والا ہے
[illegible]

اپنی لونڈی کو مصیبت سے چھڑا لو شاہا
صدقہ تو زہرا کا مجھے پاس بلا لو شاہا

[illegible]

[illegible] کو اٹھا کے تو بابا
[illegible] آہ و فغاں
[illegible] ابا جان
[illegible]

کون اب پیار سے گودی میں اٹھائے مجھکو
کون اب سینے پہ شفقت سے سلائے مجھکو

۱۰

صدمے ہوا دل پہ اسے دیدۂ تر [illegible] بابا
چاند سی شکل پہ کیسا [illegible] دیا بابا
[illegible] ان کو سہارے جواب آ دیا بابا
[illegible] سر کو بلاؤ بابا

پیٹتے پیٹتے دنیا سے گذر جاؤں گی
شب کو بھی آپ نہ آئیں گے تو مرجاؤں گی

۱۱

[illegible] ہوتا تھا [illegible] سر
[illegible] تھی [illegible] آکر
[illegible] رہی ہوں [illegible] بیٹی
آج [illegible] نہیں بی بی کی چادر

دوپہر گذری کہ تم مجھ سے جدا ہو بابا
کونسی بات پہ بیٹی سے خفا ہو بابا

۱۲

ماں تو تھا شمر [illegible] قسمت کا
[illegible] ڈیوڑھی میں [illegible] تھا
[illegible] شاہ شہیدا
[illegible] تمہارا [illegible]

دھیان کچھ رانڈوں کے پردے کا نہ لائے کوئی
رحم ناموس محمدؐ پہ نہ کھائے کوئی

۱۳

[illegible] عباس علمدار نہ تھے
زینبؑ کا ہم زبان علی اکبر نہ تھے
نگہبان تھے ڈیوڑھی کے وہ صفدر نہ تھے
[illegible] جب سے [illegible] نہ تھے

خوب دولت تھی بتولؑ عذرا کے گھر میں
آج بے خوف چلو شیر خدا کے گھر میں

۱۴

سب کو [illegible] ستمگاروں نے
[illegible] رانڈوں [illegible] غمخواروں نے
[illegible] بھگا [illegible] نے
[illegible] آزاروں نے

ہائے جس در کا ادب روح امیں نے رکھا
پہلے اس گھر میں قدم شمر لعیں نے رکھا

۱۵

[illegible] ناموس [illegible]
ہے یہ بیت الشرف [illegible]
روح زہرا کی [illegible]
[illegible]

زر و زیور نہیں یہاں آن کے کیا لیوے گا
کیا محمدؐ کی نواسی کی ردا لیوے گا

۱۶

[illegible] قمر
[illegible] دنیا میں [illegible]
[illegible] گھر میں [illegible]
[illegible] شبیر

اے لعیں زینبؑ آوارہ وطن روتی ہے
بھائی بے گور ہے مقتل میں بہن روتی ہے

۱۷

[illegible]
[illegible] اسباب [illegible]
[illegible]
[illegible]

تا نظر رانڈوں کا بیکس ہوا محتاج ہوا
گھر تو شبیرؑ کے مرجانے سے تاراج ہوا

۱۸

[illegible] کی فغاں و زاری
[illegible]
[illegible]
[illegible]

زینبؑ خستہ جگر شرم سے تھرانے لگی
وا علیّا کی صدا تا بہ فلک جانے لگی

کوئی چلاتی تھی عباس دلاور آؤ
کوئی کہتی تھی کہ حضرت علی اکبر آؤ
کوئی کہتی تھی کسی کی کہ برادر آؤ
تھی بپا [illegible] عون و ظفر آؤ
رن میں شمر [illegible]

جلد امداد کرو مجھ پہ جفا ہوتی ہے
بے ردا بنتِ بتولؑ عذرا ہوتی ہے

اس طرف ال سکینہ پہ تھا ظلم [illegible]
ہاتھ کیا پہ [illegible] تھا زور سے [illegible]
روکے کہتی تھی وہ نادان بہ اندوہ و الم
الاماں میری [illegible]

یادگارِ پسرِ شاہ ولایت یہ ہے
ارے ظالم مرے بابا کی عنایت یہ ہے

ایک گوشے میں تھی بیٹھی ہوئی دکھیا مضطر
پڑی اس کی طرف شمر ستمگر کی نظر
جا پڑی اس کی [illegible] سر کی چادر
وہ کرے [illegible] علی [illegible]
بولی وہ بنتِ علی ہوں [illegible]

کیوں ستم کرتا ہے کر شرم خدا سے ظالم
کیا ملے گا تجھے اس کہنہ ردا سے ظالم

[illegible] اسباب تمام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دل [illegible]

روکے چلائی کہ چھینتا ہے کلیجہ ظالم
میرے بچے کی نشانی کو نہ لے جا ظالم

کھینچی شمر نے [illegible] وہ سکینہ کی [illegible]
[illegible]
الاماں [illegible]
[illegible]
رو [illegible]

چھپکی رونے لگی پھر دم بھی نہ اصلا مارا
ہے غضب شمر ستمگر نے طمانچہ مارا

کہا شمر نے [illegible] شاہ کی جا کر ادب
[illegible] ردا [illegible] غضب
چھین لی [illegible]
[illegible]
[illegible]

بعد مُردن ز جفائے تو اگر یاد کنم
از کفن دست بروں آرم و فریاد کنم

ڈھونڈھتے پھرتے تھے [illegible]
[illegible] کرتا تھا [illegible]
لوٹ [illegible] علم [illegible]
[illegible]
کسی شامی نے [illegible]

اوڑھنی خولی نے کبریٰ کی جو سر سے کھینچی
سر کو نہوڑا لیا اور آہ جگر سے کھینچی

راوی کہتا ہے کہ اسباب جو باقی [illegible]
[illegible]
[illegible] کی ردا
[illegible]
[illegible]

فضہ اک سمت بصد یاس کھڑی روتی تھی
اک طرف زوجۂ عباس کھڑی روتی تھی

[illegible]
[illegible]
چھین لی [illegible]
[illegible]
آج [illegible]

کہتی ہیں آہ کھلے سر کسے دکھلائیں ہم
کاش پھٹ جائے زمیں اس میں سما جائیں ہم

۲۸ تپ کی شدت کے جو تھا جوش غش تھا طاری شور تھا دم پہ بنا آنکھ کھلی اک باری [illegible] سر پہ کھڑے تھے ناری بے صدا بھی ہوئی روتی نہیں [illegible] پیاری	۲۹ [illegible] سر پہ [illegible] طوق اور بیڑیاں [illegible] خونخوار واہ رے صبر کہ چپ تھے نہ بولا بیمار پاؤں پھیلائے ہیں گردن کو جھکایا [illegible]	۳۰ اس ستم پر بھی نہ باز آئے لعین گمراہ [illegible] قناتوں میں لگا دی ناگاہ [illegible] نکلے حرم شبیر [illegible] آئی اس وقت یہ [illegible] صدا [illegible]
پوچھا گھبرا کے کہاں گھر سے سدھارے بابا رو کے چلائی سکینہؔ گئے مارے بابا	بولے اعدا انھیں خاصانِ خدا کہتے ہیں آئی آواز اسے صبر و رضا کہتے ہیں	چین پاتی نہیں میں غم کی ستائی یارب گھر دوبارہ مرا جلتا ہے دہائی یارب
۳۱ دل کو تھاما [illegible] پکار کہا انا للہ [illegible] موت آئی نہ آہ [illegible] کہ زینب کا شاہ تشنہ لب [illegible] غربت میں تباہ خانمان [illegible]	۳۲ طوق پہنا [illegible] خاک پہ [illegible] بیٹھ گئے بیڑیاں [illegible] پاؤں زنجیر [illegible]	۳۳ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
ہائے حسرت کہ شبیر سا آقا نہ رہا اب شفا مجھکو نہ ہوگی کہ مسیحا نہ رہا	ضعف کے مارے بدن بید سا تھرانے لگا طوق کے بوجھ سے بیمار کو غش آنے لگا	یا خدا رونے کا دے اجر عزاداروں کو شاد رکھ سیّد مظلوم کے غم خواروں کو

رباعی

وہ نظم پڑھوں کہ بزم خوشبو ہو جائے
عطر عنبر ہر ایک آنسو ہو جائے
یاد آئے شمیم زلف ہم شکل رسولؐ
آہوں کا دھواں حور کا گیسو ہو جائے

پہنچی یہ خبر خیمے میں جب شہ کی بہن کو
اعدا نے کیا قتل شہنشاہ زمن کو
اک قطرہ نہ پانی کا ملا تشنہ دہن کو
[illegible] لاشہ نہ آیا وطن کو
نیزے پہ رکھا کاٹ کے سر سبط نبیؐ کا
فوج آئی ہے اب لوٹنے گھر سبط نبیؐ کا

[illegible] ہے اب لشکر اعدا کی چڑھائی
[illegible] اس بن میں شہ کی دہائی
[illegible] مرا بھائی
[illegible] زینب کی دہائی
سر نیزے پہ ہے ظلم یہ اس وقت پڑا ہے
تن گور و کفن کے لئے محتاج پڑا ہے

[illegible] حال یہ افغاں الٰہی
[illegible] زباں سے وہ تباہی
[illegible] ہوئے خلد کو راہی
[illegible] اپنے تباہی
آزاد ہیں وہ غم سے گرفتار ہوئے ہم
بابا ہیں سبک بار گراں بار ہوئے ہم

سن کر یہ سخن زینب [illegible] مضطر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہر چار طرف شور ہے افواج شقی میں
در آ نہ چلو خیمۂ ناموس نبیؐ میں

سن کر یہ بیاں غش سے وہ بیمار جو چونکا
چلایا کہ [illegible] اماں یہ سر کیا
بستر سے اٹھا کر [illegible] بیٹھا
زندہ ہیں یہاں ہائے غضب ہے مرے بابا
کچھ سبط پیمبرؐ کی نہ خدمت ہوئی ہم سے
قسمت نے چھڑایا ہمیں بابا کے قدم سے

بے ہوش ہوا سبط نبیؐ [illegible] شہنشاہ
[illegible] آہ
[illegible]
[illegible]
وہ بیبیاں باہر جو کبھی نکلیں نہ گھر سے
اب چادریں چھن جائیں گی ان بیویوں کے سر سے

زینب کو جو غش آ گیا [illegible] پکارا
[illegible] جا کے وہ دیکھا
[illegible] غش میں [illegible]
[illegible]
شمشیر خزاں چل گئی زہراؑ کے چمن میں
فرزند پیمبرؐ کا گلا کٹ گیا رن میں

چلا کے کہا [illegible]
بستر سے [illegible] دیتا نہیں آزار
ہے ایک قدم [illegible] سے اٹھانا مجھے دشوار
[illegible]
پہلے شہ مظلوم سے کیوں مر نہ گیا میں
مرجانے سے بابا کے مصیبت میں پھنسا میں

ناموس شہ کو کہاں جا کے چھپا دوں
اس وقت مدد کے لئے میں کس کو بلا دوں
[illegible] صدا دے کے چادر دوں
اعدا سے لڑوں میں بھی گلا اپنا کٹا دوں
مرجانے کا ہے وقت یہ ذلت نہ سہوں گا
ماں بہنوں کو بے پردہ نہ میں دیکھ سکوں گا

۱۱۵

قدموں پہ گری آن کے بابا سے لپٹ کر
چلائی کہ بن باپ کے ہم ہو گئے بے پر
قسمت میں یتیمی بھی رنڈاپا بھی لکھا تھا
اعدا میں نہ جاؤ یہیں ہم کو چھپا لینا
تم رانڈوں کے سر پر شہ والا کی جگہ ہو
بابا نہیں اب تم ہیں بابا کی جگہ ہو

۱۱۶

سب وارثوں کو لوٹنے آئے ہیں یہ ناپاک
کبرٰی کی بھی تیار کی ہے بیاہ کی پوشاک
کرتے کو سکینہ کے گریبان کرو چاک
اور زندہ ہے عباس کے سر پہ ہے خاک
پوشیدہ کرو صورتیں میلی سی ردا سے
عزت کو بچالے یہ دعا مانگو خدا سے

۱۱۷

افسوس کہ نقشہ کی کوئی ایک ہی فریاد
منظور نہیں آل نبی کی بھی بیداد
بیٹیوں سے بناؤں کو ستم لائے جلاد
ناموس کے بیچے ہیں ندا آئے ستم ایجاد
عابدؑ نے پکارا کہ یہ کیا بے ادبی ہے
اے ظالمو یہ خیمۂ ناموسِ نبیؐ ہے

۱۱۸

زینب نے یہ فرمایا بصد گریہ و زاری
تمھیں جانے نہیں دیں گے یہ بیکس کی ہے باری
دیتے ہیں تمھیں ابھی روزہ داری
عالم ہے یہاں جانکاہی ہو نہ بھاری
ہم لوگوں کے اب قافلہ سالار تمھیں ہو
وارث تمھیں مالک تمھیں مختار تمھیں ہو

۱۱۹

یہ کہہ کے تھا جو آن کے ہی بیچ میں وہ ستمگر
لعین ڈیوڑھی کے اندر
کیا شور ہے سب کو بے پردہ کیا
فتنے کو لکھا ہے کہ ہمیشہ ستمگر
دربان سی دروازے کا جبریل امیں ہے
کچھ پاس بھی ہے سبط نبیؐ کا کہ نہیں ہے

۱۲۰

رانڈوں کو نظر آئیں جو وہ بے پیر و خونخوار
تھرانے لگا خوف سے ہر ایک کا تن زار
جب کر کے گودوں میں وہ بیکس و ناچار
منہ ڈھانک کے بیٹھ گئیں ...
وحشت سے ستمگاروں کی منہ چاند سے فق تھے
جوں شبنم گل شرم سے تن غرق عرق تھے

۱۲۱

پھر چیں بہ جبیں سے پیچھے سرکیں ... شہید
اسے جا ... کہ بابا
باہر سے سکینہ کو ... رکھیو
اسباب کا اس وقت نہ کچھ دھیان کرو تم
اب خاک سے ان چاند سے چہروں کو بھرو تم

۱۲۲

اس جھونپڑے میں سیدانیاں بیکس ہیں سب
... خیمے میں ہیں جا و ... بے پردہ ہے
اللہ نے بیٹی ہے ... کی ہمشیر
بے پردہ ہو سر کو ... ابھی ... غضب ...
یہاں ہے کوئی بیٹی تو کوئی پوتی علی کی
زینبؑ تو نواسی ہے رسولؐ عربی کی

۱۲۳

تھے شمر کی آواز سے معصوم سہمتے
دل بیٹیوں کے رانڈوں کے زہراؑ کی دھڑکتے
سوکھے ہوئے سب ... ابھی تھے
بچانا یہ ... آتش ...
نورانی بدن چادروں سے ڈھانپ رہے تھے
سب شمع کے شعلے کی طرح کانپ رہے تھے

۱۹

کہتی تھی کوئی ہائے کہاں لٹ کے چھپیں ہم
رستے سے تو راہ بیاباں ابھی ہیں ہم
پیاس کے طالب ہیں تو [illegible] اُٹھیں ہیں ہم
اس رات آئی ہے کسی طرح چھپیں ہم
ہے ہے کہیں سب چھپتے ہیں فوجِ لعیں میں
پھٹ جائے زمیں گر تو سما جائیں زمیں میں

۲۰

اک سمت کو بے پردہ سر کھولے کہیں بچے
غش کھا کے گرے سمت خیام آ کے جو ماندے
سینے پہ لپیٹے ہوئے آنکھوں سے [illegible]
ہونٹوں پہ زبانیں تھیں کہ [illegible]
بند آنکھیں تھیں اور خوف سے تھرّاتے تھے بچے
ماؤں سے لپٹ جاتے تھے چلّاتے تھے بچے

۲۱

ہانکے جو قریب آیا تو بولی وہ ستمگر
اور لینے لگا ان کے سروں سے چادر
رو رو کے یہ کہنے لگی وہ بیکس و مضطر
زہرا کی بہو ہوں میں نہ عریاں کر مرا سر
یہ سنتے ہی لعیں کھینچ کے خنجر کو کمر سے
ظالم نے ردا چھین لی اُس خستہ جگر سے

۲۲

اک بار جھپٹے لوٹ کے جو سب شقی وہ بیکس
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کلثوم کی چادر کوئی لیتا تھا ستم سے
پازیب کوئی لیتا تھا گھبرا کے قدم سے

۲۳

شمر آ کے جو اک بنتِ علی لوٹنے آیا
بچوں نے ادب سے اُسے چادر میں چھپایا
ظالم نے شکستہ سر کو [illegible] دیا
[illegible] نہ بتایا
مظلوم ہے بیکس ہے گرفتارِ محن ہے
چادر دو اتار اس کی یہ اک شب کی دلہن ہے

۲۴

اک گوشے میں بیٹھی ہوئی تھی دخترِ شبیر
اوڑھے ہوئے تھی اپنی ردا کا کہنہ پردا
[illegible]
وہ زینب [illegible]
زینب کو نظر آئی جو نہی شکل شقی کی
چلّائی میں لٹتی ہوں دُہائی ہے نبی کی

۲۵

[illegible] سے سر پر [illegible] سعد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ننھا سا شلوکا لیا اصغر کا کسی نے
قصہ لیا ہم شکل پیمبر کا کسی نے

۲۶

سب بھاگتا تھا فضّہ کی پیاری بیٹی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سائے پہ نہ جس کے نظر مہر پڑی تھی
نامحرموں میں ہائے وہ سر ننگے کھڑی تھی

۲۷

زینب سے لگا کہنے یہ وہ قاتلِ شبیر
[illegible] شاہ کی تشہیر
[illegible]
[illegible]
چادر ہے مرے سر پہ بتولِ عذرا کی
ظالم میں نواسی ہوں رسولِ دوسرا کی

۲۸

یوں کہنے لگا کھینچ کے وہ گوشۂ چادر
بے خوف خدا ہے یہ شقی شمر بے ڈر
بابا ہے ترا شیرِ خدا فاتحِ خیبر
اس وقت بچاتے انہیں وہ بھی نہیں آکر
حیدر کو طلب کر کہ وہ چادر کو بچالے
بھائی ہے کہاں اُس کو حمایت کو بُلالے

۲۹

زینب نے کہا اس سے کہ او ظالم مردود
اس وقت نہیں سلطنتِ حضرت معبود
بابا نہیں موجود نہ اماں ہیں موجود
سر پر ہیں وہ صبر کہ اللہ ہو خوشنود
یہ رنج گنہگاروں کی راحت کے لئے ہے
یہ ظلم سب اُمت کی شفاعت کے لئے ہے

۳۰

اُمت کا بزرگوں کو اگر دھیان نہ ہوتا
اے شمر ذرا کو مری آکر ہوتا
قامت ہمی آکر مجھ کو یوں آکے بتاتا
چادر مری وہ چھینتا کوئی نہ بچاتا
غیروں کے مصیبت میں مددگار ہیں بابا
اُمت کا خیال اُن کو ہے ناچار ہیں بابا

۳۱

ہاں آج ترا زور ہے اے اہلِ شقاوت
محشر میں بزرگوں کی مرے دیکھیو طاقت
منظور ہے تجھ کو کہ ہو ضائع مری حرمت
مالک کے نواسے کی ہوں بیٹی میں یا صاحبِ غیرت
حافظ ہے جو ہے مالک و مختار ہمارا
موجود ہے اللہ مددگار ہمارا

۳۲

سرکار نبی پہ جو دو سے سے چلا وہ فقیر
جو سامنے سے ایک شقی گرز کو اٹھا
ہانکا وہ ہوا ایک سوار اس سے جو بڑھا
چہرے پہ نقاب اور ہے ہاتھوں میں ہے شمشیر
ایسا تھا مشابہ وہ حسینؑ ابن علی سے
جو فرق نہ مطلق کیا جاتا تھا کسی سے

۳۳

بچے کے قریں آکے چلایا وہ اک بار
ہاں اے ستم ایجاد میں آ پہنچا خبردار
زینب کی نہ چادر کی طرف دیکھیو زنہار
ورنہ ابھی کرتا ہوں گلا کاٹ دو ہی وار
افسوس نبیؐ کا تمہیں کچھ پاس نہیں ہے
یہ کس کی ہے بیٹی تمہیں وسواس نہیں ہے

۳۴

گھبرا کے لعین نے جو یہ آواز سنی آن
زینب نے کہا آئے مدد کرنے سلطان
کی فاطمہ کے لال نے اعجاز نمایاں
چادر مری آکر مرے بھائی نے بچائی
چلائی کہ بھیا تری آواز کے صدقے
اس آنے کے قربان اس اعجاز کے صدقے

۳۵

اتنا ہی کہا تھا کہ جو گھوڑی پہ آئے شہ ابرار
سب کو ہٹاتے ہوئے دشمن کی زبان کاٹ
آنکھوں پہ لئے ہاتھ کہ جیسے ہوئے نابکار
سر پیٹ کے زینب نے پکارا
چلائی کہ کیوں بیٹی سے منہ موڑ گئے تھے
یہ ظلم اٹھانے کو مجھے چھوڑ گئے تھے

۳۶

کہہ کر یہ ظالم نے طمانچہ جو ایک مارا
بچی سے ادھر شمر نے نازک سر مارا
بچی کو جو اس نے کھینچا کان ہمارا
در سے ستم کے بچی نے اپنا سر پٹکا
میں تم سے نہ بولوں گی بچانے کو نہ آئے
حضرت ابھی پہلے ہی بچانے کو نہ آئے

۳۱۹

پھر رو کے سرِ پشت کے اُلٹی یہ پکاری
لونڈی کی بھی حالت کو ذرا دیکھیو پیاری
چادر مرے سر کی بھی لعینوں نے اتاری
افسوس کہ صاحب کو نہیں فکر ہماری
پوچھی نہ خبر آپ نے مجھ سوختہ تن کی
صدقے گئی آئے ہو حمایت کو بہن کی

۳۲۰

بے پردہ شہیں کرتی ہے اولادِ پیمبر
سر ننگے ہیں ہم غیر رِدا سے بھی بدتر
ہے سایہ چمن کا نہ ٹھکانا ہے سرِ سر
اور پردۂ عصمت میں ہو مشہور سراسر
اس بلوے میں جب تم ہوئے محتاج ردا کے
تب جرم ڈھنپے امتِ محبوبِ خدا کے

۳۲۱

امت کے لئے بھائی نے سر اپنا کٹایا
ظاہر ہے وہ سب کچھ جو پیمبر نے اٹھایا
اک قطرہ بھی پانی کا دمِ مرگ نہ پایا
پر حرف شکایت کا زباں تک نہیں لایا
جو ظلم و ستم ہوئے گا مجھ پر وہ سہوں گی
امت کا بھلا ہوتے میں سر ننگے رہوں گی

۳۲۲

یہ سن کے بعد درد وہ اسوار یہ بولا
میں جلد چپ رہ نہیں اپنے دلِ مضطر
ہے خاص حق آپ کا بھائی مرا سر
معذور مرا رکھیے کہ کٹوانا ہے سر کو
تم پہ جو کئے ہیں یہ ستم اہلِ جفا نے
بخشا ہے تشنگی کے لئے مجھکو خدا نے

۳۲۳

اے فاطمہ کی لاڈلی اکبر ہو یہ تنہا
نازاں ابھی اک دم میں ہیں جو تیغ پہ خنجر
چادر تری لی اس نے دیا ان کو یہ منصب
دریائے غضب جوش میں ہے اتنی نہیں
اللہ کے لئے خلق کیا دونوں جہاں کو
کہہ دے تو اُلٹ دوں ورقِ کون و مکاں کو

۳۲۴

یہ سن کے زہرا کے بھائی نے بات وہاں تک
زینب نے کہا شیر خدا کی ہو بس اب تک
راضی ہوں میں اب سر کی ردا لوٹ گئی تک
ماتھے میں رہ جائے اگر سنگ
خوشنودی ہے منظور رسولِ عربی کی
امت پہ تصدق ہے ردا بنتِ علیؑ کی

۳۲۵

فرمایا یہ خالق نے بعد لطف و عنایت
اے اہلِ حرم تم سے بھی راضی ہوں نہایت
جو جو ہوئی راہ میں تمہیں ہے وہ اذیت
بخشا ہے تمہیں سب کی جو مانگی تھی شفاعت
چھپنے کا رداؤں کے تمہیں کس لئے غم ہے
تم سب کے سروں پر تو مرا دستِ کرم ہے

۳۲۶

زینب نے سنی آس سے پتھر پہ پکاری
حیدر کی جگر گوشہ سے بابال و زاری
عابد کے گلے پیچ کہ آئے ہیں ستم گار
اس نیزہ بردار کی دیوار پر
یارب ابھی نازل نہ ترا قہر جوان پر
لونڈی نے یہ انصاف رکھا حشر کے دن پر

۳۲۷

جب شمر لعیں سے یہ سر
یہ سن کے جو لی اُس نے ردا بنتِ علیؑ کی
تھرانے لگی لاش دل و جان نبیؐ کی

سہم گیا جب زینب نقشہ جگر کا
سب بالوں کو بکھرا کے کیا چہرے کا پردا
سجاد کو ... سر پیٹا
چھپ گئے بالوں میں گریبان میں پڑا طوق گلے کا
نظروں سے سر کی ...

بیمار پہ اُس دم عجب آفت کی گھڑی تھی
اُن سوجے ہوئے پاؤں میں زنجیر پڑی تھی

پھر بے کسی سے جان کو بیکسی کے وقت
یاں گر کر یہ بے کسی کی تھی بے وقت
زیر بازاں کالے نشاں بکھیلے وقت
عیش کے بچھڑنے شانے پڑے وقت

وہاں جھول میں کہ جہاں کا تجھے پتہ نہ ملے

یہی وہ ہے سہی سوئی سوئی شہید زمین
نبی کی ہے عزادار خلد کے امین
شبیر جن کی آنکھ نظر آتے ہیں
سبھی زبردست رکھے وہ بھی رفتہ جبین

چمن میں بھرے بھی پھول کو صبا نہ ملے

پھر نالوں نے شبیر چھپایا
سر کی راہ کو سر بیٹھے بٹھایا
اونٹوں پہ چڑھ کر ان کا نبایا
تماکو صد عیب شمر راہ میں اعدا نے دکھایا
سر کیا ہے

اب تاب نہیں جگر افگار نہیں ہے
پایانِ غمِ سیدِ ابرار نہیں ہے

شعر میں ہو کہ کہ ایک بھائی کا نہ تھا
بس ہی رہا سا فرقِ میں ہے نہ تھا
تمام ہونا ہے بیٹے میں بستر کیا
کر کے گردوں نالہ اوج دیا

کہ وقتِ مرگ تجھے فرشِ بوریا نہ ملے

علی علی سا ہوا نہ دنیا میں
سر بسر یعنی سا ہوا نہ دنیا میں
شجاعتی سا ہوا نہ دنیا میں
بیعت علی سا ہوا نہ دنیا میں

غذا نہ کھاتے تھے جب تک کوئی کھلا دے

ستم سلام جو صلیب بے ملے
عیسیٰ بھی جو ہوئے نہ ملے
جو نہ کسی کو بیکسی نہ ملے
سرکے جیب ہوں کے بیماری نہ ملے
ختم ہوں کا کربلا کا مرنا نہ ملے

وہ ابتدا ہوں کبھی جس کی انتہا نہ ملے

تمام ذرا ابرار ستے پائے
زینت دیار ورد کا ستے پائے
بیمار عمر نثار ستے پائے
سیتن کے انصار پائے

جہاں میں آپ ہیں اب ملے دیا نہ ملے

تفتاب ہے مرثیہ پڑھ دیجیے
دو آفتاب نہ سبھی سبھی
چمک دیکھ کر جب سبھی جلتے ہیں
جب ہو شب دیجیے

تو آفتاب کے چہرے کو پھر ضیا نہ ملے

۸

در حسین پہ پتھر اگر لگاتے ہیں
تمام خلق کے جھگڑوں سے چھوٹ جاتے ہیں
جہاں نئی اکسیر بھی دلاتے ہیں
ملے نہ سیم و طلا مانیق تعویذ بناتے ہیں

ہوس ہے جس کی وہ حاصل ہو کیمیا نہ ملے
کہ دست خاک بھی چھانیں تو نقش پا نہ ملے

۹

غلامان انیس کا بھی دل گرفتہ جاں ہو کر
رہیں جو ہے تمھیں تکلیف آسماں ہو کر
چلو عدم کو دم کی طرح نہاں ہو کر
ملیں نہ خلق سے اپنا چاریے نشاں ہو کر

رباعی

آئینۂ فاطمہ کی جلا ہے رونا
اور دیدۂ مردم کی ضیا ہے رونا
پوچھا جو علاج دل مسیحا نے کہا
ہر درد کی دنیا میں دوا ہے رونا

رُبَاعِیَات

ھو العزیز

رباعی

مظلوم نہ شاہ بحر و بر سا ہوگا
مینہ تیروں کا یوں کسی پہ برسا ہوگا
پیاسے رہے کربلا میں جس طرح حسین
یوں کوئی بھی پانی کو نہ ترسا ہوگا

ھو العزیز

رباعی

دل ماتم شبیر میں صد پارہ ہے
نہ ضبط فغاں نہ صبر کا یارہ ہے
ہر قطرہ جوش زن ہے دریا غم کا
ہر موئے تنہ چشم کا فوارہ ہے

رباعی

جب لو فرازے شہ ذیجاہ ہوا
اک غلغلہ جب بزم اسم اللہ ہوا
جنت میں نہ کسطرح پہچانا وہ جری
شمشیر سا ہمسر خضر راہ ہوا

صحتشیر